زندگی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مردِ قلندر، ولی کامل، چراغِ رشد و ہدایت

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کے افعال واقوال، اوصاف وکرامات اور حیاتِ مبارکہ پر ایک مختصر تصنیف

# فخرِ شیرِ ربانی رح

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مرتبہ
بشارت حسین گوندل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور فون: 0333-4252393

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزت کے بابرکت نام سے

شروع کرتا ہوں

جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

Marfat.com

# (درودِ خضری)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ○

اللہ رب العزت اپنے
حبیب ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پراور اُن کی اولاد اور اُن کے اصحاب
پر سلامتی و رحمت فرمائے۔

Marfat.com

زندگی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مردِ قلندر، ولی کامل، چراغِ رشد و ہدایت پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
صاحبزادہ **حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری** نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
کے افعال واقوال، اوصاف وکرامات اور حیاتِ مبارکہ پر ایک مختصر تصنیف

# فخرِ شیرِ ربانیؒ

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مرتبہ


بشارت حسین گوندل ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
(خادم آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف)
موبائل: 0333-4252393



Marfat.com

111031

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : فخرِ شیرِ ربانیؒ

مصنف : بشارت حسین گوندل ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

کمپوزنگ : صاحبزادہ مقصود فرید (وتڑالہ روڈ شاہدرہ لاہور)

تعداد : ۱۰۰۰

طباعت : فروری ۲۰۱۲ء

پرنٹرز : شفیق احمد شاکر پرنٹرز لاہور، کچا رشید روڈ نزد دربار ہسپتال لاہور

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ غوثیہ سٹریٹ محلہ چاہ بدرے والا شرقپور شریف تحصیل شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

☆ غلام نبی ناگی لا ایسوسی ایٹس سب ڈویژنل کورٹس کچہری فیروز والا شاہدرہ لاہور

☆ **لاثانی بک پیلس** فسٹ فلور ویٹس مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون: 37231967,37321967 -042

Marfat.com

# انتساب

والدہ مرحومہ نسیم فردوس عرف مہراں بی بی اور والدِ محترم ماسٹر محمد اشرف شاد (ریٹائرڈ S.S.T) کے نام جنہوں نے مجھے آستانہ عالیہ شیرِ ربانی" شرقپور شریف سے وابستہ کروایا۔ دعا ہے اللہ رب العزت میری والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور والدِ محترم کو صحتِ کُلی عطا فرمائے۔

(آمین)

Marfat.com

# فہرست


| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| 11 | حمد باری تعالیٰ | 1 |
| 12 | نعت رسول ﷺ | 2 |
| 13 | قطعۂ تاریخ رحلت | 3 |
| 14 | ارشادِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ | 4 |
| 15 | ارشادات حضرت مجدد الف ثانیؒ | 5 |
| 16 | عنوان کتاب | 6 |
| 18 | آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف | 7 |
| 19 | مرشد کا دیدار | 8 |
| 20 | شجرہ منظومہ | 9 |
| 25 | سلسلۂ رشد و ہدایت | 10 |
| 26 | پیدائش مبارک | 11 |
| 26 | اسمی بامسمّیٰ | 12 |
| 26 | قابل دید نورانی چہرہ و بارعب شخصیت | 13 |
| 27 | عالی خاندان | 14 |
| 29 | والدین گرامی | 15 |
| 29 | فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ | 16 |
| 30 | والدہ محترمہ | 17 |
| 30 | احترام والدین | 18 |
| 31 | تعلیم و تربیت | 19 |
| 32 | شادی و اولاد مبارک | 20 |
| 32 | صاحبزادہ حضرت میاں ولید احمد شرقپوری | 21 |
| 33 | صاحبزادہ حضرت میاں محمد صالح شرقپوری | 22 |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| 23 | والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت | 33 |
| 24 | طریقہ بیعت و بوقت بیعت ہدایات | 34 |
| 25 | بیعت | 34 |
| 27 | عہد بوقت بیعت | 35 |
| 28 | بوقت بیعت احکامات | 36 |
| 29 | خلق خدا و مریدین سے محبت | 38 |
| 30 | عورت ذات کا احترام اور اُس سے ملاقات سے اجتناب | 42 |
| 31 | عاجزی و انکساری | 43 |
| 32 | آپؒ کی زیارت دلی سکون کا باعث | 44 |
| 33 | عشق رسول ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ | 45 |
| 34 | سادہ و قابل تقلید طرز زندگی | 49 |
| 35 | مغربی طرز زندگی سے بیزاری و نفرت | 51 |
| 36 | آپؒ اور نظریہ پاکستان | 53 |
| 37 | پاکستان کے موجودہ مسائل کا حل نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ میں ہے | 54 |
| 38 | پاکستان کا دستور قرآن مجید | 59 |
| 39 | ہماری پہچان نظام مصطفیٰ ﷺ | 60 |
| 40 | سیاست کیا ہے؟ | 62 |
| 41 | تخلیق پاکستان کا مقصد اسلام کی ترویج | 63 |
| 42 | کار ایکسیڈنٹ | 64 |
| 43 | آپؒ کے ہمراہ پاکپتن شریف کی سعادت | 65 |
| 44 | آپؒ کے جسم مبارک پر مہر ولایت | 67 |
| 45 | مختلف علاقہ جات کا روحانی مشاہدہ و سروے | 68 |
| 46 | رات کا سفر بلا خوف و خطر | 69 |
| 47 | زہد و تقویٰ و سخاوت | 70 |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| 48 | عروس مبارک کی تشہیر | 73 |
| 49 | انداز تبلیغ و ذکر خفی کی ہدایت | 74 |
| 50 | اپنی تصویر اُتارنے کی ممانعت | 76 |
| 51 | قافلہ برائے زیارات مقدسہ | 77 |
| 52 | بیماری کے باوجود محافل کی صدارت و سفر | 77 |
| 53 | اللہ پر توکل | 78 |
| 54 | رقعہ جات کی تقسیم | 78 |
| 55 | ڈھونڈے سے بھی نہ ملنے والی شخصیت | 79 |
| 56 | حاجات و مشکلات کا حل ورد درود پاک، "یا کریم" | 80 |
| 57 | سیّد حضرات کا عزت و احترام | 81 |
| 58 | معجزہ و کرامت | 82 |
| 59 | دولہا پیر کی کرامات | 84 |
| 60 | دولہا پیر پیروں کا پیر | 85 |
| 61 | مشکل کشا و حاجت روا | 86 |
| 62 | کاروبار چل گیا | 88 |
| 63 | اُجڑا گھر آباد ہوا | 89 |
| 64 | علم غیب | 90 |
| 65 | اولاد نرینہ کی دُعا | 93 |
| 66 | مادرزاد ولی | 95 |
| 67 | گاڑی کا بار بار خراب ہونا | 96 |
| 68 | والدہ محترمہ کی شفاء | 97 |
| 69 | امریکہ کی افغانستان اور عراق میں پسپائی | 98 |
| 70 | نیک سیرت و نیک صورت عورت سے شادی کی پیشین گوئی | 99 |
| 71 | جتنے پیڑے اُتنے بیٹے | 100 |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| 72 | ضعیف العمری میں بیٹے کی پیدائش | 101 |
| 73 | ٹائی راڈ کھلنے کے باوجود گاڑی کرتی رہی | 102 |
| 74 | آپ ؐ کا تصور و حجر اسود مبارک کو بوسہ | 104 |
| 75 | مرید کی پہچان | 104 |
| 76 | رسولی کا بغیر آپریشن علاج | 105 |
| 77 | درود پاک کا ورد اور زیارت نبی اکرم ﷺ | 106 |
| 78 | گم شدہ بھینسا مل گیا | 107 |
| 79 | لاعلاج زخم (پھوڑا) ٹھیک ہوا | 108 |
| 80 | باغ و پھل محفوظ رہا | 108 |
| 81 | انگوروں کی تقسیم | 109 |
| 82 | دل میں موجود خیال و بات کا بوجھ لینا | 110 |
| 83 | مصیبت و پریشانی کا تدارک | 113 |
| 84 | ٹی بی و کینسر کا علاج | 114 |
| 85 | حصول اولاد کے لیے داڑھی رکھنے کی ہدایت | 115 |
| 86 | میڈیکل کے طالب علم | 115 |
| 87 | مسجد تعمیر ہوگئی | 116 |
| 88 | بعد از وصال بوقت غسل پاؤں کا پیچھے کھینچنا | 117 |
| 89 | بعد از وصال زیارت | 118 |
| 90 | کروڑوں کی اراضی | 119 |
| 91 | شادی ہوگئی | 120 |
| 92 | نیند نہ آنے کی بیماری کا علاج | 121 |
| 93 | جیسے کہا ویسے ہوا | 121 |
| 94 | قوت گویائی لوٹ آئی | 122 |
| 95 | حسنی سیالاں میں قیام | 124 |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| 96 | مزید دوائی لانے سے منع کیا | 124 |
| 97 | موت وحیات | 125 |
| 98 | وصال مبارک و جنازہ و تدفین شریف و آخری دیدار | 135 |
| 99 | دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ | 138 |
| 100 | شیر ربانیؒ فری ڈسپنسری | 139 |
| 101 | ماہنامہ نورِ اسلام | 139 |
| 102 | دُعائیہ اشعار | 140 |


Marfat.com

# حمد باری تعالیٰ

تیرا بندہ تیری توصیف و ثناء کرتا ہے
میرا ہر سانس تیرا شکر ادا کرتا ہے
تیرے آگے میری جھکتی ہوئی پیشانی سے
میری ہر صبح کا آغاز ہوا کرتا ہے
رزق پہنچاتا ہے پتھر میں چھپے کیڑے کو
تُو ہی سوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے
گیت گاتی ہیں بہاریں تیری قدرت کا
سینۂ سنگ سے جب پھول کھلا کرتا ہے
بڑا ناداں ہے تجھے دُور سمجھنے والا
تُو رگ و جاں سے بھی نزدیک رہا کرتا ہے

Marfat.com

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دانائے سبلؐ ،ختم الرسلؐ ،مولائے کُلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینہٰ
نگاہِ عشق و مستی میں، وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں، وہی یٰسین ،وہی طٰحہٰ

.......................

کتابِ ہستی کے سرِ ورق پہ جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا
وجودِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفلِ کون ومکان نہ ہوتی اگر وہ شاہِ اُممؐ نہ ہوتا

Marfat.com

# قطعہ تاریخ رحلت
## (منقبت)

"سلیم الطّبع صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ" ۲۰۱۲ء

خلیل احمدؒ اِک مرد شیریں طبیعت — رئیس جہانِ خلوص و مروّت
وہ کانِ تصوّف کے یکتا تھے گوہر — تھی حبّ حبیب خداؐ اُن کی دولت
دِل اُن کا تھا عرفانِ حق کا خزینہ — زباں ترجمانِ رموزِ طریقت
وہ تھے نیک اوصاف ساویز و صالح — انہیں خوبیاں بے بہا تھیں ودیعت
صفر کی تھی دس پانچ شنبہ کا دِن — ہمیں دے گئے دائمی داغِ فرقت
سکوں ملتا تھا دید سے جن کی دِل کو — ہوئی آج پنہاں وہ نورانی صورت
ہوئی بزمِ طلّابِ حق آج سُونی — ہوئے غم میں غلطاں سب اہلِ قرابت
رہے اُن کی مرقد فروزاں ہمیشہ — سدا اُن پہ نازل ہو بارانِ رحمت
بنا جس جگہ اُن کا پاکیزہ مدفن — زمیں کا وہ خطہ ہے گلزارِ جنت
کہا سالِ رحلت یوں فیض الامیںؔ نے — "خلیل احمدؒ آہ محسنِ اہلِ سنت"

ندا بہرِ سال مسیحی یوں آئی
ہوئے وہ رفیع القدر آج رخصت

صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی
مونیاں شریف ضلع گجرات

Marfat.com

## ارشادِ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

''جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا کرتا ہے
اُسے اللہ تعالیٰ اُس کی ضرورت اور طلب
سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے۔''

Marfat.com

# ارشادات حضرت مجدد الف ثانیؒ

☆ اللہ کے دشمنوں سے الفت کرنا، اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔

☆ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔

☆ عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا داخلِ بدکاری ہے اور اُس کا باریک کپڑے پہننا ننگی ہونے کے حکم میں ہے۔

☆ کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے، ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔

☆ صغیرہ گناہ کرنا کبیرہ تک اور کبیرہ گناہ کرنا کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

☆ آخرت کا کام آج کرو اور دنیا کا کام کل پر چھوڑ دو۔

☆ دوپہر کا سونا جو سنت کی نیت سے ہو اُن کروڑوں شب بیداروں سے بہتر ہے جو اتباعِ سنت کی نیت سے نہ ہوں۔

☆ معرفتِ الٰہی اُن پر حرام ہے۔ جن کے باطن میں دُنیا کی محبت رائی کے دانے کے جتنی بھی ہو۔

Marfat.com

# عنوانِ کتاب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اپنے فضائل وخصائل، زہدوتقویٰ، سادہ وقابلِ تقلید طرزِ زندگی اور اپنے حسنِ سلوک کے پیشِ نظر نہایت قابلِ فخر شخصیت تھے۔آپؒ کی ذات پر صرف اکابرین ومدبرین اور مریدین آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف ہی فخر نہیں کرتے بلکہ میرا یقین محکم ہے کہ حضور قبلہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری المعروف شیرِ ربانیؒ ،قبلہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی لاثانیؒ اور حضرت میاں غلام احمد المعروف شبیہہ شیرِ ربانیؒ بھی اپنی قبور انور میں آپؒ کی پابند شریعت زندگی پر فخر کرتے ہوں گے۔اس لیے میں نے نہایت مناسب سمجھا کہ میں آپؒ کی حیاتِ مبارکہ کے چند روشن پہلوؤں پر تصنیف کا نام وعنوان "فخرِ شیرِ ربانیؒ" رکھوں۔

میں نہ تو عالم وفاضل ہوں اور نہ ہی کوئی لکھاری یا مصنف ،آپؒ کے وصال مبارک کی خبر سن کر فرطِ محبت سے دل میں خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزرا وقت، رفاقت کے قیمتی لمحات اور آپؒ کی ذات مبارک میں موجود اوصاف وفضائل کو ضبطِ تحریر میں لاؤں ۔گویا اس کتاب کی صورت میں یہ کوشش کی ہے ۔اس تصنیف کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کی گئی۔خدا شاہد ہے کہ آپؒ کی ذات مبارک میں جو خوبیاں اور اعمال حسنہ میں نے خود دیکھے من وعن بغیر کسی کمی بیشی کے ذکر کیے ہیں۔میری طرف سے یہ

Marfat.com

کوشش چھوٹا منہ بڑی بات والی مثال ہے اس لیے تصنیف میں استعمال شدہ الفاظ میں کوئی لغزش ہوگئی ہو یا فخرِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے احترام میں سہواً کوئی کمی رہ گئی ہو تو میں آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف سے عقیدت رکھنے والے اکابرین ومریدین ودیگر دوست احباب جن کی نظر سے یہ کتاب گزرے پیشگی معافی کا درخواست گزار ہوں۔ اللہ رب العزت اس تصنیف کو مجھ گنہگار کے لیے وجہ نجات بنائے۔ پروردگارِ عالم میرے پیر ومرشد قبلہ فخرِ شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے اُخروی زندگی میں درجات بلند فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں خاص جگہ عنایت فرمائے۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ کا صدقہ اللہ تعالیٰ آپؒ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ دُعا ہے کہ رب جلیل رہتی دنیا تک اس عالی گھرانہ وآستانہ میں فخرِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے رشد وہدایت کے چراغ روشن فرماتا رہے جن کی ضوفشانی سے یہ عالم جگمگاتا رہے اور قرآن وسنت کی عالی روشنیاں سمیٹتا رہے۔ (آمین)

Marfat.com

# آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف

میں نیواں میرا مرشد اُچا، میں اُچیاں دے سنگ لائی
صدقے جاواں ایناں اُچیاں کولوں جنہاں نیویاں نال نبھائی

آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ برصغیر پاک وہند میں کشف وروحانیت اور ولایت کے حوالے سے نہ صرف ارفع واعلیٰ ہے بلکہ خوب جانا وپہچانا جاتا ہے۔ اس آستانہ عالیہ شریف کی تعریف وتعظیم میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ بندہ ناچیز نے ہوش سنبھالنے کے بعد اس مبارک آستانہ وعالی گھرانہ کے بارے میں جو دیکھا اور پرکھا ہے اس کے بارے میں پورے فخر اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ برصغیر پاک وہند تو کیا پوری دنیائے اسلام میں نہ تو کوئی آستانہ اس عالی آستانہ جیسا ہے اور نہ ہی کوئی پیر اس عالی پیرخانہ کے پیروں جیسا ہے۔ اس مبارک آستانہ وپیرخانہ میں کوئی بات خلافِ شریعت نہ پائی جاتی ہے۔ یہ وہ صداقت ہے جسے فقط میں ہی نہیں کہتا بلکہ سب اس حقیقت سے آشکار ہیں۔ حتیٰ کہ تمام آستانے اور آستانوں کے پیر بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ دُعا ہے اللہ رب العزت اس آستانہ شریف کو رہتی دنیا تک آباد وشاد رکھے تاکہ اُمتِ مسلمہ اس آستانہ شریف کے علم وفضل اور فیوض وبرکات کی دولت سے مالا مال ہوتی رہے۔ (آمین)

Marfat.com

# مُرشد کا دیدار

اے تن میرا چشمہ ہووے، میں مُرشد ویکھ نہ رجّاں ہو
لُوں لُوں تے مُڈھ لکھ لکھ چشماں، اک کھولاں اک کجّاں ہو
اتنا ڈِٹھیاں مینوں صبر نہ آوے، میں ہور کِتے ول بھجّاں ہو
مرشد دا دیدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجّاں ہو

Marfat.com

# شجرہ منظومہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی است

(اشعارِ شجرہ شریفؒ)

بخش دے یا رب تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافع روز جزاؐ کا واسطہ

صدق دے یا رب مجھے صدیقِ اکبرؓ کے لئے
فقر دے سلمانؓ محبوب پیغمبرؐ کے لئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے میرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب با یزیدؒ
بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بوعلیؒ کا واسطہ کردے مری مشکل کو حل
دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہرِ یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر
عبدالخالقؒ کے لیے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقرِ درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسیؒ کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ
حرص دنیا کو مرے بتخانہ دل سے نکال

Marfat.com

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدینؒ کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدینؒ کا

دے میرے دل کو سکون یعقوبؒ چرخی کے طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقرو غنا

خواجہ املنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا
حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد از فنا

شیخ احمدؒ کے لیے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار
تاکہ میرے گلشنِ امید میں آئے بہار

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسولؐ
بس رہی ہے جس میں اب تک بوئے گیسوئے رسولؐ

واسطہ عبدالاحدؒ کا مالک ارض و سماء
کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطاء

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا
وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

بخش دے شیخ محمدؒ کے لئے میری خطا
واسطہ خواجہ ذکیؒ کا اپنی الفت کر عطا

Marfat.com

واسطہ خواجہ زماںؒ کا دے مجھے ذوق فنا
بہر احمدؒ قبر میں ہو نوراحمدؐ کی ضیاء
اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسینؒ
دے مرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین
حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام
ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی بہرِ امامؒ
بہر حضرت میر صادقؒ صاحب صدق و صفا
سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرا خدا
واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیر الدینؒ کا
دے مجھے علم وحیا رزق وشفا صبروغنا
واسطہ دیتا ہوں یا رب میں تجھے اس نام کا
جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا
عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے
شرقپور اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے
اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا
حضرت شیر محمدؒ صاحب جود و سخا
قطب دوران شیخ عالم ہادی راہِ صفا
نائب شمس الضحٰی بدرِالدُّجٰے صدرِالعُلٰے
اے خدا صدقہ میاںؒ صاحب کے نام پاک کا
حشر میں ہم عاصیوں کو ظل رحمت میں چھپا



Marfat.com

واسطہ یا رب تجھے حضرت غلام اللہؒ کا
تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا

حضرت ثانیؒ کا صدقہ اے رب قدیر
کر میرے سینے کو انوارِ نبیؐ سے مستنیر

بہر حضرت ثانی لاثانیؒ جناب قبلہ گاہ
ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ

ثانی اثنین کے صدقے میں اے رب جلیل
اس جہاں کی زندگی ہو تابع سنت خلیل

ثانی اثنین کے صدقے میں اے رب جلیل
دو جہاں کی زندگی ہو زیرِ دامانِ جمیل

اے خدا صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر
(آمین)

☆......☆......☆

Marfat.com

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس اُن کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

خاموش اے دِل! بھری محفل میں چلّانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

تمنا دردِ دل کی ہو تو خدمت کر فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبالؒ)

Marfat.com

## سلسلۂ رشد و ہدایت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کا سلسلہ اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعے پسند فرمایا۔ بنی نوع انسان کی ہدایت اور دین اسلام کے پرچار و تبلیغ کیلئے انبیاء و رسلؑ اس دنیا میں مبعوث فرمائے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رشد و ہدایت اور تبلیغ اسلام کی ذمہ داری صحابہ اکرام، تابعین، اولیاء اللہ و علمائے حق کے سپرد ہوئی۔ اللہ رب العزت زمانے کی آلائشوں اور بنی نوع انسان کی دین سے دوری کو ختم کرنے کیلئے اپنے برگزیدہ بندوں کو ہدایت کے روشن چراغوں کی صورت اس دنیا میں بھیجتا ہے۔ ایک برگزیدہ ہستی کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد یہ ذمہ داری وجذبہ پھر کسی جسدِ خاکی میں جلوہ افروز کر کے سلسلہ رشد و ہدایت کو جاری رکھتا ہے تا کہ چمنِ اسلام کی آبیاری ہوتی رہے اور بنی نوع انسان کی دین سے دوری و تشنگی ختم ہوتی رہے۔

سرشکِ چشمِ مسلم میں ہے نیستاں کا اثر پیدا
خلیل اللہؑ کے دریا میں ہونگے پھر گوہر پیدا
جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامین پیدا
جگر جب چاک ہو شب کا تو ہوتی ہے سحر پیدا
صدف کی روح کھنچ جائے تو ہوتا ہے گوہر پیدا
مجھے معلوم یہ بھی ہے کہ صدیوں کے تفکر سے
کلیجہ پھونک کر کرتی ہے فطرت اک بشر پیدا

Marfat.com

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
(اقبالؒ)

## پیدائش مبارک:

شرقپور شریف کی پاک دھرتی میں قبلہ شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے پردہ فرما جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس خاندان میں شیرِ ربانیؒ کے فضائل وخصائل ورنگ ڈھنگ دے کر جس ہستی وشخصیت کو دوبارہ جنم دیا اُس کو خانوادہ شیرِ ربانیؒ نے ''خلیل احمد'' کا نام دیا۔ آپؒ 06 اکتوبر 1955ء کو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ آپؒ کی پیدائش اچھرہ لاہور میں اپنے نانا جان میاں محمد حنیف صاحب مرحوم ومغفور کے گھر ہوئی۔

## اسم بامسمیٰ:

آپؒ کے والدین گرامی نے آپؒ کا نام'' خلیل احمد ''(احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست) تجویز کیا آپؒ نے اس نام کو پورے معنوں میں صحیح ثابت کیا اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیل ہونے کا صحیح حق ادا کیا۔ آپؒ کی تمام حیاتِ مبارکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کے احیاء میں گزری۔ آپؒ کا کوئی عمل یا کوئی بات خلافِ شریعت نہ تھی۔

## قابلِ دید نورانی چہرہ وبارعب شخصیت:

آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ کا چہرہ مبارک نہایت نورانی وقابل دید تھا۔ آپؒ

Marfat.com

کشادہ ماتھا، روشن آنکھیں، پتلے ہونٹ اور گھنی داڑھی مبارکہ کے ساتھ نہایت خوبصورت دیکھائی دیتے تھے۔ آپؒ کو دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ آپؒ کے پاس بیٹھ کر آپؒ کی زیارت کرتے رہنے کو دل چاہتا تھا۔ اور آپؒ کی زیارت سے دل سکون پاتا تھا۔ آپؒ بہت بارعب شخصیت کے حامل تھے۔ اکثر دفعہ ایسا ہوتا کہ پہلی دفعہ آنے والے مہمان جب آپؒ کو دیکھتے تو پاس بیٹھے کسی دیگر شخص یا مرید کو اپنی جگہ آپؒ سے بات کرنے اور دُعا کروانے کا کہتے۔ آپؒ کو دیکھ کر وہ خیال کرتے کہ شاید آپؒ خود اُن کی بات نہ سنیں لیکن ایسا کبھی نہ ہوتا تھا آپؒ کی شخصیت مبارک بارعب ضرور تھی لیکن طبیعت میں نرمی، اخلاق اور پیار فطری طور پر بھرا ہوا تھا۔ آپؒ جوان آواز کے حامل تھے اور مجمے میں بیٹھے تمام افراد کو آپؒ کی آواز برابر سنائی دیتی تھی۔

## عالی خاندان:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دینِ متین کی تبلیغ اور بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے جن برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب کرتا ہے اُن کا حسب و نسب نہایت اعلیٰ و قابلِ قدر ہوتا ہے اور معاشرہ میں بڑی عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپؒ کے آباؤ اجداد افغانستان سے ہجرت کر کے برصغیر میں تشریف لائے افغانستان میں انہیں شاہی خاندان کے اساتذہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ وہاں پر اُن کی علمی و دینی فضیلت کی بنا پر عوام و خواص اُنہیں ''مخدوم'' کے لقب سے پکارتے تھے۔ صداقت و شرافت اور تقویٰ و طہارت کے اوصاف کے حامل اس خاندان نے سب سے پہلے خطۂ پنجاب کے مشہور تاریخی شہر دیپالپور میں

Marfat.com

اقامت اختیار کی۔ اُس کے بعد ضلع قصور کے گردونواح میں حجرہ شاہ مقیم وغیرہ میں رہائش پذیر رہے۔ آخر کار شرقپور شریف میں سکونت اختیار کی۔

آپؒ کا خاندان وگھرانہ شریف برصغیر پاک و ہند میں علمی ودینی حوالے سے خوب جانا و پہچانا جاتا ہے۔ آپؒ کے آباؤ اجداد چونکہ کشف وروحانیت کے پیکر تھے اس لیے حضرت علامہ محمد اقبالؒ بھی پریشانی کے عالم میں حصولِ فیض کے لیے اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے پاس شرقپور شریف تشریف لائے۔ آپؒ کے خاندان نے اپنے روحانی فیوض وکمالات سے برصغیر کے کونے کونے کو منور کیا۔ آپؒ فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف کے بڑے صاحبزادے، حضرت میاںؒ غلام اللہ صاحب المعروف ثانی لاثانی صاحبؒ کے پوتے اور اس نسبت سے آپؒ اعلیٰ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحبؒ شیرِ ربانی ؒ (مجددِ زمانہ) کے بھی پوتے تھے۔ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری شبیہہ شیرِ ربانیؒ آپؒ کے تایا جان تھے۔ آپؒ کے دادا جان حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ تحریک پاکستان کے سرگرم رکن تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی ماں ادیبہ خانم ہے اور نانی اماں کا نام حلیمہ خاتون ہے۔ صاحبزادہ حضرت میاں سعید احمد صاحب شرقپوری سابق ایم۔ پی۔ اے اور صاحبزادہ حضرت میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری سابق ایم۔ این۔ اے وضلعی ناظم ضلع شیخوپورہ آپؒ کے برادران ہیں۔ صاحبزادہ حضرت میاں عبدالرؤف صاحب شرقپوری، صاحبزادہ حضرت میاں مرغوب احمد شرقپوری، صاحبزادہ حضرت میاں محمد ابوبکر صاحب

Marfat.com

نقشبندی مجددی شرقپوری آپؒ کے تایازاد ہیں۔صاحبزادہ حضرت میاں محمد ابوبکر صاحب آپؒ کے داماد بھی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس عالی گھرانے کو ہمیشہ شاد وآباد رکھے۔ (آمین)

## والدینِ گرامی:

اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تبلیغ و تکمیل کیلئے جن برگزیدہ ہستیوں کو چنتا ہے اُنہیں نیک رحموں و پشتوں سے جنم دیتا ہے۔فخرِ شیرِ ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے والدین گرامی نہایت نیک و پارسا ہیں۔ آپؒ کے والدِ گرامی فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

## فخرالمشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی:

آپؒ فروری 1933ء میں حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی صاحبؒ کے گھر شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔آپ نے قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والدِ گرامی قبلہ ثانی صاحبؒ سے شیخ سعدیؒ کی معروف و مشہور کتب گلستان و بوستان پڑھیں۔آپ نہایت پرہیزگار ہیں اور حلیم طبیعت کے مالک ہیں۔آپ اپنے زہد و تقویٰ اور کشف و روحانیت کی وجہ سے علماءٔ و مشائخ میں نمایاں اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔آپ کو تصنیف و تالیف سے بہت شغف ہے اور متعدد کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں۔آپ نے اپنے والدِ گرامی قبلہ غلام اللہ صاحبؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔آپ فرمایا کرتے ہیں۔

”مرشدِ کامل تو وہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی بھی اُس کے پاس حلقہ ارادت

Marfat.com

میں شامل ہونے آئے تو وہ صرف اپنی ایک باطنی نظر سے اُس کے سینے سے تمام کدورت، حسد اور گناہ کرنے کی خواہش تک کو نکال باہر کر دے اور پھر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اللہ تعالیٰ تک رسائی بخش دے"۔

آپ مذہبی، علمی و ادبی حوالے سے نہایت معروف شخصیت ہیں۔ آپ "ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف" کے مدیرِ اعلیٰ ہیں۔ آپ ولی کامل اور بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی سکالر بھی ہیں۔ المختصر آپ کی دینی و سماجی خدمات کے احاطہ کے لیے ایک الگ دفتر درکار ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو صحتِ کُلّی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستہ تمام احباب اور مریدین پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

## والدہ محترمہ:

فخرِ شیرِ ربانیؒ کی والدہ محترمہ اماں ادیبہ خانم بھی نہایت نیک خاتون ہیں۔ دین سے محبت و لگاؤ رکھتی ہیں اور مستجاب الدعوات ہیں۔ آپؒ اپنی حیاتی مبارکہ میں ملنے کے لیے آنے والی عورتوں کو اکثر دفعہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ میرے پاس دعا کروانے نہ آیا کریں بلکہ میری امی جی کے پاس گھر چلی جائیں اُن کو اپنی حاجت و مشکل بتائیں اور اُن سے دُعا کروائیں اللہ پوری کرے گا۔

## احترامِ والدین:

آپؒ اپنے والدِ گرامی کا بہت زیادہ عزت و احترام کرتے تھے آپؒ اکثر اوقات مریدین کے پاس بیٹھے ہوئے یہ ذکر فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے ابا جی کے ہاتھ پر بیعت ہوں۔ میں آپ کا مرید ہوں اس لیے میرے سارے مرید

Marfat.com

حقیقت میں اباجی کے مرید ہیں۔ آپؒ اپنے والدِ گرامی کے ہر حکم کی بجا آوری فرماتے تھے۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری آپؒ کے والد گرامی تو ہیں ہی اس کے ساتھ آپؒ کے پیرومرشد بھی ہیں آپؒ خود بھی فرمایا کرتے تھے کہ ''میں اپنے اباجی سے اُونچی آواز میں بات تک نہیں کرتا کیونکہ وہ میرے والد بھی ہیں اور میرے پیر بھی''۔ آپؒ اکثر دفعہ اپنے پاس بیٹھے مریدین کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ''جاؤ اب میرے اباجی کی زیارت بھی کرلو۔''

## تعلیم وتربیت:

آپؒ کی تربیت وتعلیم کا سلسلہ نہایت برگزیدہ ہستیوں یعنی آپؒ کے والدینِ گرامی کے زیرسایہ شروع ہوا۔ میں نے پیرومرشد فخرِ شیرِ ربانی حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ کے بارے میں اپنے بزرگوں سے یہ مصدقہ حقیقت سنی ہے کہ آپؒ اپنے بچپن میں بھی اللہ والے تھے۔ زمانہ طالب علمی میں آپؒ کو مشاغل دنیا سے کوئی رغبت نہ تھی۔ آپؒ نے ابتدائی ودینی تعلیم اپنے گھر سے حاصل کی اور حضرت حافظ عبدالغفور صاحبؒ سے قرآن مجید پڑھا بچپن سے ہی نمازِ پنجگانہ کی پابندی آپؒ کا معمول تھی اور دینی اُمور کی انجام دہی میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپؒ نے سال 1972ء میں گورنمنٹ پائلیٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے میٹرک پاس کیا اس کے بعد اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے ایف اے اور طبیہ کالج لاہور سے طب وحکمت کی تعلیم حاصل کی لیکن آپ نے طب وحکمت کو پیشہ وکاروبار کے طور پر نہ اپنایا۔ ہاں البتہ کئی بار ایسا

Marfat.com

ہوتا تھا کہ جب آپ ؒ مریدین کی محفل میں تشریف فرما ہوتے اور کوئی بیمار یا ضرورت مند شخص آپ ؒ کے سامنے بیماری کا ذکر کرتا تو آپ ؒ اسے حکمت کا کوئی نہ کوئی دیسی نسخہ حکم فرما دیتے جس کے استعمال سے بیمار لوگ فیض یاب وصحت یاب ہو جاتے تھے۔ آپ ؒ فرمایا کرتے تھے کہ حکمت مجھے وراثت میں ملی ہے میرے دادا جان حضرت میاں غلام اللہ صاحب ؒ بھی حکمت جانتے تھے۔

## شادی و اولاد مبارک:

آپ فخرِ شیرِ ربانی ؒ کی شادی مبارک میاں امین الحق صاحب ؒ (جوہر ٹاؤن لاہور) کی صاحبزادی سے 1978ء میں ہوئی۔ آپ ؒ کی اولاد مبارک میں دو صاحبزادے ہیں بڑے صاحبزادے حضرت میاں ولید احمد شرقپوری اور چھوٹے صاحبزادے حضرت میاں محمد صالح شرقپوری ہیں۔ آپ ؒ کی دو صاحبزادیاں، ایک پوتا صاحبزادہ میاں غلام رسول صاحب، دو نواسے میاں عزیز الدین صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب ہیں اور تین نواسیاں ہیں۔

## ا۔ صاحبزادہ حضرت میاں ولید احمد صاحب شرقپوری:

صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری 07 جولائی 1981ء کو فخرِ شیرِ ربانی ؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ حافظِ قرآن اور گریجویٹ ہیں۔ آپ دربار حضرت میاں صاحب ؒ پر جمعۃ المبارک کے اجتماع کو خطاب اور جماعت و امامت کی ذمہ داری کافی عرصہ سے بڑے احسن طریقہ سے نبھا رہے ہیں۔ آپ بڑے عاقل، پرہیز گار اور حلیم مزاج ہیں بدیں وجہ آپ اپنے دادا فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے نہایت منظورِ نظر ہیں۔ آپ کے دادا جان نے نہ

Marfat.com

صرف نمازِ جمعہ کی خطابت وامامت کی ذمہ داری آپ کو سونپی بلکہ آپ کو اپنے والدِ گرامی فخرِ شیرِ ربانیؒ کی نمازِ جنازہ پڑھانے اور قل وسوئم شریف کی اختتامی دعا کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ آپ کو یہ اعلیٰ شرف اپنے دادا جان کے منظورِ نظر ہونے کی وجہ سے نصیب ہوا۔ آپ اپنے دادا جان اور والدِ گرامیؒ کے حکم واجازت سے لوگوں کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت بھی کرتے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف کے اس خوشبودار غنچے کو ہمیشہ شگفتہ ومہکتا رکھے۔ (آمین)

## ۲۔ صاحبزادہ حضرت میاں محمد صالح صاحب شرقپوری:

آپ فخرِ شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ 31 دسمبر 1992ء کو پیدا ہوئے آپ اس وقت ایف۔ اے اور درسِ نظامی کے طالبعلم ہیں۔ آپ اپنی چھوٹی عمر میں نہایت سنجیدہ مزاج اور گفتار کے مالک ہیں۔ ہمیشہ دانشمندانہ بات کرنا اور اپنے والدِ گرامی فخرِ شیر ربانیؒ کی طرح ملنے آنے والوں سے سوال وجواب کی صورت میں گفتگو کرنا آپ کا خاص انداز ہے۔ ''ہوشیار بروا کے چکنے چکنے پات'' کی مثل ومحاورہ آپ پر صادق آتا ہے کیونکہ آپ میں بہت سی ایسی وراثتی صفات ہیں جو میں نے فخرِ شیرِ ربانیؒ مرحوم ومغفور میں دیکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ گلشن آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف کا یہ ننھا پھول روز بروز مزید کھلتا ومہکتا نظر آئے۔ (آمین)

### والدِ گرامی کے دستِ مبارک پر بیعت:

میرے والد محترم جناب ماسٹر محمد اشرف شاد صاحب شرقپوری نقشبندی

Marfat.com

مجددی (ریٹائرڈ S.S.T) بیان کرتے ہیں کہ آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ نے میرے سامنے شہر شرقپور شریف والے پرانے گھر میں اپنے والدِ گرامی کے دستِ مبارک پر 1972ء میں بیعت کی اور مرید ہوئے۔ بوقت بیعت آپؒ کے والدِ گرامی نے یہ فرمایا ''میاں خلیل صاحب ہم نے آپ کو بیعت تو کرلیا ہے لیکن اس پیری مریدی کو ذریعہ معاش (روزگار) نہیں بنانا'' یہی وجہ تھی کہ آپؒ نے اپنے والدِ گرامی و پیرومرشد کے حکم کی تعمیل میں ساری زندگی کبھی دولتِ دنیا اور پیسہ وزیور کا لالچ نہ کیا تھا۔

## طریقہ بیعت اور بوقت بیعت ہدایات

**بیعت:**

بیعت کے لفظی معانی کسی کے ہاتھ فروخت ہونا، بک جانا، پیروی واتباع کا وعدہ کرنا اور اپنے کیے وعدہ پر پابند رہنے کے ہیں۔ بزرگانِ دین واولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کے سامنے یا اُن کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر پچھلے گناہوں کی اللہ سے معافی کے ساتھ آئندہ احکامات شریعہ (قرآن وسنت) کی پیروی کرنے اور کوئی عمل خلاف شریعت نہ کرنے کے وعدہ کو بیعت کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تجدیدِ عہد کا نام بیعت ہے اس میں بیعتِ اسلام، بیعتِ سُنت اور بیعتِ اعمالِ حسنہ سب شامل ہیں۔ اللہ والوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر عہد کرنا حقیقت میں اللہ سے عہد کرنا ہوتا ہے کیونکہ اللہ والوں کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کی اطاعت دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔ بوقتِ بیعت اولیاء اللہ لوگوں سے احکامِ شریعہ کی پیروی واتباع کا وعدہ لیتے ہیں۔ اپنے حلقہ احباب میں آنے والے لوگوں و

Marfat.com

مریدوں کی اولاد یا شاگردوں کی طرح تربیت اور اصلاح کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اللہ والے اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتے ہیں اس لئے دینی لحاظ سے بیعت کی بڑی اہمیت ہے۔

حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ ''مرید کی نیت کا نام ہی بیعت ہے۔''

آپؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ:

''پیر سو بار بھی کہے کہ تُو میرا مرید نہیں تو بیعت نہیں ٹوٹتی لیکن مرید اگر ایک بار بھی کہہ دے کہ تُو میرا پیر نہیں تو بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔''

## طریقہ بیعت:

آپ فخرِ شیر ربانیؒ آنے والے خواہش مند حضرات کو بیعت کرتے وقت یا تو اپنے دستِ مبارک پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرماتے یا مرید ہونے کے خواہش مند افراد اگر تعداد میں زیادہ ہوتے تو آپؒ کپڑا وغیرہ لے کر ایک کنارا اپنے دستِ مبارک میں پکڑ لیتے اور باقی کپڑا یا کنارا خواہشمند حضرات کو تھما دیتے تھے۔ ان کو اپنے پیچھے پیچھے برائے بیعت مندرجہ ذیل الفاظ (عہد) کہنے و پڑھنے کا حکم دیتے تھے کہ

## عہد بوقت بیعت:

''پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اللہ پچھلے گناہواں دی توبہ۔ اگے تو کوئی خلاف شریعت کم نئیں کرنا۔ نماز اں پنجے دھیان نال پڑھنیاں نیں۔ ہر نماز تو بعد 11 واری قل شریف پڑھنا ایں تے اَے درودِ شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

Marfat.com

حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ ٥ (درودِ خضری) کثرت نال پڑھنا ایں۔"

آپؒ اکثر اوقات مریدین کو اپنے خیال و مرضی سے درود پاک (درود خضری) مذکورہ بالا کا ورد ایک خاص تعداد یا تسبیحات کی صورت میں کرنے کا حکم دیتے تھے۔ لاکھوں افراد کو آپؒ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں عام طبقے کے افراد سے لے کر وکلاء، جج و جسٹس حضرات، ماہرین تعلیم، ڈاکٹرز، اساتذہ، پاک فوج کے اعلیٰ افسرانِ اور نامور سیاستدان حتیٰ کہ ہر طبقے و شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں اور آپؒ کا مرید ہونے پر فخر کرتے ہیں۔

## بوقت بیعت احکامات:

بیعت کرتے وقت آپؒ کے مزید چیدہ و اضافی احکامات مندرجہ ذیل ہوتے تھے۔

۱۔ نماز پنجگانہ کی باقاعدگی سے پابندی

۲۔ ارکانِ اسلام اور سنت ہائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کی تلقین

۳۔ داڑھی مبارک رکھنے اور مونچھیں کٹوانے کی ہدایت۔

۴۔ سر پر کپڑا (عمامہ و پگڑی) اور ٹوپی (پانچ کلیہ ٹوپی جو آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف کے مریدین سر پر رکھتے ہیں۔ (اکثر دفعہ آپؒ اپنے سر مبارک سے اتار کر بھی دکھایا کرتے تھے)

۵۔ پینٹ شرٹ پہننے اور سر پر ہیٹ والی ٹوپی رکھنے کی ممانعت، بغیر کالر کے

Marfat.com

کھلے بازوؤں والی قمیض پہننے کی تاکید فرماتے۔

۶۔ سفید رنگ کا لباس پہننے کی ہدایت۔

۷۔ مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا کا حکم۔

۸۔ کھانا کھانے کے سنتِ نبویؐ کے مطابق آداب کی تلقین (بسم اللہ شریف پڑھ کر، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوکر صاف نہ کرنا، بعد از کھانا ہاتھ دھوکر صاف کرنا اور بیٹھ کر کھانا کھانا وغیرہ)

۹۔ ذکرِ خفی (خاموشی سے ذکر کرنا) کی تلقین

۱۰۔ کالا کپڑا شلوار کے طور پر پہننے اور کالے جوتے پہننے سے منع فرماتے۔

۱۱۔ باریش (داڑھی والے) حضرات کو بوقت نماز پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونے کی ہدایت۔

۱۲۔ شجرہ طیبہ (ایک ڈائری کی صورت میں چھپی ہوئی چھوٹی کتاب جس میں سلسلۂ خاندانِ عالیہ نقشبندیہ ومجددیہ کا شجرہ منثور رہ ومنظومہ، درودِ خضری، آیت الکرسی، طریقہ ختم شریف، عروس مبارک حضرت شیر ربانیؒ، حضرت ثانی صاحبؒ کا ذکر اور دارالمبلغین مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ کا ذکر ہے) کی مریدین میں تقسیم۔

مرید ہونے والے حضرات میں شجرہ تقسیم فرماتے وقت بغیر کھولے شجرہ طیبہ کے صفحہ نمبر 16 پر ذکر درودِ پاک کا معمول سے ورد کرواتے، اپنے دستِ مبارک سے درود شریف والا صفحہ تہہ (فولڈ) کر کے مریدین کو تھماتے اور کثرت سے ورد کرنے کا حکم دیتے۔

Marfat.com

## خلقِ خُدا و مریدین سے محبت:

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ برگزیدہ ہستیوں اور اللہ والوں کا حسن سلوک واخلاق نہایت قابلِ تعریف، قابلِ تقلید اور قابلِ دید ہوتا ہے۔ جس وجہ سے لوگ ان کی طرف پروانہ وار دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں یہ حسن سلوک اور اخلاق ہی لوگوں کی بزرگانِ دین سے حقیقی قربت کی وجہ ہوتا ہے۔

آپؒ کے اوصافِ مبارکہ میں ایک خاص واہم صفت آپؒ کی خلقِ خُدا سے محبت تھی۔ آپؒ انتہائی ملنسار تھے اور ہر خاص وعام سے برابر محبت کرتے تھے۔ آپؒ اپنی ذات میں نہایت بااخلاق، بامروت اور حلیم طبیعت کے مالک تھے۔ میں نے آپؒ کی ذات وشخصیت کو بہت قربت کے لمحات میں دیکھا ہے۔ میں یہ بات بغیر کسی مبالغہ آرائی کے کر رہا ہوں کہ آپؒ جیسی باوقار، باکردار، شریعت محمدیؐ کی پابند اور پاسدار کامل ہستی پاکستان تو کیا پوری دنیائے اسلام میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ آپؒ نہ صرف اپنے مریدین بلکہ تمام مہمان حضرات سے برابر محبت کرتے تھے، ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ میاں صاحب مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ خلق خدا کے ساتھ آپؒ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپؒ اپنی عادت ومعمول کے مطابق اُنہیں ''بیلیا'' کہہ کر پکارتے تھے جیسے کہ!

''بیلیا تیرا کیہہ ناں اے؟ اباجی دا کیہہ ناں اے؟ کتھوں آیا ایں؟ وغیرہ وغیرہ۔''

آپؒ کی یہ عادت مبارک تھی کہ کسی مرید یا مہمان سے محوِ گفتگو ہوتے تو کافی دیر تک اسی سے مخاطب رہتے اور بار بار ایک ہی بات اور سوال کیے جاتے

Marfat.com

تھے۔ آنے والے مریدین کے کھانے پینے حتیٰ کہ آرام وسکون اور سونے تک کا خیال بھی رکھتے۔ رات ٹھہرنے والے مہمانوں و مریدین کے لیے اپنے حاضرہ خدام کو سختی سے اُنہیں بستر وغیرہ فراہم کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آپؒ کا حافظہ مبارک اور یادداشت نہایت اچھی تھی۔ اکثر دفعہ ایسا ہوتا کہ ملنے کے لیے آنے والا کوئی مرید اگر آ کر پوچھتا کہ حضور آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ تو آپؒ یہ الفاظ برملا فرمایا کرتے تھے کہ:

''جس طرح بھیڑ بکریاں چرانے والا اڑیالی (گڈریا) اپنی بھیڑ بکریوں کو پہچانتا ہے اور ریوڑ میں موجود ان کے میمنوں (بچوں) کو بھی پہچان لیتا ہے کہ یہ بچہ کس بھیڑ یا بکری کا ہے اس طرح میں بھی اپنے مریدین کو پہچانتا ہوں اور یہ بھی پہچانتا ہوں کہ آنے والا مرید کس کا بیٹا ہے اور کہاں سے آیا ہے۔''

اور بعض دفعہ جلال میں آ کر یہ بھی فرمادیا کرتے تھے کہ:

''اگر کسے نوں یقین نئیں تے اپنے بارے میرے توں پچھ سکدا اے کہ اوہ کس دا بیٹا اے، کتھوں آیا اے، تے میں دس دیواں گا۔''

کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپؒ کی زیارت کیلئے آنے والے مریدین میں سے کسی کو جب آپؒ اُس کے نام سے پکارتے یا اس کی سکونت اور رہائش کا ذکر کرتے تو وہ حیران ہو کر کہتا کہ حضور میں تو آپ کو فلاں جگہ پر اتنے سال قبل ملا تھا تو آپ نے میرا نام اور رہائش کیسے یاد رکھی تو آپؒ فرمایا کرتے کہ:

Marfat.com

''اگر میں تہانوں ایتھے (اس دنیا میں) نئیں پہچاناں گا، تے
اگلے جہان کیویں پہچاناں گا۔''

اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

''اک پیر اپنے مُریدنوں جیویں ایس دُنیا تے پہچان دا اے،
ایسے طراں ای محشر دے روز وی پہچان لَوے گا۔''

آپؒ اپنے مریدین سے ایک شفیق باپ کی طرح محبت کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ مریدین کا آپؒ کے پاس سے اٹھ کر جانے کو دل نہ چاہتا تھا آپؒ زیادہ دیر ہو جانے یا شام ہو جانے کی وجہ سے دور دراز سے آئے مریدین کو اِن الفاظ میں مخاطب کر کے دعا کرنے اور واپس چلے جانے کا حکم دیا کرتے کہ:

''اپنی اپنی جائز دلی حاجات دل وچ رکھو، میں دعا کرناواں تے
دعا تو بعد سارے بیلیاں نوں اجازت اے، جنے جانا اے چلا
جائے۔''

آپؒ کو اپنے مریدین و مہمان حضرات سے اس قدر زیادہ محبت تھی کہ ہر آنے والے کی بات غور سے سنتے، دُعا فرماتے اور ہر کسی کو اس کی غرض وضرورت کے مطابق برتاؤ فرماتے۔ جس کو دعا کے ساتھ دوا کی ضرورت ہوتی اُس کو آپؒ اپنی حکمت و دانش سے دعا کرنے کے بعد دوا بھی تجویز فرمادیا کرتے تھے لوگ آپؒ کی دعا اور تجویز کردہ دوا سے مقصد و شفا پاتے تھے۔ آپؒ اپنے مریدین کی حاجات ومشکلات کے حل و خاتمہ کے لیے ''یا کریم'' کا ورد کثرت سے کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اکثر دفعہ بیماری کیلئے پانی پر پھونک کر پانی دیا کرتے

Marfat.com

اور فرماتے اول آخر گیارہ گیارہ بار بسم اللہ شریف پڑھ کر پینا ہے، پانی کم پڑ جائے تو اس میں اور پانی ڈال لینا، اللہ شفا دے گا۔ جمعہ شریف کے روز بعد از نمازِ جمعہ ختم خواجگان شریف کا پانی خود بھی نوش فرماتے اور مریدین کو بھی دیتے تھے۔ مرید اس پانی کی بوتلیں بھر کر آپؒ سے دم کروایا کرتے تھے۔

آپؒ اپنے مریدین و شہر کے باسی حضرات سے بھی بے حد محبت کرتے تھے آپؒ کسی کے خلاف کبھی کوئی قانونی کاروائی کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ ہمارے شہر کے ایک رہائشی نے صاحبزادہ حضرت میاں ولید احمد صاحب شرقپوری سے مونجی خرید کی اور اس کے ذمہ رقم تقریباً -/2,25,000 روپے واجب الادا تھی۔ اس سلسلہ میں اُس نے حضرت میاں ولید احمد صاحب کو ایک چیک دیا جو بینک میں پیش کرنے پر اکاؤنٹ میں رقم ناکافی ہونے کی وجہ سے کیش نہ ہو سکا اور بنک والوں نے ڈس آنر سلپ جاری کر دی۔ صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب نے مجھ سے قانونی مشورہ کے لیے رابطہ کیا تو میں نے آپ سے چیک اور سلپ لے کر فیروز والہ کچہری میں ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت سے اندراجِ مقدمہ کا حکم لے لیا۔ جب یہ بات حضرت میاں خلیل احمد صاحب فخرِ شیرِ ربانیؒ کے علم میں آئی تو آپؒ نے نہ صرف حضرت میاں ولید احمد صاحب کو بلکہ مجھے بھی تھانہ شرقپور شریف میں پرچے کے اندراج سے منع کر دیا اور فرمایا کہ ''میں اس کو خود بلا کر رقم کی ادائیگی کا کہوں گا آپ پرچہ درج نہ کروائیں۔'' یہ آپؒ کے وصال مبارک سے تقریباً ایک ماہ قبل کی بات ہے۔ آپؒ نے اس بات کو بالکل مناسب خیال نہ کیا کہ رقم کے حصول کے لیے کسی مرید یا شہر دار کو تھانے کچہری

Marfat.com

کے چکروں میں ڈالا جائے۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا
(اقبالؒ)

## عورت ذات کا احترام اور اس سے ملاقات سے اجتناب:

آپؒ معاشرتی زندگی میں رہتے ہوئے معاشرتی اقدار کی بڑی پاسداری فرماتے تھے۔ نوجوانوں، بوڑھوں حتیٰ کہ ہر عمر کے افراد کے ساتھ ان کے مزاج اور سوچ کے مطابق پیش آتے۔ اچھا برتاؤ کرتے اور عزت کی حد تک مقام دیا کرتے تھے۔ دوست احباب اور مریدین جب اپنی بیگمات کے ساتھ آپؒ کو ملنے کے لیے حاضر ہوتے تو آپؒ اُن کو سختی سے منع فرمایا کرتے تھے کہ بیویوں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو ساتھ نہ لایا کریں۔ اگر کوئی بضد ہو کر گذارش کرتا تو فقط اس خیال سے کہ اس کے دل میں کوئی ملال نہ آئے آپؒ تمام مریدین کو اٹھ کر دور چلے جانے کا کہتے اور تب تک مریدین کو پاس آنے سے منع فرمائے رکھتے جب تک وہ مرید اپنی فیملی کے ہمراہ آپؒ نے ملاقات نہ کر لیتا۔ آپؒ حتی الامکان کوشش کیا کرتے تھے کہ عورت ذات سے ملاقات نہ کی جائے۔ اکثر دفعہ عورتوں کو فرماتے کہ ہمارے گھر جا کر میری امی جی سے ملاقات کر لیں اور اُن سے دعا کروائیں بعض اوقات آنے والی عورتیں ضد کرتیں تو آپؒ انہیں تین چار صورتوں میں اجازت دیتے تھے لیکن ایسا بہت شاذ و نادر ہوتا تھا۔

i) مریدین کو اپنے پاس سے اٹھ کر دور چلے جانے کا حکم دیتے۔

Marfat.com

ii) عورت ذات کو پردہ کر کے پاس آنے کی اجازت فرماتے۔

iii) جہاں آپ تشریف فرما ہوتے اس نشست یا کرسی کی بیک سائیڈ پر عورت ذات کو کھڑے ہو کر حاجت بیان کرنے کو کہتے اور اسکے لئے دعا فرماتے۔

iv) دُور کھڑے ہو کر جائز دلی حاجت دل میں رکھ کر اسے بھی دعا کا کہتے اور خود بھی دعا فرماتے۔

آپؒ عورت ذات کا اس حد تک احترام کیا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ:

''میں ہر عورت کو اپنی بہن، بیٹی اور ماں کی طرح دیکھتا ہوں۔''

## عاجزی وانکساری:

دینی و دُنیوی لحاظ سے سب کچھ ہوتے ہوئے اور اختیارات کا حامل ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری اللہ والوں کا شیوہ رہی ہے۔ آپؒ بھی دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح کے علم و دولت سے مالا مال تھے۔ لیکن اس کے باوجود کبھی بھی آپؒ کی ذات میں کوئی نمائش، غرور یا گھمنڈ نہ پایا جاتا تھا اکثر دفعہ عاجزی میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں بھی آپ کی طرح میاں صاحب (میاں شیر محمد صاحبؒ) کا مرید ہوں آپؒ کی عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے مریدین کو ''بیلیا'' کے لفظ سے پکارتے تھے۔ آپؒ مستجاب الدعوات تھے۔ جو کوئی آپؒ کی دعا، بتائے ہوئے نسخہ اور دم کیے پانی سے فیض یاب و صحت یاب ہو کر دوبارہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپؒ کی دعا کا پورا ہونا یا آپؒ کی کرامت کو آپؒ کے سامنے بیان کرتا تو آپؒ عاجزی وانکساری کا اظہار ان صورتوں میں فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

☆ ''میری دعا سے تو کبھی کسی کو فائدہ نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی میری دعا سے کسی کے گھر بیٹا ہوا ہے۔''

☆ یا یہ فرماتے کہ ''مجھے تو نہیں یاد کہ میں نے آپ کیلئے کوئی دعا کی تھی''

☆ یا فرماتے کہ ''اللہ حاجات پوری کرنے والا ہے میں تو کوئی شے نہیں۔''

☆ یا فرماتے ''شاید آپ کی دعا ہی قبول ہوگئی ہو۔''

☆ یا فرماتے ''دعا مانگنے والوں میں اور بھی لوگ شامل تھے کیا پتہ اللہ نے کس کی دعا قبول کی ہو۔''

آپؒ کے گھرانہ میں سیاسی عروج کے دور میں بھی آپؒ آنے والوں کے ساتھ سابقہ فطری رویہ وسلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپؒ کا جسم مبارک تقریباً پندرہ سولہ سال سے بوجہ بیماری بہت موٹا ہو گیا تھا۔ آپؒ زمین پر باآسانی نہیں بیٹھ سکتے تھے اس لیے کرسی پر تشریف فرما ہوتے تھے آنے والے مہمانوں اور مریدین کو یہ کہا کرتے تھے کہ ''میں آپ کے سامنے کرسی پر کوئی پیر بن کر نہیں بیٹھا میں اپنی بیماری اور مجبوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھا ہوں۔ جب میں آپ جیسا پتلا ہوتا تھا تو اس وقت میں بھی مریدوں کے ساتھ زمین پر بیٹھا کرتا تھا۔''

آپؒ کا یہ فرمان فقط اس لیے ہوا کرتا تھا کہ کوئی آنے والا اجنبی یہ نہ سمجھے کہ شاید آپ دوسروں سے نمایاں ہو کر کسی پیر کی حیثیت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

## آپؒ کی زیارت دلی سکون کا باعث:

آپؒ کشادہ پیشانی، روشن آنکھوں، خوبصورت رخسار وہونٹ اور باریش نورانی چہرہ مبارک کے حامل تھے۔ آپؒ کی زیارت کر کے نہ صرف دل کو

Marfat.com

سکون حاصل ہوتا تھا بلکہ اللہ یاد آ جاتا تھا گھنٹوں آپؒ کے پاس بیٹھ کر آپ کو دیکھتے رہنے کو دل چاہتا تھا۔ آپؒ جہاں بھی تشریف فرما ہو جاتے لوگ شمع کے گرد پروانوں کی طرح آپؒ کے پاس اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے اور آپؒ کے پاس افراد کا جمِ غفیر رہتا۔ آپؒ کی زیارت کرنے کو بار بار دل چاہتا تھا۔ مریدین اور آپؒ کی ملاقات کے لیے آنے والے خوش نصیب حضرات کو یہ موقع جمعہ شریف کی نماز کے بعد گھنٹوں میسر آتا تھا۔ اُن خوش نصیبوں میں بندہ ناچیز بھی شامل ہے جو رات گئے تک آپؒ کی رفاقت و زیارت سے فیض یاب ہوتا تھا۔

اے تن میرا چشمہ ہووے، میں مُرشد ویکھ نہ رجّاں ہو
لُوں لُوں تے مُڈھ لکھ لکھ چشماں، اک کھولاں اک کجّاں ہو،
اتنا ڈِٹھیاں مینوں صبر نہ آوے، میں ہور کِتے ول بھجّاں ہو
مرشد دا دیدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجّاں ہو

## عشقِ رسول ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ:

محمدؐ ہے متاعِ عالم و ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان و مال، اولاد سے پیارا

............

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

............

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

............

Marfat.com

نہ جب تک کٹ مروں میں شاہِ بطحاؐ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

آنحضور سرورِ کائنات، ختم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت اور آپؐ کے خاتم الانبیاء ہونے کا عقیدہ و یقین ایمان کا لازمی جزو ہے۔ عشقِ رسول و عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین کے بغیر نہ تو ایمان مکمل ہے اور نہ ہی مسلمان خود کو مسلمان کہلوانے کا حقدار ہے۔ آپؒ سچے پکے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نعت خواں حضرات سے نعت مبارک بڑے شوق سے سنتے اور اُنہیں انعامات سے نوازتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر سن کر آپؒ کی آنکھوں میں فرطِ محبت سے آنسو چھلک آتے تھے۔ یہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھا کہ آپؒ کی تمام زندگی سنت ہائے نبویؐ کے پرچار اور پیروی میں گزری۔ ہر لحہ مریدین کو یہ کہا کرتے تھے کہ سنت نبویؐ کی پیروی کیا کریں۔ سنتِ نبویؐ کی پیروی کے لیے آپؒ جو خاص الفاظ فرمایا کرتے تھے وہ یہ تھے کہ:

"اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپؐ کی سنت سے بہت پیار ہے۔ آج کل کے گئے گزرے دور میں جو بھی آپؐ کی سنت (خواہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کیوں نہ ہو) کو زندہ کرے گا اللہ اسے سو شہیدوں کا ثواب دے گا۔"

آپؒ کا یہ معمول اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہ حاجت مند افراد کی حاجت کا حل اور بیماری کی شفاء کو داڑھی مبارک رکھنے اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مشروط بتاتے۔

Marfat.com

آپؒ نعت مبارک کی محافل میں داڑھی مونڈھے نعت خواں حضرات کو یا تو نعت پڑھنے سے منع کر دیا کرتے تھے یا پھر اُنہیں داڑھی رکھنے کا حکم دیتے تھے ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ ایک بغیر داڑھی نعت خواں نے جب یہ نعت پڑھی جس کے شعر کا مفہوم یہ تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر نثار ہو تو آپؒ نے جلال میں آ کر اسے نعت پڑھنے سے روک دیا اور اُسے ان سبق آموز الفاظ میں ڈانتے ہوئے کہا

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ داڑھی تو رکھتے نہیں ہو تو جان کیا نثار کرو گے؟''

آپؒ اپنے مریدین کو اپنے چہروں پر سنتِ نبویؐ (داڑھی) رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل آئے ہیں کوئی نبی یا رسول داڑھی مونڈھا نہ تھا۔ آپؒ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ عورت کا حسن سر کے بالوں سے اور مرد کا حسن داڑھی سے ہوتا ہے۔ آپؒ طبی نقطہ نظر سے بھی داڑھی کے فوائد ذکر فرمایا کرتے تھے۔

آپؒ کو کئی بار حج و عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اگر کوئی مرید آپؒ کے سامنے حج و عمرہ پر جانے کی بات کرتا تو آپؒ اسے اپنے لیے مدینہ شریف جا کر دعا کرنے کا کہتے تھے اور اکثر دفعہ فرمایا کرتے کہ میں نے اپنی صحت یابی کیلئے مدینہ شریف جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری دینی ہے۔ مریدین میں بیٹھے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ

''یہ آنحضرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ پر خاص نظرِ کرم اور

Marfat.com

قبلہ شیرِ ربانیؒ کا خاص فیض ہے کہ مجھ جیسا بیمار اور موٹا شخص زندہ
چل پھر رہا ہے۔"

آپؒ مریدین میں بیٹھے عقیدہ ختم نبوتﷺ کا ذکر بھی اکثر فرمایا کرتے تھے۔آپؒ غیر مذہب افراد اور مغربی ممالک کی طرف سے ناموس رسالتﷺ اور عقیدہ ختم نبوتﷺ پر (نعوذ باللہ) آئے روز ہونے والے حملوں اور اشاعتوں کی بھرپور مذمت کیا کرتے آپؒ توہین رسالتﷺ کے مرتکب اور عقیدہ ختم نبوتﷺ پر حملہ کرنے والے بدبخت افراد و ممالک کے حکمرانوں کے پتلے بنا کر جلایا کرتے تھے آپؒ اپنے مریدین و حاضرین کو ان ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی سختی سے تلقین کرتے اور جمعہ شریف کے روز مذمتی قرارداد جو آپؒ ہزاروں مریدین کی موجودگی میں پاس کرتے بذریعہ اخبار نویس حضرات مختلف روزنامہ جات واخبارات میں چھپواتے تھے۔آپؒ مذمتی ریلیوں و جلسے جلسوں میں جا کر شامل ہوتے اور رہنمائی کر کے توہین رسالتﷺ کے مرتکب پلید لوگوں و ممالک کے خلاف احتجاج کرتے تھے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ

"یہ قرارداد منظور ہونی چاہیے کہ کسی بھی نبی یا رسول اور آسمانی کُتب کا گستاخ واجب القتل ہے۔"

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

Marfat.com

دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

..............................

خیرہ نہ کرسکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف
(اقبالؒ)

آپؒ اپنے وصال مبارک سے دو دن قبل رات کے وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اور مندرجہ ذیل اشعار بڑے عشق و محبت سے بار بار خود بھی پڑھ رہے تھے اور اپنے مریدین کو بھی اپنے پیچھے پیچھے پڑھا رہے تھے جیسے کوئی اُستاد اپنے شاگردوں کو سبق یاد کروا رہا ہو۔

نہ جب تک کٹ مروں میں شاہِ بطحاؐ عزت پر
خُدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔
محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

## سادہ و قابلِ تقلید طرزِ زندگی:

ازل سے اللہ والوں کی یہ پہچان رہی ہے کہ وہ ظاہری نمود و نمائش اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے قائل اور خواہش مند نہیں ہوتے۔ انبیاء و رسل، صحابہ اکرام ،تابعین اور اولیاء اللہ کی زندگیاں اطلس و کم خواب پوشاک اور طمع و لالچ سے پاک رہی ہیں۔ آپؒ کی ساری زندگی نہایت سادگی میں اور ہر طرح کے تصنع و بناوٹ سے پاک گزری۔

Marfat.com

آپؒ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپؒ نے کبھی بھی بہت اچھا و مہنگا لباس نہ پہنا۔ آپؒ نے ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرمایا۔ جس میں عمامہ و پگڑی، پانچ کلیہ ٹوپی، بغیر کالر، کھلے بازو والا کرتا و قمیض، تہبند، تہبند نما شلوار شامل ہوتی تھی۔ مریدین کو بھی اپنے جیسا لباس پہننے کا حکم فرماتے۔ آپؒ مریدین کو رنگدار وبھڑ کیلے کپڑے اور ہاتھ میں سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھیاں (مندریاں) پہننے سے سختی سے منع کرتے تھے۔ حتیٰ کہ کسی مرید کے ہاتھ میں دیکھ کر فوراً اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ ہاتھ یا گلے میں سونے کی مندری یا لاکٹ دیکھ کر فرماتے کہ سونا مرد پر حرام اور عورت پر حلال ہے۔ اسے اتار لو اور سنبھال کر گھر لے جاؤ گھر جا کر اپنی بیوی کو پہنا دینا۔ صرف چاندی کی مُندری پہننے کی اجازت دیتے تھے۔

آپؒ لوگوں اور مریدین کے مطالبہ وگذارش پر عرس ومحافلِ نعت میں شرکت وصدارت کے سلسلہ میں پورے ملک پاکستان میں اکثر سفر میں رہتے۔ لیکن کسی پر کبھی دورانِ سفر بوجھ نہ بنتے۔ سپیشل گاڑی یا خرچہ کا مطالبہ نہ کرتے تھے اگر مریدین کے گھر ٹھہرتے تو اپنی مرضی کے مطابق کھانا طلب نہ کرتے تھے۔ مٹی کے برتنوں میں کھانا کھانا پسند فرماتے تھے۔ آپؒ نے اپنے آستانہ ولنگر خانہ پر بھی مٹی کے بنے برتن رکھے ہوئے ہیں۔

ایک دفعہ آپؒ دوران سفر اپنے مرید کے ہاں ٹھہرے تو کبھی اچار سے کھانا کھاتے تو کبھی دال سے اور کبھی چٹنی سے تناول فرمالیتے۔ مرید کہنے لگا کہ ''سرکار تسی بھاویں ساڈے کول پورا سال رہو، سانوں کوئی پریشانی نئیں تے نہ

Marfat.com

ای تہاڈا اتھے رہنا ساڈے لئی کوئی بھاری اے۔''

آپؒ فقر و درویشی کا پیکر تھے اور فرمانِ نبی اکرم ﷺ ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ اَلْفَقْرُ مِنِّیْ'' کی صحیح تصویر تھے۔

خدارا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ نے اپنی ساری زندگی اپنے والدِ گرامی فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے اس فرمان کے تابع گزاری کہ:

''میاں صاحب پیری مریدی کو معاش کا ذریعہ نہیں بنانا''

آپؒ نے کبھی بھی کسی مرید سے کوئی چیز سپیشل کہہ کر طلب نہ فرمائی۔ آنے والے مہمان و مریدین اپنی خوشی سے جو نذرانہ جات دے جاتے وہ بھی گھر نہ لے کر جاتے بلکہ راہِ خدا یا مریدین میں بانٹ دیا کرتے تھے۔

آپؒ نے اپنی پوری حیاتی اپنے کسی شہر دار، عزیز یا کسی مرید کو کوئی اذیت یا تکلیف نہ پہنچائی۔ بلکہ معاشرتی طور پر عوام الناس کے دکھ درد، غمی، خوشی میں برابر کے شریک رہے یہی وجہ تھی کہ ہر عمر اور مکتبہ فکر کے لوگ آپؒ کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے اور آپؒ کے حسن سلوک اور سادگی پر رشک کرتے تھے۔ آپؒ کی تمام حیاتِ مبارکہ اسلام کے پرچار اور اسلامی تعلیمات کی تعمیل و تکمیل میں گزری جو آپؒ کی یہ بات قابلِ تقلید بھی ہے۔

**مغربی طرزِ زندگی سے بے زاری و نفرت:**

اللہ رب العزت کا فرمانِ عالی شان ہے کہ:

Marfat.com

''لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِo'' (القرآن)

''تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے''

آپؒ اسلامی تعلیمات کے حامی و داعی تھے۔ آپؒ کا چھوٹا سا عمل یا بات بھی خلافِ شریعت نہ ہوتی تھی۔ جس نے بھی آپؒ کو دیکھا یا سنا وہ آپ کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا اور تسلیم کیا کہ آپؒ کامل بزرگ ہیں۔ آپؒ کی زندگی قرآن و سنت کے احکامات کے عین مطابق تھی آپؒ مغربی طرزِ زندگی کے خلاف تھے، مغربی ممالک اور انکے حکمرانوں سے اُنکی اسلام دشمنی کی وجہ سے نفرت کرتے تھے۔ آپؒ کے پاس اگر کوئی ہیٹ والی ٹوپی پہن کر آتا تو آپؒ اُس سے لے کر جلا دیتے تھے اور اُس سے کہتے:

''بیلیا! اے جنے دی آئی اے اونی قیمت لے لے''

آپؒ فرماتے تھے کہ انگریز مسلمانوں کا قاتل ہے اور تم اُس کی پیروی کرتے ہو۔ انگریز شرٹ پر ٹائی اس لیے لگاتے ہیں اُن کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی دی گئی تھی اور تم ٹائی کیوں لگاتے ہو؟ کیا تم بھی اُن کے عقیدے کا اظہار کرتے ہو؟

پچھلے دس پندرہ سالوں کے دوران مغربی ممالک کی اسلام دشمنی جو عراق جنگ اور افغانستان پر امریکی قبضہ کی صورت میں سامنے آئی اِس وجہ سے آپؒ امریکہ اور دیگر یورپی قوتوں کے خلاف تھے۔ آپؒ جمعۃ المبارک کے اجتماعات و دیگر مذہبی و دینی تقاریب میں معمول کے مطابق یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ

''یا اللہ امریکہ، اُس کے ساتھیوں اور امریکی فوج کا عراق افغانستان میں

Marfat.com

قبرستان بنا۔ امریکہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شکست عطا فرما۔"

یہ دعا فرماتے وقت آپ اکثر نم دیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ آپؒ کی یہ زندہ وجاوید کرامت اور آپؒ کے مستجاب الدعوات ہونے کا ثبوت ہے کہ اللہ نے آپؒ کی مذکورہ بالا دعا آپؒ کی حیاتی میں پوری کی۔ امریکہ نے عراق اور افغانستان میں اپنی پسپائی کو تسلیم کرتے ہوئے ان دونوں ممالک سے اپنی افواج کے جلد انخلاء کا فیصلہ کیا ہے۔ آپؒ کی دعا کے مطابق ہزاروں امریکی فوجی مسلمانوں و طالبان کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے ہیں اور ان دونوں ممالک میں امریکی فوجیوں کا قبرستان بھی بنا۔

## آپؒ اور نظریہ پاکستان:

آپؒ اپنے آباؤ اجداد قبلہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شیر ربانیؒ قبلہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب ثانی لاثانیؒ اور اپنے والدِ گرامی کی طرح نظریہ پاکستان (دوقومی نظریہ) کے حامی و پاسدار تھے۔ آپؒ کے دادا مرحوم جناب قبلہ ثانی صاحبؒ کا تحریک پاکستان میں نمایاں کردار رہا۔ شرقپور شریف میں مسلم لیگ کا پہلا جلسہ جو قیام پاکستان کے سلسلہ میں تھا حضور ثانی صاحبؒ کی زیر صدارت ہوا تھا۔ قبلہ ثانی صاحبؒ تحریک پاکستان کے سرگرم کارکنان میں تھے۔ ثانی صاحبؒ کے خالہ زاد وائسرائے سر محمد شفیع صاحب علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے بہت اچھے دوست تھے۔ حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری فخرِ شیر ربانیؒ پاکستان کی بقاو ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں و دعا گو رہے آپؒ حضرت مجدد

Marfat.com

الف ثانیؒ (بانی دوقومی نظریہ) کے فرمودات بھی اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔

آپ فخرِ شیر ربانیؒ معروف صحافی مجید نظامی صاحب کی ''نظریہ پاکستان ٹرسٹ کونسل'' کے نام سے بنائی گئی تنظیم کی ایڈوائزی کونسل کے ممبر تھے۔آپؒ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے زیرِاہتمام ہونے والی مجالس وتقریبات (جو کہ دفتر کارکنان تحریک پاکستان بالمقابل پی سی ہوٹل لاہور میں منعقد ہوتی تھیں) میں بڑی دلچسپی سے شرکت کرتے تھے اُن تقریبات میں استحکام پاکستان اور مقصدِ حصول پاکستان کے لیے بحث ومباحثہ کے ساتھ عملی طور پر اقدامات کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔آپؒ نے اس موضوع پر کہ ''پاکستان کے موجودہ مسائل کا حل نفاذ نظامِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے'' تقریر فرمائی آپ کا اظہار خیال ان الفاظ میں تھا۔آپؒ کی یہ تقریر تحریری صورت میں مجھے ملی جو میں نے اس تصنیف کا حصہ بنانا ضروری سمجھا۔آپؒ کے خیالات ملاحظہ فرمائیں۔

## ''پاکستان کے موجودہ مسائل کا حل نفاذِ نظام مصطفیٰ ﷺ میں ہے''

ہونٹ خاموش ہیں اک مرگ کا سناٹا ہے
ہم تو شرمندہ ہیں اس دور کے انسان ہو کر

آج ہمارے حکمران ایوان سے نکل کر ذرا اِن لوگوں تک جائیں جنہیں عوام کہا جاتا ہے گھی، آٹا، چینی، پٹرول غرض کہ تمام ضروریات زندگی مہنگائی کے اس آسمان تک جا پہنچی ہیں جہاں غریب تو کیا اوسط درجے کے وسائل رکھنے والے فرد کی رسائی بھی ممکن نہیں خالی پیٹ، خستہ حال اور سر سے ننگے انسان جو فٹ پاتھ کی زینت بنے ہوئے ہیں ان کی بات کریں تو کوئی سننے کو تیار نہیں۔

Marfat.com

چاروں طرف آہ و بکا ہے، غربت ہے، بدحالی و بیکاری ہے، قتل و غارت ہے اور دہشت گردی ہے۔ حکمرانوں کی عوام کے مفادات سے لاعلمی و بے حسی ہے۔ ہم بحیثیت قوم نہیں بلکہ بحیثیت ہجوم زندگی گزار رہے ہیں نہایت غافل اور بے حس ہو چکے ہیں۔ ہر طرف لاقانونیت اور جرائم ہیں اور بیرونی طاقتیں ہماری مقدس سرزمین پر غالب آنے کا سوچ رہی ہیں۔ کیا یہی وہ مستقبل ہے جس کے خواب ہم نے قیامِ پاکستان سے قبل اور قیامِ پاکستان کے بعد آنکھوں میں سجائے تھے۔ میں ایسے برے حالات میں خدا کی رحمت کے سہارے پھر سے نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحت حسین و خوشگوار اور پروقار زندگی کی اُمید رکھتا ہوں۔

اسلام نام ہے سلامتی اور امن کا۔ یہ واضح ہے کہ اسلام کے آنے سے سلامتی اور امن یقینی تھا اور یقینی ہے۔ آج سے سولہ سو سال قبل پہلے کا منظر دیکھیں خطہ عرب بھی پاکستان کے موجودہ حالات کی طرح تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ بلکہ خطہ عرب ہی کیا پورا عالمِ انسانیت لامحدود اندھیروں میں روشنی کی کرن کے لئے تڑپ رہا تھا اور اس جہالت کے دور میں انسانیت نوازی کا آفتاب طلوع ہوا وہ آفتاب جو مدتوں غارِ حرا کی خلوتوں کو جگمگاتا رہا اور جس کی آمد سے زمانہ پکار اُٹھا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بھر لانے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

یہ نسخۂ کیمیا کیا تھا یہ تیس پاروں پر مشتمل کتابِ انقلاب جسے ہم قرآن پاک کے نام سے موسوم کرتے ہیں وہ کتاب جو جہالت کے زمانے کو معرفت

Marfat.com

عطاء کرنے والا سب سے بڑا انعام ہے اور اس نسخہ کیمیا کو ہمراہ لانے والی ذات داعی انقلاب ذات مصطفیٰ ﷺ تھی جن کی سیرت تمام بنی نوع انسان کے لیے اُسوۂ حسنہ قرار پائی اور یہی کتاب اور اسوہ حسنہ نظام مصطفیٰ ﷺ کہلایا۔ اسی نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور برکت سے عظیم ترین انقلاب ابھرنے لگے۔ ظلمتیں چھٹنے لگیں، انوارِ توحید ابھرنے لگے، حق کی پہچان ہوئی، باطل سرنگوں ہوا، راہزنوں کو راہبری کا شعور ملا، بت پرستوں کو خدائے واحد کا نور ملا، عزتوں سے کھیلنے والے عصمتوں کے نگہبان بنے اور وحشت و بربریت کے علمبردار، امن و سلامتی کے معمار اور پاسدار بن گئے۔

غرض تہذیبِ حق ابھری تمدن پر شباب آیا
خداوندِ جہاں کے لطف و رحمت کا سحاب آیا
فضا بدلی، جہاں بدلا، خدا کا انتخاب آیا
کتابِ انقلاب آئی تو ہر سو انقلاب آیا

مذہب ہو یا سیاست، عمرانی علوم ہوں یا معیشت، اصولِ شہریت ہوں یا ادابِ جہانگیری، قرآن وسنت و نظامِ مصطفیٰ ﷺ نے ہر میدان میں اپنے ہمہ گیری کے پرچم لہرائے ہیں۔ سیاست اور مذہب کو ہم آہنگ کر دیا گیا تا کہ کسی طور پر بھی چنگیزیت کو فروغ نہ مل سکے۔ شہری اور قومی معیشت کو نئے خطوط پر استوار کیا سود اور جواء حرام قرار دیئے گئے زکوٰۃ اور صدقات کا نظام نافذ کیا۔ انسانی حقوق پامال کرنے والوں کو اخلاقی اقدار کا پابند بنایا۔ آجر اور اجیر، سرمایہ دار اور مزدور کے فرائض وحقوق کو توازن عطاء کیا حتیٰ کہ اخوت اور مسلم بھائی

Marfat.com

چارے کی فضا میں غیر مسلموں کے حقوق بھی مقرر کیے۔ یہ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا ہی نتیجہ تھا کہ تین برِ اعظموں پر حکومت کرنیوالے خلیفۂ اِسلام حضرت عمرؓ اس احساس سے لرزتے تھے کہ ان کی سلطنت کے آخری کنارے پر کوئی کتا بھی بھوکا نہ رہے۔ المختصر اسلام کے پاس اور نظام مصطفیٰ ﷺ میں بہترین نظامِ عدل، بہترین نظامِ سیاست، بہترین نظامِ معیشت، بہترین نظامِ اخلاقیات اور بہترین دستور قرآن وسنت، فقہ اور اجتہاد کی صورت میں موجود ہے۔

ہمارا ماضی کتنا شاندار تھا اب ہمارا حال اور مستقبل اسی نظام مصطفیٰ ﷺ کی برکات حاصل کرنے کے لیے سسک رہے ہیں۔ افسوس کہ ہم نے اس روشنی سے منہ پھیر لیا ہے۔ نام نہاد اسلام پرستوں نے عبادت گاہوں کو مورچوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہماری سجدہ گاہیں ہمارے خون سے سرخ ہو رہی ہیں۔ ہمارے ہی ہاتھوں امن وسلامتی تباہ و برباد ہو رہی ہے وجہ فقط یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات سے کنارہ کر چکے ہیں اور اس ملکِ پاکستان میں نفاذِ نظام مصطفیٰ ﷺ نہیں چاہتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج حالات نے ہمیں موجودہ آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔

بانی پاکستان عظیم قائد محمد علی جناحؒ کا فرمان پاکستان کے بارے ''اتحاد، تنظیم اور ایمان'' ہے لیکن اب نہ تو ہم میں اتحاد ہے نہ نظم وضبط ہے اور نہ ہی صحیح طور ایمان باقی رہا ہے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ سے ایک برطانوی نمائندہ نے پوچھا کہ پاکستان کب وجود میں آئے گا تو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے جو جواب دیا جو تاریخ کی ان مٹ گواہی بن گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ''پاکستان تو اُس وقت ہی معرضِ وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر میں پہلے ہندو نے اسلام قبول کیا

Marfat.com

تھا'' یہ قائداعظم محمد علی جناحؒ کا جواب ہی نہیں تھا بلکہ تقدیر کا فیصلہ تھا ایسا فیصلہ جس نے پاکستان کی صورت میں ملتِ اسلامیہ کو اُس کی پہچان عطا کر دی۔ پاکستان ہماری پہچان ہے جس نے اپنے تشکیلِ وجود کے وقت اقوام عالم میں بلند رتبہ عطا کیا باوقار زندگی کا شعور اور غیرتِ ایمانی کا شعور بخشا۔ اسلامی قلعہ بن کر ہماری حفاظت کی۔

اپنی پہچان کسے عزیز نہیں ہوتی۔ پہچان کھو جائے تو قومیں حالات کے راہ گزاروں میں گم ہو جاتی ہیں اور اس مملکتِ خداداد کی پہچان اسلام ہے۔ جو کہ اصل میں ہماری پہچان ہے۔ مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کا خواب برصغیر کے مسلمانوں کے لئے دو قومی نظریہ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کو ایک انگریز صحافی کا سوال کہ ''پاکستان کا دستور کیا ہوگا'' اور آپ کا یہ فرمان عالی شان کہ:

''پاکستان کا دستور تو چودہ صدیوں قبل وجود میں آ چکا ہے اور وہ ہے قرآن مجید''

یہ سب باتیں قیامِ پاکستان کے وجود کی بنیاد تھیں۔ اسی تسلسل میں علامہ اقبالؒ نے فرمایا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے

Marfat.com

# پاکستان کا دستور قرآنِ مجید

مقصدِ تخلیقِ پاکستان یہ تھا کہ اس خطہ میں رہنے والے اپنی زندگی آزادانہ طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق گزار سکیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر کلمہ حق پر بنایا گیا۔ لیکن آج ہم مقصدِ تخلیقِ پاکستان کو بھول چکے ہیں اور جو قومیں اپنا مقصد بھول جایا کرتی ہیں وہ صفحہ ہستی سے جلد مٹ جایا کرتی ہیں۔ یہ کتابِ انقلاب قرآن مجید کا بھی فیصلہ ہے ''خُدا کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو بدلنے کی جدوجہد نہ کرے۔'' اللہ رب العزت نے انسان کو تخلیق کیا اور اُس کے لئے اُس کی فطرت کے عین مطابق اسلام کو پسندیدہ دین اور دستور قرار دیا۔

مسلمان کی تعریف یہ کہ جو اسلام کا پیروکار ہو اور پاکستان کا مطلب کیا ''لا الٰہ اِلا اللہ'' اب نہ پاکستان میں اسلام ہے اور نہ اس میں بسنے والے مسلمان اس کے پیروکار ہیں۔ حالانکہ پاکستان اور مسلمان کی بنیاد اسلام ہے اور بقا بھی اسلام میں ہے۔ ہم خود کو خوددار تو کہتے ہیں مگر اصل میں اپنی خودی سے غافل ہیں۔ خودی ایمان کا دوسرا نام ہے مگر ہم غیرتِ ایمانی سے دور ہیں یہی وجہ ہے کہ پستی و تنزلی پاکستانی قوم کا مقدر بنتی جا رہی ہے۔

اور کیا؟ غیرتِ ایمانی کی عدم موجودگی میں اور کشکولِ گدائی کی موجودگی میں باوقار قومی زندگی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو رُو سیاہی

Marfat.com

آج باطل قوتیں ہماری غیرتِ ایمانی کو للکار رہی ہیں۔آج ہم قومی سطح پر بے حسی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ بھیک کا کشکول لے کر غیروں کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔اس قومِ بے حسی کے ذمہ دار نہ صرف ہمارے سیاستدان ہیں بلکہ ہم سب بھی ہیں جنہوں نے قوم و وطن سے محبت کرنا چھوڑ دی ہے اپنی اصل اور اس وطنِ عزیز کی تشکیل کی وجہ کو بھول چکے ہیں۔قیامت برپا ہوگئی ہے کہ مغرب والوں نے شانِ رسالت ﷺ پر بھی ہاتھ ڈال دیا ہے۔آقائے عالی مرتبت ﷺ کے خاکے بنا کر نمائشیں کی جارہی ہیں۔قرآن پاک پر منفی فلم بن چکی ہے۔سرِعام اسلام کو رُسوا کیا جارہا ہے۔1½ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبے کو پیروں تلے رَوندا جارہا ہے۔جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے اصل منشورِ زندگی شریعت مصطفیٰ ﷺ، نظامِ مصطفیٰ ﷺ سے غافل اور دور ہو چکے ہیں۔

## ہماری پہچان نظامِ مصطفیٰ ﷺ

اگر توحید کی یہ امانت مملکتِ خداداد پاکستان سلامت ہے تو ہماری اُمیدوں کی تابندگی ہمیشہ برقرار رہے گی۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری پہچان ہمارا پاکستان قائم وسلامت رہے، پاکستان کی سرحدیں محفوظ رہیں، ہمارا مستقبل تابندہ وروشن ہو، ملک میں بدامنی، مہنگائی، فرقہ واریت اور وحشت و بربریت ختم ہو تو پھر ہمیں اس وطنِ عزیز کو اس کی اصل پہچان اسلام یعنی نظامِ مصطفیٰ ﷺ دینا ہوگا۔ہمیں اپنا قانون، اپنی معیشت، سیاست اور زندگی کے ہر پہلو کو اسلام کے

Marfat.com

سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔

انسان اپنی عقل وفراست سے کائنات کی ماہیت وکیفیت کو بھی سمجھ سکتا ہے اور بنی نوع انسان کی بہبود کیلئے معاشی، سیاسی اور معاشرتی نظام بھی ایجاد کرسکتا ہے لیکن مفاد پرستی کے جذبات پر حق وانصاف کے تقاضوں کو مقدم رکھا جانا صرف دینی عقل سے ہی ممکن ہے۔ اسلام مخصوص نظامِ سیاست یا مخصوص نظامِ معیشت معاشرہ پر مسلط نہیں کرتا بلکہ اسلام ہمیشہ کیلئے ہے اور انسان میں بے پناہ صلاحیتوں کا قائل ہے۔ اسلام بنیادی قدروں کو نافذ کرتا ہے جو زمان ومکان کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتیں۔ اسلام نہ تو سلطانی کا علمبردار ہے اور نہ ہی مغربی جمہوریت کا۔ نہ تو جاگیرداری نظام کا وکیل ہے، نہ سرمایہ داری کا اور نہ سوشلزم کا۔ اسلام نے ایک مکمل نظریہ حیات پیش کیا ہے اور سیاست اور معیشت سے متعلق چند بنیادی قدریں وحدود وقیود مقرر کی ہیں۔ قرآن پاک میں اسلامی نظریہ حیات کو یوں بیان فرمایا گیا ہے

> تبارك الذی بیدہِ الملك وھوعلی کل شیئی قدیرط۔ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ (القرآن)
>
> ''بڑی ہی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں کائنات کی حکومت ہے اور وہ ہر شے پر قادر بھی ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے حیات وموت کی تخلیق اس لیے کی تاکہ حسن عمل میں تمہاری آزمائش ہو''۔

یعنی کہ اللہ رب العزت کے حکموں کے تابع زندگی گزارنے کا حکم دیا گیا

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کائنات کی حاکمِ اعلیٰ ہے۔ کائنات میں صرف اُسی کا حکم ہے اور اُسی کا قانون جاری ہے اور اللہ رب العزت قادرِ مطلق بھی ہے اور انسان کو اس دُنیا میں تا سلسلۂ حیات خود اختیاری کا عمل دے کر آزمائش کیلئے بھیجا کہ انسان کس قدر اُس کے حکموں کے تابع زندگی گزارتا ہے اور جو معاشرہ اس نظریہ کو اپنا کر زندگی کی راہ پر گامزن رہتا ہے تو وہ اس دنیا میں مادی ثمرات سے بھی مالا مال ہوتا ہے اور آخرت کی پاکیزہ زندگی سے بھی سرفراز ہوتا ہے۔

## سیاست کیا ہے؟

معاشرہ کی اجتماعی زندگی کے نظم و نسق کی تشکیل اور اُس کی کارکردگی کی رہنمائی کا نام سیاست ہے۔ چونکہ یہ کام معاشرہ ہی کے چند افراد کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے اس لیے اس کارکنانِ سیاست کا انتخاب اور اُن میں اختیارات کی تقسیم سیاست کا اہم مرحلہ ہوا کرتا ہے۔ رسولِ پاک ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نظم و نسق کا کوئی عہدہ کبھی ایسے شخص کے سپرد نہیں کیا جو اُس کا آرزومند ہو۔ آپؐ نے صرف ایسے لوگ ہی متعین فرمائے جو نفس پرستی سے مبرا، خوفِ خدا سے مامور اور دادرسی کے جذبہ سے سرشار ہوتے تھے۔ یعنی کہ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے سیاسی ڈھانچہ کی تشکیل کی پہلی ناگزیر شرط یہی قرار پائی کہ مسلمانوں کا نمائندہ ہوسِ اقتدار سے پاک ہو اور اپنے عمل و کردار سے ثابت کر دے کہ وہ کسی سیاسی مقام کا آرزومند نہیں بلکہ صرف جذبہ خدمت سے مامور ہے۔ لیکن اب ہمارا حال یہ ہے کہ موجودہ اور ماضی کے سیاستدانوں کی بداعمالیوں کو بھرپور تحفظ دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسوائے زمانہ سیاستدان وقت کے آئینے میں بار بار آ کھڑے ہوتے

Marfat.com

ہیں اور موجودہ ملکی مسائل کی وجہ بنتے ہیں۔ نظامِ مصطفیٰ ﷺ میں انسانی بنیادی حقوق، جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت، عقیدۂ خیال ورائے کی آزادی، عمل کی آزادی اور کسبِ معیشت کی آزادی ہر فرد کو حاصل ہے لیکن یہ آزادیاں حدود اللہ کی پابند ہیں۔ ایسا نظامِ حکومت جو دینی عقل اور حدود اللہ کی آزادیوں کا پابند نہ ہو اُس میں ہمیشہ ایسے ہی حالات پیدا ہوا کرتے ہیں جو کہ اس وقت ملکِ پاکستان میں موجود ہیں۔

## تخلیق پاکستان کا مقصدِ اسلام کی ترویج

جب ایک شے کسی خاص مقصد کے لیے اور خاص چیز سے چلنے کے لیے بنائی جائے اور اُسے کسی دیگر مقصد یا چیز سے چلانے کی کوشش کی جائے تو وہ یقیناً ناکام وخراب ہوگی۔ مثال کے طور پر ایک گاڑی پٹرول سے چلنے کے لیے بنائی گئی ہے اُسے اگر پانی سے چلانا چاہیں تو وہ یقیناً نہ تو چلے گی بلکہ خراب ہو جائے گی۔ یہی صورتحال ملکِ پاکستان اور ہم مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ پاکستان کی تخلیق کا خاص مقصد اس میں اسلام کی ترویج تھا۔ جب تک ہم اس مملکتِ خداداد میں اسلامی احکامات و نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو رائج نہیں کریں گے تب تک یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا بلکہ دیگر کوئی بھی دستور یا قانون اس کے لئے نقصان دہ ہوگا اور اس وطنِ عزیز کی ترقی و بقاء کے لیے اور موجودہ ملکی مسائل کے بہترین حل کے لیے پرچمِ حق اُٹھا کر چلیں۔ شوکتِ اسلام کا تصور زندہ کرنے کے لیے میدانِ عمل میں اُتریں۔ روحِ بلالی کی تڑپ سے ملتِ پاکستان وملتِ اسلامیہ کی

Marfat.com

شیرازہ بندی کریں اور اس پاک سلطنت میں نفاذِ نظام مصطفیٰؐ کا اہتمام کریں تاکہ ہم باوقار زندہ قوم بن کر اُبھریں۔ (آمین)

## کار ایکسیڈنٹ:

غالباً یہ 97-1996ء کی بات ہے کہ نواز شریف سابق وزیر اعظم پاکستان نے اپنے دورِ حکومت میں علما و مشائخ کی ایک اسلامی کانفرنس اسلام آباد میں منعقد و طلب کی۔ جس میں شرکت کے لیے آپؒ بذریعہ موٹر وے اسلام آباد جا رہے تھے۔ جب موٹر وے پر چکوال کے قریب پہنچے تو کار ڈرائیور کے سو جانے کیوجہ سے کار حادثہ (ایکسیڈنٹ) کا شکار ہوگئی۔ آپؒ کی دونوں ٹانگ مبارک پر گہرے زخم آئے اور ریڈی ایٹر کا گرم پانی پڑنے سے آپؒ کی دونوں ٹانگیں بری طرح جل گئیں۔ برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ نے اس حادثہ کے بعد اپنے زیرِ علاج رہنے کا مجھ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

> ''ڈاکٹروں نے شدید زخموں کے باعث میری ٹانگیں کاٹنے کا فیصلہ و مشورہ دیا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ کے حضور شفاء کے لیے گذارش کی۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی زیارت مبارک سے سرفراز فرمایا تو میں نے گذارش کی کہ حضور ﷺ میں نے تو فقط آپ سے شفاء کی درخواست کی تھی مگر آپؐ نے زیارت کی مہربانی بھی فرما دی۔''

Marfat.com

آپؒ نے فرمایا کہ ”حضور ﷺ نے مجھے اللہ سے شفا لے کر دی ہے۔“
اسی لیے آپؒ اکثر یہ جملہ فرمایا کرتے تھے۔

”یہ مجھ پر حضور نبی اکرم ﷺ کا خاص کرم اور قبلہ شیرِ ربانیؒ کا خاص فیض ہے کہ مجھ جیسا بیمار و موٹا شخص زندہ چل پھر رہا ہے۔“

آپؒ اس ٹریفک حادثہ کی وجہ سے نہ صرف کافی عرصہ زیرِ علاج رہے۔ بیڈ ریسٹ اور نہ چلنے پھرنے کی وجہ سے آپ کا جسم مبارک بہت فربہ و موٹا ہو گیا تھا۔ ٹانگ مبارک پر زخم اس قدر زیادہ تھے کہ آپؒ تقریباً پندرہ سولہ سال تک زیرِ علاج رہے۔ سال 2009-2010 کے آخر تک آپؒ کی ٹانگ مبارک پر زخم تھے اور آپؒ روزانہ مرہم پٹی کرواتے تھے۔ مریدین جب آپؒ کو دُعا کرنے کے لیے یا شفاء کے لیے گذارش کرتے تو آپؒ کبھی کبھار ان کو فرمایا کرتے کہ آپ بھی میری شفاء کے لیے دُعا کریں۔ آپؒ نے اپنی ناسازیٔ طبیعت کے باوجود تبلیغ اسلام کے لیے سفر کرنا نہ چھوڑا بلکہ ویل چیئر پر بیٹھ کر دین اسلام کی ترویج کے لیے سفر فرماتے رہے۔ بیرونِ ملک یا ہوائی سفر کے لیے بھی ویل چیئر ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

## آپؒ کے ہمراہ سفر پاکپتن شریف کی سعادت:

سال 2007-08ء میں مجھے آپؒ کے ساتھ پاکپتن شریف و گرد و نواح کے علاقہ میں سفر کرنے کے قیمتی لمحات میسر آ گئے۔ آپؒ شرقپور شریف میں تشریف فرما تھے کہ آپؒ نے پاکپتن شریف جا کر احمد شاہ کھگہ اور منظور احمد وٹو کے حلقہ میں ضمنی الیکشن میں خود بطور امیدوار حصہ لینے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور مجھے بھی

Marfat.com

ساتھ چلنے کا حکم صادر کیا۔ فرمانے لگے کہ "بشارت کا غذات نامزدگی کی کاروائی کے لیے میرے ساتھ چلو۔"

سفر کے آغاز سے قبل مجھے حکم فرمایا کہ جاؤ ٹیکسی اسٹینڈ سے کار لے آؤ اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ "کوئی مسلمان ڈرائیور لانا، عیسائی نہ لے آنا کیونکہ ہم نے جو خدمت معاوضے کی صورت میں عیسائی ڈرائیور کی کرنی ہے وہ مسلمان ڈرائیور کی کریں گے۔" میں حکم کی تعمیل میں کار لے آیا اور سفر شروع ہوا۔ راستے میں سب سے پہلے دربار حضرت کرمانوالہ شریف نزد اوکاڑہ حاضری ہوئی اور رات اوکاڑہ میں ہی ٹھہرے۔

مجھے آپؒ کے ساتھ تقریباً ایک ماہ ہمسفر رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران ہم اوکاڑہ سے ساہیوال، حویلی لکھا، بونگے حیات، پاکپتن شریف SP-32 تابر، دیپالپور، شیر گڑھ، حجرے شاہ مقیم اور گردونواح کے دیگر موضعات میں مختلف مریدین واحباب کے پاس آتے جاتے رہے۔ آپؒ ہمیں مختلف مزارات پر زیارت کے لیے بھی لے جاتے رہے اور بزرگان دین کی کرامات اور مختلف موضوعات پر ذکر فرماتے رہے۔ اس پورے سفر کے دوران میں نے آپؒ میں کوئی کام یا کوئی بات بھی خلاف شریعت نہ دیکھی۔ بلکہ اس قدر بیماری کے باوجود نماز پنجگانہ کی ادائیگی خود بھی کرتے اور ہمیں بھی نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔ اپنے ساتھ کھانا کھلاتے جو خود کھاتے وہی ہمیں کھانے کو دیتے اور جہاں ٹھہرتے اپنے مریدین کو ہمارے آرام وخیال کا بھی حکم دیا کرتے تھے۔

اس دوران میں نے آپؒ کو کسی مرید پر اس کی مالی استطاعت سے زائد

Marfat.com

بوجھ بنتے نہ دیکھا جس نے اپنی مرضی سے جتنا نذرانہ دیا آپؒ نے لے لیا۔ کسی مرید سے کہہ کر یا طلب کر کے کوئی مفاد، نذرانہ یا کوئی چیز نہ لی۔

## آپؒ کے جسم مبارک پر مہرِ ولایت:

سفرِ پاکپتن شریف کے دوران آپؒ حجرہ شاہ مقیم کے قریب اپنے مرید کے گھر ایک رات آرام کے لیے ٹھہرے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ آپؒ رات کو پنکھے کے سامنے کرسی پر تشریف فرما تھے اور اپنی قمیض مبارک اتار رکھی تھی۔ میں آپؒ کی پشت مبارک کی طرف کھڑے ہو کر دستی پنکھا سے ہوا دے رہا تھا۔ میں نے بلب کی روشنی میں دیکھا کہ آپؒ کے دائیں کندھا اور گردن کے درمیان اوپر والی سائیڈ پر ایک بیر کے دانے کے برابر بیضوی شکل میں ایک ابھار تھا جو نیچے سے تھوڑا جسم مبارک کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ میں نے فرطِ محبت میں غور سے دیکھا تو اس کے اوپر والی سائیڈ پر اسمِ محمد ﷺ (جو کہ اس حروف خط ''**محمد**'' میں) واضح پڑھا جاتا تھا اور قدرتی طور پر تحریر تھا۔ میں نے بار بار بغور مشاہدہ وملاحظہ کرنے کے بعد آپؒ سے دریافت کیا کہ حضور آپ کے جسم مبارک پر جو ابھار ہے اس پر اسمِ محمد لکھا ہوا ہے۔ میرے اس استفسار پر آپؒ نے لاعلمی کا اظہار فرمایا کہ:

''تینوں ایویں ای لگا اے کہ اے اسم ''محمدؐ'' اے''۔

میرے دوبارہ پوچھنے پر آپؒ نے دوبارہ لاعلمی کا اظہار کیا اور فرمایا۔

''جیہڑی گل توں کہناں پیاں ایں، اے گل تے میرے گھر والیاں وی مینوں کدی نہیں دسی۔''

Marfat.com

میرے دو تین بار اظہار و استفسار پر کہ حضور یہ اسمِ محمد ﷺ بڑا واضح پڑھا جاتا ہے تو پھر آپؒ فرمانے لگے۔

''بشارت ! توں سانوں ایویں سمجھنا ایں، اَے اسمِ محمد ﷺ ہی لکھیا اے۔''

اُس دن سے وہ مہرِ ولایت (اسمِ محمدؐ) جو آپؒ کے جسمِ مبارک پر موجود تھی مجھے بالکل اُسی طرح یاد ہے اور آنکھوں میں سمائی ہوئی ہے۔

## مختلف علاقہ جات کا روحانی مشاہدہ و سروے:

پاکپتن شریف کے سفر کا مقصد آپؒ نے الیکشن میں حصہ لینا ذکر فرمایا تھا لیکن میں جتنا وقت آپ کے ساتھ رہا میں نے الیکشن کے سلسلہ میں سوائے کاغذات نامزدگی جمع کروانے یا منظور ہونے کی کاروائی کے دیگر کوئی سرگرمی الیکشن کے حوالے سے نہ دیکھی۔ آپؒ اکثر دفعہ سارا سارا دن اور ساری ساری رات مختلف علاقہ جات کا سفر کرنے میں گزار دیتے۔ ایک روز دورانِ سفر مجھے آپؒ کے مختلف جگہوں پر رکنے اور ارد گرد کی جگہوں و چیزوں کا مشاہدہ کرنے سے ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی سرکاری ملازم کسی سروے یا ڈیوٹی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہو یہ دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا میں نے آپؒ سے پوچھا کہ حضور مجھے ایسے لگتا ہے جیسے آپؒ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ کوئی روحانی و دینی ڈیوٹی جو اِن علاقہ جات کے سروے و مشاہدہ کے لیے لگی ہے سرانجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

آپؒ اس سوال پر مجھ سے بہت خفا ہوئے اور فرمانے لگے۔

''چپ کر کے رہیا کرایویں نہ بولیا کر۔ جے توں ہون کوئی گل کیتی تے میں تینوں ایتھے ای کارتوں تھلے لاہ دیناایں۔''

آپؒ کے اس اظہار سے میں تھوڑا رنجیدہ ہو گیا اور چپ وخاموش ہو کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد مجھے خود ہی مخاطب کر کے فرمانے لگے۔

''ناراض ہو گیا ایں۔ اللہ دیا بندیا! بھلا اسیں ایتھے صرف الیکشن لڑن آئے آں تینوں کی پتہ ہوئے اسیں ہور بڑے کم کردے پھردے آں۔''

اصل میں آپؒ کا یہ اظہار میرے سوال کا جواب تھا جس سے مجھے محسوس ہوا کہ آپؒ نے میرے سوال کا جواب مذکورہ بالا جملوں کی صورت میں ہاں میں دیا ہے۔

''وَاللّٰہُ اَعْلَمُ'' (اللہ رب العزت کی ذات بہتر جانتی ہے) لیکن مجھے اُس روز پورے وثوق کے ساتھ یہ محسوس ہوا تھا کہ آپؒ اپنی روحانیت سے مختلف علاقہ جات میں چل پھر کر وہاں کے غیبی حالات وواقعات معلوم کر رہے تھے جیسے آپؒ نے اس کی کوئی رپورٹ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنی ہو۔

## رات کا سفر بلا خوف وخطر:

سفرِ پاکپتن شریف کے دوران آپؒ آدھی رات کو ڈرائیور کو حکم فرماتے کہ چلو فلاں جگہ جانا ہے اور رات کو سفر شروع فرما دیتے۔ ایک رات آپؒ اپنے معمول کے مطابق سفر پر جارہے تھے۔ میں بھی آپؒ کے ساتھ تھا رات کی تاریکی

Marfat.com

اور ویران راستہ دیکھ کر میں نے آپؒ کو مخاطب کر کے گذارش کی کہ حضور آپ کو رات کے اندھیرے میں سفر کرتے ڈر نہیں لگتا؟ حالات ٹھیک نہیں اور ڈاکو وغیرہ بھی ہوتے ہیں تو آپؒ ہنس کر فرمانے لگے:

''ساڈے توں وڈّا ڈاکو کون اے! توں ویکھیا نئیں؟ اسیں کسے توں کدی پیسے وی نئیں منگے تے لوکی سانوں آپے ای اپنے اپنے پیسے (نذرانے) دے جاندے نیں میں آپ وڈّا ڈاکو آں، بھلا ڈاکونوں ڈاکو لٹدے نیں؟''

آپؒ نے حقیقت میں یہ سچ ہی تو فرمایا تھا کیونکہ آپؒ اپنا نورانی چہرہ، بارعب شخصیت اور اپنا اخلاق لوگوں کو اسلحہ کی طرح دکھا کر لوٹ لیا کرتے تھے اور جو لوگ آپؒ کی نظرِ محبت کا شکار ہوا کرتے وہ اپنا تن، من، دھن لٹا دینے کو تیار رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کا آپؒ کے پاس سے اُٹھ کر کہیں جانے کو دل نہ کرتا تھا۔ آپؒ کی پیاری سادہ سادہ باتیں سنتے رہنا اور آپؒ کے پاس بیٹھے رہنے کو دل کرتا تھا۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب کراچی میں کرفیو لگا ہوتا تھا تو لوگ ڈر کے مارے گھروں سے باہر نہ نکلا کرتے تھے میرے مرید مجھے باہر نکلنے سے منع کرتے تھے تو میں اس وقت بھی بلا خوف وخطر کراچی شہر میں آدھی رات کو سفر کیا کرتا تھا مجھے کوئی پوچھتا تک نہیں تھا۔

**زہد وتقویٰ وسخاوت:**

آپؒ اپنے خطبات میں اور مریدین کے پاس بیٹھے ہوئے اکثر دفعہ یہ

Marfat.com

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَهُوَا مُؤْمِن" فَلَا نُحْيِيَنَّه حَيَاةً طَيِّبَاًO (القرآن)

''جو کوئی نیک عمل کرے چاہے وہ عورتوں میں سے ہو یا مردوں میں سے بس وہ مومن ہو تو ہم اُسے پاک زندگی عطا کرتے ہیں۔''

آپؒ کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ ﷺ تھی۔ آپؒ کی ساری زندگی احیائے سنت میں بسر ہوئی اور اپنے مریدین کو بھی اتباع قرآن وسنت کی سختی سے تلقین کرتے تھے۔ آپؒ انتہائی بیماری کے باوجود بھی باوضو ہو کر نماز پنجگانہ ونوافل واذکار کی پابندی وباقاعدگی سے ادائیگی کرتے تھے۔ حتیٰ کہ سفر میں بھی آپ "عباداتِ الٰہی واحکامات الٰہی کی بجا ﷺ آوری فرماتے تھے۔ آپؒ کا معمول مبارک تھا کہ بوقت نماز کسی باریش مرید کو جماعت کرانے کا کہتے اور خود بھی اس کے پیچھے نماز ادا فرماتے تھے۔ ناچیز کو بھی یہ خوش نصیبی آپؒ کے حکم سے ایک دوبار نصیب ہوئی۔ آپؒ مریدین کو برے کاموں اور گناہ زناء سے بچنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور خود فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر عورت کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے وہ میری ماں، بہن یا بیٹی ہو۔ مزید فرمایا کرتے تھے۔

''وہ شخص ولی نہیں ہو سکتا جو لنگوٹے کا پاک نہ ہو۔'' (یعنی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے)

نہنگ شیر و اژدھا مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

Marfat.com

ارکانِ اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ آپؒ کی عادات مبارکہ میں رچ بسے تھے۔ آپؒ نے بیماری کی حالت میں بھی روزہ نہ چھوڑا۔ رمضان شریف میں افطار کے وقت روزہ مریدین میں افطار کرتے اور مریدین میں کھانا، پھل، کھجور وغیرہ کی تقسیم کا اہتمام بھی کرتے تھے۔

مرید و مہمان حضرات اپنی مرضی سے آپؒ کو ہزاروں روپے نذرانہ دے جاتے تھے۔ آپؒ کے پاس قمیض مبارک کی دونوں جیبوں (دائیں وبائیں) میں جتنی رقم ہوا کرتی وہ ضرورت مند، حاجت منداور غریب افراد میں سخاوت کر دیتے تھے۔ آپؒ اکثر دفعہ کسی کے مطالبہ کے بغیر اور بعض اوقات کسی غریب آدمی کے مطالبہ پر بھی یہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ کئی بار غرباء میں رقم کی تقسیم میرے و برادرم شرافت کے ہاتھوں ہوئی۔ آپؒ کا معمول شریف ہوا کرتا تھا کہ مریدین یا مہمانوں سے بڑے دل موہ لینے والے انداز میں سوالات کی صورت میں تعارف کیا کرتے تھے۔

بیلیا کیہہ ناں ای؟، ابا جی دا کیہہ ناں ای؟، کتھوں آیا ایں؟، کی کم کرنا ایں؟ بچے کنے نیں؟۔ وغیرہ

اگر تعارف کے دوران کسی کی طرف سے تنگدستی یا غربت کا اظہار سامنے آتا تو آپؒ مجھے یا قریب بیٹھے کسی مرید خاص کو حکم فرماتے کہ میرے پاس آؤ۔ پاس آنے پر حکم فرماتے کہ میری دونوں جیبوں سے پیسے نکال کر گنو (شمار کرو)۔ رقم گنے جانے کے بعد پوچھا کرتے کہ کتنے پیسے ہوئے ہیں اور اکثر دفعہ خود یا وہ

Marfat.com

مرید جس نے یہ رقم گنی ہوتی اُسے کہتے کہ یہ رقم اس غریب آدمی کو دے دو۔
پھر اُس آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے کہ "جاؤ اس رقم سے کوئی کاروبار کرنا اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔"

آپؒ کی یہ سخاوت مریدین ہی نہیں بلکہ دیگر احباب کے مشاہدہ و علم میں بھی ہے۔ بیوگان، حاجت مند افراد اور یتیم بچیوں کی شادی کے لیے ایسی سخاوت آپؒ کا معمول ہوا کرتی تھی۔ آپؒ یقیناً اپنے والدِ گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے اس فرمان پر عمل کرتے تھے کہ

"میاں صاحب پیری مریدی کو ذریعہ آمدن و معاش نہ بنانا۔"

جو کچھ آپؒ کے پاس ہوتا سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے آپؒ کے اس عمل سے بھی سنتِ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عکاسی ہوتی ہے۔

## عروس مبارک کی تشہیر:

حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری المعروف ثانی لاثانیؒ کا عرس مبارک ہر سال دیسی مہینہ کاتک کی 1، 2 اور انگریزی مہینہ اکتوبر کی 18-17 تاریخ کو ہوتا ہے جبکہ اعلیٰ حضرت شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کا عرس مبارک قمری مہینہ ربیع الاوّل شریف کی 1، 2، 3 تاریخ کو شرقپور شریف میں ہوتا ہے۔

ثانی صاحبؒ حضرت میاں خلیل احمد فخرِ شیرِ ربانیؒ کے دادا جان تھے اور حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے برادرِ حقیقی تھے۔ فخرِ شیرِ ربانیؒ

Marfat.com

عروس مبارک کی بہت زیادہ تشہیر کیا کرتے تھے۔ جمعہ کے اجتماعات میں اور نعت وعرس کی محافل میں آپؒ کا معمول ہوا کرتا کہ حاضرین اور مریدین کو عرس مبارک کی تاریخ بتایا کرتے اور عرس کے اشتہارات تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ مریدین کو عرس کے اشتہارات چھپوا کر تقسیم کرنے کی تلقین کرتے اور اگر کوئی کاروباری یا سرکاری ملازم ہوتا تو اسے اپنے وزٹنگ کارڈ کی بیک سائیڈ پر عرس مبارک کی تاریخ چھپوانے کا کہا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''اس سے آپ کے کاروبار کی مشہوری بھی ہو جائے گی اور عرس کی تشہیر کے ساتھ آپ کو ثواب بھی ملے گا۔''

### اندازِ تبلیغ وذکرِ خفی کی ہدایت:

آپؒ رشد وہدایت کا روشن چراغ تھے۔ آپؒ کا انداز تبلیغ نہایت سادہ ومیٹھا، دل موہ لینے والا اور اخلاق سے بھرا تھا۔ اتنا پیارا انداز کہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؒ کے سادہ ونفیس ارشادات سننے والا قائل ہوئے بغیر نہ رہتا۔ آپؒ کبھی بھی کوئی بات سمجھانے یا بتانے میں دقت محسوس نہ کرتے تھے بلکہ اپنے ایک خاص انداز میں سادہ سادہ مثالیں دیکر سب کچھ سمجھا جاتے تھے۔

آپؒ اکثر دفعہ درودِ پاک یا لفظ ''**یا کریم**'' کا ورد کرنے کا کہتے اور ساتھ یہ بھی فرماتے کہ ذکر کوئی بھی ہو خاموشی سے کرنا چاہیے حتیٰ کہ حرکات وسکنات اور ہونٹ وغیرہ سے بھی محسوس نہ ہو کہ آپ ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔

آپؒ فرمایا کرتے کہ:

Marfat.com

''اونچی آواز میں ذکر کرنے اور خاموشی سے ذکر کرنے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کراچی جانے کے لیے ایک شخص ریل گاڑی کے ذریعے کراچی پہنچے اور دوسرا جہاز کے ذریعے جائے۔ پہنچنا تو کراچی ہی ہے لیکن ہوائی جہاز والا سفر جلدی اور آسان ہے۔ آپؒ خاموشی سے ذکر کی مثال ہوائی جہاز کے ذریعے سفر جیسی بیان کرتے اور اونچی آواز میں ذکر کی مثال ریل گاڑی کے جیسی بتاتے۔ مزید یہ بھی فرمایا کرتے کہ ثواب دونوں کا ملتا ہے مگر ذکر خفی یعنی خاموشی سے ذکر کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ذکر خفی کی اہمیت و ثواب بتاتے ہوئے یہ مثال دیا کرتے تھے کہ کھیت میں فصل کاشت کرنے کے لیے بیج بویا جاتا ہے۔ جو بیج (دانہ) مٹی کے نیچے دب جاتا ہے وہ اچھی طرح و جلدی پرورش پاتا ہے اور جو ننگا رہ جاتا ہے وہ کم پرورش پاتا ہے۔ ذکر خفی کی مثال بھی اس دانے جیسی ہے جو مٹی کے نیچے دب کر اچھی و جلد پرورش پاتا ہے۔''

آپؒ کے مریدین نہ صرف پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں ہیں حتیٰ کہ بیرونِ ملک بھی مقیم ہیں۔ اپنے آباؤ اجداد و والدِ گرامی کی طرح تبلیغِ اسلام کے لیے آپؒ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آپؒ نے ملک پاکستان میں ہونے والے عرس و نعت خوانی کی محافل اور دینی و سیاسی سیمینارز میں شریعت محمدیؐ کی تبلیغ کی۔ آپؒ کی تبلیغ کی یہ خوبی تھی کہ آپؒ کی زبان مبارکہ سے ہمیشہ امت

Marfat.com

مسلمہ کی یگانگت اور اسلام کے بول بالا کی بات سنی۔ آپؒ نے نہ تو کبھی خلاف شریعت بات کی اور نہ ہی کبھی فرقہ واریت کو ہوا دی۔ آپؒ کی صفات وکرامات میں سے ایک خاص خوبی وکرامت آپؒ کا اندازِ تبلیغ تھا کہ تمام مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ آپؒ کی ایسے ہی عزت وتکریم کرتے تھے جیسے اہلسنت والجماعت وآستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف سے وابستہ لوگ آپؒ کی عزت کرتے تھے۔

## اپنی تصویر اُتارنے کی ممانعت:

آپؒ مریدین وعام لوگوں کو اپنی تصویر اُتارنے سے منع کیا کرتے تھے۔ آپؒ اکثر دفعہ فرمایا کرتے تھے کہ "کچھ لوگوں کے پاس ایک تصویر ہے جسے وہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی تصویر سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ نے تو اپنی کبھی تصویر اُتروائی ہی نہیں تھی۔ لوگ جو تصویر لیے پھرتے ہیں وہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شیرِ ربانی" کی تصویر نہ ہے بلکہ شہر شرقپور شریف کے ایک شیخ کی تصویر ہے۔" آپؒ جب محافل میں تشریف لے جاتے تو وہاں لوگ آپؒ کی تصویر لینے یا مووی بنانے کے لیے اپنے کیمرہ جات چالو کرتے تو آپؒ اُنہیں سختی سے منع کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ ایسے واقعات پیش آئے کہ محفل میں موجود افراد نے آپؒ کے منع کرنے کے باوجود آپؒ کی تصویر اُتارتے یا مووی بناتے جب وہ فوٹو فلم یا مووی فلم پرنٹنگ کے لیے دی جاتی تو بالکل خالی و صاف نکلا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ شہر شرقپور شریف کے محمد شفیق فوٹو گرافر جس کا فوٹو سٹوڈیو پرانی سبزی منڈی ہسپتال والی مسجد کے بالکل قریب ہے اس

Marfat.com

نے آپؒ کی ایک پاسپورٹ سائز تصویر بڑی کر کے فروخت کرنا شروع کر دی جو مریدین اور لوگوں نے دھڑا دھڑ خرید کی۔ جب آپؒ کے علم میں یہ بات آئی تو آپؒ نے فوٹو گرافر محمد شفیق کو اپنے پاس بلایا اور اُسے پوچھا کہ آپ کے پاس میری کتنی تصویریں موجود ہیں تو اس نے کہا کہ میں نے کچھ ہزار روپے کی تصویریں بنا کر اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں تو آپؒ نے اُسے اُتنی رقم ادا کر کے ساری تصویریں خرید کر جلا ڈالیں۔

## قافلہ برائے زیارات مقدسہ:

آپؒ مریدین کے ساتھ ہر سال 5 محرم الحرام کی صبح سے 10 محرم الحرام کی رات تک قافلہ کی شکل میں بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری و زیارات کی غرض سے تشریف لے جاتے تھے۔ اس سفر کے دوران آپؒ حجرہ شاہ مقیم، شیر گڑھ، پاکپتن شریف، کوٹ مٹھن شریف، سخی سرور، تونسہ شریف اور حضرت سلطان باہوؒ کے مزارات پر جاتے تھے۔ آپؒ قافلہ کے ہمراہ اس محرم الحرام میں بھی زیارات کے لیے گئے آپؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت میاں ولید احمد شرقپوری بھی ساتھ تھے۔ سفر کے دوران کھانے کے انتظام وانصرام کے لیے راشن و باورچی بھی ہمراہ قافلہ ہوا کرتا تھا۔

## بیماری کے باوجود محافل کی صدارت وسفر:

آپؒ سفر کے بادشاہ تھے۔ آپؒ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے ہر طرح کا سفر کیا۔ حتیٰ کہ پیدل، تانگے، کار، بس پر اور ہوائی سفر بھی کیا۔ اس قدر بیماری و موٹاپا کے باوجود آپؒ نے کبھی کسی محفل کی صدارت یا مریدین کے ہاں

Marfat.com

میلاد وعرس کی محافل میں شرکت سے انکار نہ کیا۔ اگر آپؒ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً بیماری کی ایسی صورتحال میں چار پائی سے بھی اٹھنا گوارا نہ کرتا۔

## اللہ پر توکل:

ایک دفعہ تبلیغی جماعت والے آپؒ کے پاس آئے اور آپؒ کو اپنے ساتھ تبلیغی مشن کے لیے جانے کو کہا۔ آپؒ نے انہیں کہا کہ آپ کے پاس جو پیسے، بستر اور سامان وغیرہ ہے وہ اللہ کی راہ میں دے دیں میرے پاس بھی جو کچھ ہے میں بھی دے دیتا ہوں تو پھر تبلیغ اسلام کے لیے نکلتے ہیں۔ وہ افراد آپؒ کو کہنے لگے ایسا نہ ہوسکتا ہے پیسوں اور سامان کے بغیر سفر کیسے ممکن ہوگا۔ آپؒ فرمانے لگے کہ پھر آپ کا اللہ پر اتنا ہی توکل وبھروسہ ہے؟ وہ لوگ لاجواب ہوکر چلے گئے ۔آپؒ کا اللہ پر توکل اس قدر زیادہ تھا کہ آپؒ کبھی بھی اپنے ساتھ ساز وسامان اور رقم لے کر سفر وتبلیغ اسلام کے لیے نہ نکلا کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے سفر کرتے اس لیے کبھی بھی آپؒ کو سفر میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

## رقعہ جات کی تقسیم:

جمعہ شریف کے روز یا دیگر دنوں میں کاروبار کے ضرورت مند حضرات آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپؒ کو کہتے کہ حضور فلاں محکمہ میں ملازمتوں کی آسامیاں آئی ہیں، اُس محکمہ کا فلاں شخص ملازمت پر رکھنے کا اختیار رکھتا ہے اگر آپؒ مہربانی فرمائیں تو ہمارا کام ہوسکتا ہے۔ آپؒ بلاحیل وحجت اپنے چھپے

Marfat.com

ہوئے (پرنٹ شدہ) رقعہ پر اُس شخص کا نام اور نیچے اپنے اُردو میں دستخط فرما کر دے دیا کرتے اور ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ یہ رقعہ صرف اُسی کو جا کر دینا اور میرا سلام بھی دینا، کسی اور کو یہ رقعہ نہ دینا ورنہ آپ کا کام نہیں ہوگا۔ جن افراد کے نام یہ رقعہ لکھا جاتا تھا اُن میں بیشتر افراد آپؒ کا رقعہ مبارک دیکھ کر کام کر دیا کرتے تھے۔ میری موجودگی میں اکثر افراد نے واپس آ کر اس بات کا اظہار کیا کہ میاں صاحب میں آپ کا رقعہ لے کر اُس شخص کے پاس گیا تھا جب اُس نے رقعہ کھول کر دیکھا تو اُس نے نہ صرف اُسے چوما بلکہ میری بڑی عزت بھی کی اور آپ کے رقعہ سے میرا کام ہو گیا ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آنے والے لوگ یہ کہتے کہ میاں صاحب فلاں شخص سے ہماری دشمنی یا مقدمہ بازی ہے اگر آپ اُسے کہہ دیں یا رقعہ لکھ دیں تو ہماری صلح ہو سکتی ہے۔ تو آپؒ ان کے کہنے پر ایسا کر دیا کرتے تھے۔

## ڈھونڈے سے بھی نہ ملنے والی شخصیت:

آپؒ اپنی ذات میں نہایت سادہ، پرہیزگار، پابندِ شریعت، عاشقِ رسول ﷺ، با اخلاق، دل موہ لینے والے اور صاحبِ کشف و کرامات تھے۔ جو بھی آپؒ سے ملتا وہ آپ کے اوصاف و اقوال دیکھ کر آپؒ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپؒ اپنی اوصاف کرامات کے باعث سب سے نمایاں و ممتاز تھے۔ آپؒ ڈھونڈے سے بھی نہ ملنے والی شخصیت تھے۔ تمام مکتبہ فکر کے لوگ آپؒ کو نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے دنیائے ولایت میں آپؒ جیسے ماہ و خورشید صدیوں بعد حکمِ خداوندی سے اُس وقت دُنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہیں جب

Marfat.com

دھرتی اور دھرتی پر رہنے والے لوگ فلاح وہدایت کی روشنی کے لیے ترس جائیں تو پھر خدائے بزرگ و برتر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ،داتا علی ہجویریؒ ،قبلہ حضرت شیر محمد صاحب شیرِ ربانیؒ ،قبلہ حضرت غلام اللہ صاحب ثانی لاثانیؒ ،قبلہ حضرت میاں غلام احمد صاحب شبیہہ شیر ربانیؒ اور حضرت میاں خلیل احمد صاحب فخرِ شیر ربانیؒ جیسی پاک ہستیوں کو ممتاز و مکمل شخصیت کی صورت میں پیدا فرماتا ہے۔

## حاجات ومشکلات کا حل وردِ درودِ پاک، ''یا کریم''

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (القرآن)

''بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی اقدسؐ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔''

فخرِ شیرِ ربانی رحمۃ اللہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری احکام خداوندی کی بجا آوری میں خوشی محسوس کرتے تھے۔آپؒ کے پاس سوالی اگر کوئی بھی حاجت یا مشکل لے کر پیش ہوا تو آپؒ نے اس کا حل درود پاک کثرت سے پڑھنے اور یا کریم کے ورد میں بتایا۔اللہ رب العزت کو بھی اپنے نیک بندےؒ کی زبان سے نکلے الفاظ کی پاسداری کا ہمشیہ خیال رہا۔آپؒ نے جس کسی کو بھی اس کی حاجت کا حل درودِ پاک یا ''یا کریم'' کا ورد بتایا تو ایسا کرنے پر اسکی ضرورت و مشکل اللہ تعالیٰ نے ضرور پوری فرمائی۔

Marfat.com

## سیّد حضرات کا عزت و احترام:

آپؒ اپنے آباؤ اجداد حضرت میاں شیر محمد صاحب شیرِ ربانیؒ کی طرح سید حضرات کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ آپؒ کے بیٹے حضرت میاں ولید احمد شرقپوری صاحب جب ایم ،پی ،اے کے انتخابات کے امیدوار تھے تو آپؒ الیکشن کمپین کے لیے لاہور گئے۔ لاہور بند روڈ پر گلشن راوی کے قریب آپؒ کے ایک مرید حبیب اللہ بھٹی (سابقہ ناظم) کی رہائش تھی۔ آپؒ کے ساتھ میرے علاوہ ایک خادم اور الیکشن کمپین کے لیے ایک بزرگ سید دلاور حسین شاہ گیلانی صاحب چک 18 جنوبی تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا بھی ہمراہ تھے۔ حبیب اللہ بھٹی صاحب نے اپنے گھر میں ایک بیٹھک نما شاندار کمرہ آپؒ کے لیے مختص کیا ہوا تھا وہاں یہ بات سننے میں آئی کہ یہ کمرہ آپؒ کے لئے ہی بنایا گیا ہے اور آپؒ کے لیے ہی کھولا جاتا ہے اس کمرہ میں شاندار بیڈ و صوفہ کرسیاں خاص آپؒ کے لیے سجائی گئی تھیں۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد آپؒ نے رات وہیں ٹھہرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ میاں صاحب سرکارؒ کے ساتھ ہمیں بھی اسی کمرہ میں کمبل وغیرہ دے دیئے گئے رات جب سونے کا وقت ہوا تو آپؒ نے شاہ صاحب کو کہا کہ آپ بیڈ پر سو جائیں۔ شاہ صاحب نے کافی اصرار کیا کہ نہیں میں بیڈ پر نہیں سوؤں گا لیکن آپؒ نے شاہ صاحب کو آرام دہ بیڈ پر سلایا جبکہ آپؒ نے خود بیڈ کے ساتھ پڑے صوفہ پر ساری رات گزاری۔ آپؒ کا جسم مبارک چونکہ بہت موٹا تھا اس لیے آپؒ ساری رات اس صوفہ پر سکون سے آرام نہ فرما سکے

Marfat.com

تھے لیکن اس کے باوجود آپؒ نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں بیڈ پر آرام کروں اور سید صاحب اس سے کم درجہ کے کسی بستر پر سوئیں۔ اس سارے سفر کے دوران آپؒ نے شاہ صاحب کا بہت خیال رکھا بلکہ اپنے سے بھی زیادہ اُن کا خیال رکھا۔ یہ تھا آپؒ کا سید حضرات (آلِ رسول ﷺ) سے پیار اور ان کا احترام جو قابلِ ذکر بھی ہے اور قابلِ تقلید بھی۔

## معجزہ و کرامت

معجزہ وانبیاء رسل کی ذات سے منسوب ہے جبکہ کرامت اولیاء اللہ سے۔ معجزہ یا کرامت سے مرادِ خدا کی عطا کردہ طاقت سے سرزد ہونے والا وہ فعل ہے جو عام عقل سے بالاتر ہوتا ہے۔ عام عقل معجزہ یا کرامت کو ماننے سے نہ صرف انکاری بلکہ عاری بھی ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے غیر ایمان اور کمزور ایمان افراد کی ہدایت واصلاح کے لیے معجزہ وکرامت کی خوبی اپنے برگزیدہ ہستیوں میں عطا فرمائی جس کی تصدیق قرآن وسنت سے بھی ہوتی ہے۔

جیسے کہ حضرت سلمان علیہ السلام کا پرندو چرند کی بولیاں جاننا، نظر نہ آنے والی قوتوں (جن وغیرہ) پر اختیار رکھنا۔ آپؑ کے پیروکار حضرت آصفؒ کا اللہ کی عطا کردہ طاقت سے آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے ہزاروں لاکھوں میل کی دوری سے تختِ بلقیس حاضر لانا۔ حضرت موسیٰؑ کا کلیم اللہ ہونے کے ساتھ حاملِ یدِ بیضا وعصا ہونا، حضرت عیسیٰؑ کا مسیحا ہونا، نبی آخر الزمان ﷺ کے ہاتھوں چاند دو ٹکڑے ہونا، آفتاب کا آپ ﷺ کے حکم سے واپس لوٹ آنا اور حضرت علی شیرِ

Marfat.com

خداؒ کے پاؤں مبارک کی ٹھوکر سے درہ خیبر کا پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے ہونا وغیرہ شامل ہیں اللہ والوں کے پاس ان عطائی طاقت واختیارات کا یہ مطلب ہرگز نہ ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ خدائی درجے کو پہنچ گئے ہیں یا کوئی شرک کی بات ہوگئی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے اپنے نیک بندوں کو عطا کردہ اختیارات اور علم وطاقت کی تقسیم ایک مصمم صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن وسنت سے تصدیق شدہ اس عقیدہ کو تسلیم کرنے کی ہدایت عطا فرمائے اور معرفتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ معرفتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و معرفتِ اولیاء اللہ بھی عطا فرمائے۔

حدیث قدسی شریف ہے کہ:

> ''جب میرا بندہ کثرتِ ریاضت وعبادت سے میرے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے وغیرہ۔''

اس حدیثِ قدسی مبارکہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقت میں ہاتھ پاؤں یا زبان بن جاتی ہے بلکہ اسکا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت اپنے برگزیدہ بندوں (جو اسکے قرب میں آجاتے ہیں) کی زبان سے نکلے الفاظ کی قبولیت کی صورت میں پاسداری فرماتا ہے۔ اٹھے ہاتھوں کی عزت رکھتا ہے اور اگر وہ کسی منزل یا مقصد کے لیے قدم رنجاں فرمائیں تو اللہ وہ منزل قریب لے آتا ہے اور مقصد پورا کر دیتا ہے۔ ان اللہ والوں کا مستجاب

Marfat.com

الدعوات ہونا، مشکل کشا ہونا، پرند و چرند و حشرات کی بولیاں جاننا۔ خدائی پوشیدہ طاقت واختیار کا ہونا بیمار و نادار لوگوں کی مسیحائی کرنا اور کرامات سے رہنمائی کرنا اس حدیث قدسی مبارکہ سے واضح ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت کی ذات کائنات میں خفیہ و پوشیدہ باتوں اور آئندہ زندگی میں پیش آنے والے حالات وواقعات کو بخوبی جانتی ہے۔ اللہ رب العزت اپنی یہ صفات واختیارات اپنے برگزیدہ بندوں میں بھی منتقل فرماتا رہتا ہے۔

اللہ کے نیک بندے جانتے ہوتے ہیں کہ ہوا مٹی سے کیا کہہ رہی ہے اور مٹی ہوا سے کیا بات کر رہی ہے، آگ پانی کو کیا کہہ رہی ہے اور پانی آگ کو کیا کہہ رہا ہے یہ کشف وروحانیت فقط اللہ کے ذکر وعبادت سے حاصل ہوتی ہے لیکن اُنہیں ہر چیز بتانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ مذکورہ عقیدہ ایک مسلمان کے ایمان کا حصہ ہونا چاہیے۔

## دولہا پیر کی کرامات

فخرِ شیرِ ربانی دولہا پیر صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ نقشبندی مجددی سراپا کرامت تھے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے مرید جو میرے پیر بھائی بھی ہیں وہ فخرِ شیرِ ربانی کو "دولہا پیر" کہہ کر یاد کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ آپؒ مستجاب الدعوات تھے۔ فخرِ شیر ربانی دولہا پیر کی کرامات میں سب سے اعلیٰ وبنیادی کرامت یہ تھی کہ آپؒ پابند شریعت تھے اس نمایاں خوبی وکرامت کی وجہ سے برصغیر پاک وہند کے آستانوں کے پیر بھی آپؒ کو پیر بلکہ اپنا پیر مانتے تھے۔ اس

Marfat.com

لیے میں آپؒ کو ''پیروں کا پیر'' بھی کہوں گا۔

آپؒ چونکہ مادر زاد ولی تھے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ آپؒ نے اپنے والدِ گرامی جو نہایت برگزیدہ ہستی و ولی کامل ہیں کے زیر سایہ پرورش پائی اور فیضانِ شیر ربانیؒ اور کشف و ولایت کی تمام منزلیں طے کیں۔ اس لیے آپؒ مذکورہ بالا خوبیوں، اختیارات اور علم غیب کے حامل تھے آپؒ کی ذات میں یہ تمام خوبیاں و اختیارات اللہ رب العزت کے عطا کردہ تھے۔ آپؒ کی بیش بہا کرامات ہیں جن میں چیدہ چیدہ کرامات جو میرے ذاتی مشاہدہ سے گزریں (خود میرے ساتھ پیش آئیں) یا ان معتبر و قابلِ اعتبار اشخاص کے ساتھ پیش آئیں جن کے اظہار و بیان پر مجھے کوئی شک و شبہ نہ ہے خدمت میں عرض ہیں۔

## دولہا پیر پیروں کا پیر

آستانوں کے پیر بھی آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ کو پیر مانتے تھے۔ برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ گجومتہ لاہور حضرت پیر سید امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ملنے گئے تو پیر امام علی شاہ صاحبؒ آپؒ کو دیکھ کر چارپائی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپؒ کو چارپائی پر سرہانے کی طرف بیٹھنے کو کہا لیکن میاں صاحبؒ نے شاہ صاحب کے احترام میں سرہانے کی طرف بیٹھنا مناسب خیال نہ کیا۔ حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ نے ایک اور چارپائی منگوائی اور آپؒ کو سامنے بٹھایا۔ جب آپؒ شاہ صاحبؒ سے ملنے کے بعد چلنے لگے تو شاہ صاحبؒ نے آپؒ کو پانچ سو روپے نذر دی۔ جب

Marfat.com

آپؒ گاؤں سے تھوڑا باہر آئے تو وہاں آپؒ کو ایک آدمی ملا اُس نے آپؒ سے کہا کہ مجھے شاہ صاحبؒ سے کام ہے آپؒ میرے ساتھ واپس جا کر میری سفارش کر دیں۔ آپؒ دوبارہ شاہ صاحب کے پاس گئے اور اُس آدمی کی سفارش کی۔ جب آپؒ واپس آنے لگے تو شاہ صاحبؒ نے آپؒ کو پھر پانچ سو روپے نذر دی۔ آپؒ نے کہا کہ شاہ صاحبؒ آپ نے پہلے ہی مجھے پانچ سو روپے دے دیئے ہیں تو شاہ صاحب فرمانے لگے کہ میاں صاحب آپ جتنی بار میرے پاس آئیں گے میں اتنی بار ہی آپؒ کو پانچ سو روپے نذر دوں گا۔

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ فخرِ شیرِ ربانیؒ نے فرمایا کہ ''جب میں حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ کے وصال پر گیا اور آپ (شاہ صاحبؒ) کا چہرہ مبارک دیکھنے کے لیے آگے بڑھا تو شاہ صاحبؒ نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میاں صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شاہ صاحبؒ کو مخاطب کر کے پوچھا کہ شاہ صاحب آپؒ نے آنکھیں کیوں کھولی ہیں تو ایک آواز آئی:

''آپ (حضرت میاں خلیل احمد صاحب) کی زیارت کے لیے۔''

**مشکل کشاء و حاجت روا:**

قرآن پاک میں مذکور تختِ بلقیس والے واقعہ کے پیشِ نظر میں یہ بات برملا کہہ سکتا ہوں کہ اگر حضرت سلیمانؑ چاہتے تو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے تختِ بلقیس خود حاضر لا سکتے تھے یا اگر خدا تعالیٰ سے دعا و التجا کرتے تو اللہ تعالیٰ خود تختِ بلقیس حاضر لانے کا احسن بندوبست فرما سکتا تھا۔ مگر حضرت سلیمانؑ نے ایسا نہ کیا۔ تختِ بلقیس لانے کی ضرورت و حاجت کو اپنے درباریوں

Marfat.com

کے سامنے پیش کیا جن میں جن وانس دونوں شامل تھے آپ علیہ السلام کا ایسا کرنا یقیناً اس لیے تھا تاکہ رہتی دنیا تک کمزور عقیدہ افراد کے لیے ایک مثال اور یہ پختہ عقیدہ قائم کیا جا سکے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے اُس کے نیک بندے ناممکن کام کو بھی ممکن کر سکتے ہیں۔ پیش آنے والی مشکل کو ختم اور حاجت کو بڑے احسن طریقہ سے پورا کر سکتے ہیں۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
(اقبالؒ)

حضرت آصف بن برخیا اور حضرت خضرؑ رسول یا نبی نہ تھے مگر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت وعلم رکھتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کی ضرورت وطلب کو اُن کے اُمتی حضرت آصف نے پورا کیا اور حضرت موسیٰؑ نے علمِ غیب (علم لدُنی) سے فیض یاب ہونے کے لیے حضرت خضرؑ سے رابطہ کیا تھا۔

اللہ والوں کو مشکل کشاء پکارنا اور حاجت روا کہنا نہ تو شرک ہے اور نہ ہی بدعت ہے۔ کیونکہ یہ بات قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ اللہ والے اللہ کی عطا کردہ طاقت سے لوگوں کی مشکلات کو حل اور حاجات کو پورا کرتے ہیں اور لوگوں کو پیش آنے والی مشکلات کا حل اللہ ہی کی طرف سے ہونا مانتے ہیں۔

آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ بھی افراد کی مشکلات وحاجات اللہ کی عطا کردہ طاقت سے حل وختم فرمایا کرتے تھے۔ آپؒ ایک بہتر مشکل کشاء وحاجت روا تھے۔ اس بات کی تائید میں آپؒ کی زیادہ نہیں فقط دو کرامات قابل ذکر ہیں جو شہر

Marfat.com

شرقپور شریف کے افراد کے ساتھ پیش آئیں۔ حسب ذیل ہیں۔

## کاروبار مل گیا:

علی رضا ولد میاں خان قوم راجپوت بھٹی سکنہ چوک شیرِ ربانی شرقپور شریف آپؒ کے مرید ہیں کہتے ہیں کہ اس واقعہ و کرامت کا شہر شرقپور شریف کے تمام کاروباری حضرات کو علم ہے اور آپؒ کی کرامت یوں بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب گوجرہ شریف والوں کے مرید تھے میں اکثر دفعہ اپنے والد صاحب کو کہتا تھا کہ مجھے میاں صاحب (حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ) کا مرید کروا دیں لیکن میرے والد صاحب کہتے تھے کہ پہلے آپ کو کاروبار مل جائے پھر آپ کو مرید کرواؤں گا۔ ہمارے شہر شرقپور شریف میں EBM بسکٹ کمپنی کی ایجنسی کی جگہ خالی تھی۔ شہر کے تمام کاروباری حضرات نے اس ایجنسی کے حصول کے لیے اپنی درخواست ہائے جمع کروائیں۔ میں نے بھی اپنی درخواست داخل کی میرا دوبار انٹرویو ہوا مگر کمپنی کے ریجنل مینجر ملک راشد نے دو مرتبہ انٹرویو کے بعد مجھے ایجنسی دینے سے واضح انکار فقط اس وجہ سے کر دیا کہ میں ابھی بچہ ہوں۔ میں میاں صاحبؒ کے پاس حاضرِ خدمت ہوا اور ایجنسی کے حصول کے لیے درخواست و مینجر کی طرف سے انکار والی بات ذکر کی، تو آپؒ نے فرمایا۔

''کاکا فکر نہ کر، ایجنسی تینوں ای ملے گی۔''

آپؒ کی دعا کے فقط دو ہفتے بعد مجھے ریجنل آفس سے آفس والوں نے خود کال کر کے کہا کہ آپ کو ایجنسی دے دی گئی ہے مجھے آپؒ کی دعا کی بدولت ایک اچھا روزگار ملا حالانکہ اس سے قبل ریجنل مینجر دو مرتبہ واضح طور پر انکار کر چکا تھا۔

Marfat.com

## اُجڑا گھر آباد ہوا:

حاجی اللہ دتہ ولد محمد رمضان قوم چھیمبا سکنہ چوک شیرِ ربانی شرقپور شریف بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک ہی بیٹا تھا جو رضائے الٰہی سے فوت ہو گیا اُس کے بعد میری بیوی بھی فوت ہو گئی۔ گھر مکمل طور پر اُجڑ گیا۔ میری عمر اُس وقت تقریباً 56 سال تھی پریشانی کی وجہ سے سر اور داڑھی کے بالوں میں سفیدی آ گئی تھی۔ عمر رسیدگی کی وجہ سے کوئی خاندان مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار نہ تھا۔ میں نے چند جگہوں پر خود و رشتہ داروں کے ذریعے اپنی شادی کے لیے رشتہ ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ہر طرف سے انکار کے ساتھ میں طنز کا نشانہ بھی بنا۔ ایک دن حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ میرے گھر کے سامنے سے گزرے، میں آپؒ کو بازو سے پکڑ کر اپنے گھر لے گیا۔ اُجڑے گھر کی حالت دکھائی، گھر میں جگہ جگہ جالے لگے ہوئے تھے اور بد حالی تھی۔ میں نے آپؒ سے گذارش کی کہ میاں صاحب دعا کریں میرا اُجڑا گھر آباد ہو جائے۔ میری اس گذارش پر آپؒ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ دعا کرنے کے بعد آپؒ تشریف لے گئے۔ آپؒ کی دُعا کے ٹھیک دو روز بعد جن گھروں سے میں نے رشتہ مانگا تھا اُن کی طرف سے نہ صرف انکار بلکہ طنز کا نشانہ بھی بنا تھا وہ خود چل کر میرے گھر آئے اور سب نے بڑی شدت سے مجھے رشتہ دینے کا اظہار کیا۔ لیکن سب سے پہلے موڑ کھنڈا سے جس رشتہ کی ہاں ہوئی تھی میں نے وہی پسند کیا اور میری شادی ہو گئی۔ اب میری عمر بہتر (72) سال ہے میرے تین بچے ہیں۔ آپ کی دعا سے میرا گھر آباد ہوا اور خوشیوں کا گہوارا بنا ہوا ہے۔

Marfat.com

## علمِ غیب:

میں مارچ 2000ء میں ایل ایل بی کا سٹوڈنٹ تھا۔ اور ائیر پورٹ پولیس میں بھرتی کے لیے درخواست جمع کروائی ہوئی تھی چونکہ پولیس وغیرہ کے محکمہ جات میں بھرتی کے لیے فیزیکل ٹیسٹ میں دوڑ کا مرحلہ بھی شامل ہوتا ہے اس لیے میں دوڑ کی پریکٹس کے لیے حسب معمول اپنے گھر واقع غوثیہ سٹریٹ محلّہ چاہ بدرے والا شرقپور شریف سے جانب مشرق قصوریاں والا کھوہ کی طرف صبح سویرے دوڑ لگانے جایا کرتا تھا۔ مجھے ہمارے محلہ کے قریب بستی محلّہ نبی پورہ کا ایک عیسائی روز صبح کے وقت راستے میں ملا کرتا تھا۔ ایک دن وہ عیسائی مجھے روک کر پوچھتا ہے کہ بیٹا آپ کیا کام کرتے ہو؟ میں نے اسے بتایا کہ میں نے ائیر پورٹ پولیس میں بھرتی کے لیے ٹیسٹ دینا ہے اس لیے میں ادھر دوڑ لگانے آتا ہوں اور ساتھ ہی میں نے اس عیسائی کو کہا کہ "دعا کرنا اللہ میاں مجھے کامیاب کرے" یہ غالباً منگل یا بدھ کا دن تھا۔ جس جگہ میری عیسائی شخص سے بات ہوئی اسکا میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے دربار اور حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ کی رہائش مبارک سے فاصلہ تقریباً چار پانچ کلومیٹر ہے۔ ان دنوں جمعہ شریف دربار حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے مزار شریف کے جانب مشرق میاں صاحب کی حویلی میں ہوا کرتا تھا۔ میں معمول کے مطابق جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ کہف پڑھ کر آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ کی زیارت کے لیے آپؒ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا آپؒ کرسی پر تشریف فرما تھے آپؒ کے سامنے سینکڑوں کی تعداد میں مریدین بیٹھے تھے میں بھی آپؒ سے دس پندرہ قدم کے فاصلہ پر آپؒ کی طرف

Marfat.com

رُخ کر کے باادب کھڑا ہو گیا۔ آپؒ نے اپنے سامنے بیٹھے مریدین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"بیلیو! ساڈے کئی ایسے جاہل مرید نیں عیسائی نوں کہندے نیں دعا کر اللہ میاں کامیاب کرے۔"

یہ کہتے ہوئے آپؒ نے میری طرف نہ دیکھا۔ میں نے پہلے تو آپؒ کے ان الفاظ پر غور نہ کیا۔ چند منٹوں کے وقفے کے بعد آپؒ نے دوبارہ سامنے بیٹھے مریدین کو مخاطب کر کے یہی الفاظ دہرائے کہ "بیلیو! ساڈے کئی ایسے جاہل مرید نیں عیسائی نوں کہندے نیں دُعا کر اللہ میاں کامیاب کرے" آپؒ نے دوبارہ بھی یہ الفاظ دہراتے ہوئے میری طرف نہ دیکھا لیکن مجھے فوراً تین، چار روز قبل کا عیسائی شخص سے ملاقات والا واقعہ یاد آ گیا لیکن میں خاموش کھڑا رہا۔ جب تقریباً عصر کا وقت ہوا تو مہمان و مریدین آپؒ کی زیارت کرنے و دعا کروانے کے بعد چلے گئے فقط چند ایک افراد جن میں میرا بڑا بھائی شرافت حسین بھی موجود تھا ہم آپؒ کے سامنے بیٹھے تھے۔ میں آپؒ کی ٹانگیں مبارک دبانے لگا اور میرے دل میں خیال آیا کہ میں عیسائی سے دعا کروانے والی بات آپؒ سے ذکر کروں۔ میں نے آپؒ سے کہا کہ حضور میں نے بھی عیسائی کو دعا کرنے کا کہا تھا آپؒ جلال میں آ گئے اور میرا سر اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زور سے جھجھوڑتے ہوئے فرمانے لگے۔

"اوئے بیوقوفا! تینوں ہجے وی سمجھ نئیں آئی؟ میں تینوں ای کہہ رہیا ساں ہور دس اوتھے کیہڑا اسی عیسائی تو دعا کروان والا۔ توبہ

Marfat.com

کر آئندہ کسے عیسائی نوں دعا کرن دا نئیں کہنا۔ عیسائی نوں کیہہ
پتہ ہووے دُعا کی ہندی اے۔''

آپؒ کی اس کرامت کے بعد میرا اولیاء اللہ کے علم غیب پر یقین پکا ہوگیا۔ اس میں قابلِ غور بات یہ تھی کہ جب میری اُس عیسائی شخص سے بات ہوئی اس وقت میں اور وہ عیسائی وہاں موجود تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے وہاں تیسرا کوئی موجود نہیں تھا۔ نہ ہی اُن دِنوں کے دوران میری یا اُس عیسائی کی آپؒ سے کوئی ملاقات ہوئی مگر آپؒ نے میرے بولے جانے والے الفاظ اتنے فاصلے سے سماعت فرمائے اور آپؒ نے من وعن وہی الفاظ مجھے جمعہ کے روز بول کر سنائے۔ آپؒ نے میرے الفاظ عین اُسی طرح سنے جس طرح حضرت سلمانؑ نے زمین پر رینگنے والی چیونٹیوں کی ملکہ کی سرگوشی آسمان کی بلندیوں پر سن لی تھی اور اپنے پیروکاروں کو بتایا تھا کہ یہ میرے تخت و لشکر کا زمین پر اترنے اور پاؤں کے نیچے آکر کچلے و مسلے جانے کی بات کر رہی ہیں کہ جلدی جلدی اپنے بلوں میں گھس جاؤ سلیمانؑ کا لشکر نیچے اتر رہا ہے۔

اور آپؒ نے مجھے عیسائی سے دعا کی بات کرتے بالکل اسی طرح دیکھا جس طرح حضرت عمرؓ نے مدینہ کی سرزمین پر جمعہ کے خطبہ کے دوران حضرت ساریؓہ کو (جو ملک شام میں کوہِ نہاوند کے پاس اسلامی لشکر کے سپہ سالار کے طور پر عیسائیوں سے برسرپیکار تھے) دیکھا اور مخاطب کر کے تین دفعہ متنبہ فرمایا۔

''یا ساریہ الیٰ الجبل''

یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہوں یا ساریہ پہاڑ کی طرف سے

Marfat.com

خبردار ہو جائیں۔

مدینہ شریف میں بیٹھے خطبہ جمعہ میں شریک افراد وصحابہ اکرام حیران ہوئے کہ دوران خطبہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ نے خلاف معمول حضرت ساریہ کو (جو ملک شام میں تھے) مخاطب کر کے یہ کیوں کہا ہے!

جب اسلامی لشکر ملک شام سے فتح یاب ہو کر واپس آیا تو حضرت ساریہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے خلیفۃ المسلمین اگر آپ اس وقت مجھے متنبہ نہ فرماتے تو یقیناً پہاڑ کی طرف سے عیسائی لشکر ہم پر حملہ آور ہو جاتا۔ میں نے آپ کی آواز سننے کے بعد خود کو خبردار کیا تو ہمیں عیسائی لشکر پر فتح ہوئی۔

یہ اللہ رب العزت کا عطا کردہ علم غیب وعلم روحانیت ہے جس سے اللہ والے عرش بریں سے تحت الثریٰ تک کی تمام خفیہ باتوں وچیزوں کا علم رکھتے ہیں اور دلوں کے بھید خوب جانتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بزرگان دین اور اللہ والوں کے سامنے دنیا ایسے ہوتی ہے جیسے کھانے والے کے سامنے کھانا یا ہتھیلی پر رکھا رائی کا دانہ۔

## اولادِ نرینہ کی دُعا:

آپؒ مستجاب الدعوات تھے آپؒ کی زبان مبارک سے نکلے دعائیہ الفاظ اور دعا کے لیے اٹھے ہاتھوں کی اللہ رب العزت نے ہمیشہ لاج رکھی۔

میں اور میرا بڑا بھائی شرافت حسین ایک ہی گھر میں شادی شدہ ہیں مارچ 2003ء میں برادرم کی شادی تھی اور میرا نکاح پڑھا جانا تھا۔ آپ

Marfat.com

فخرِ شیرِ ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری صاحبؒ بھی شادی و نکاح کی رسم میں موجود تھے برادرم کی طرف سے اولاد کی دعا کروانے کے بعد میں نے بھی آپؒ سے اولادِ نرینہ کی دعا کے لیے گذارش کی تو آپؒ نے فرمایا۔

''اچھا اللہ تینوں وی دو بیٹے دیوے گا۔''

مجھے آپؒ کی زبان مبارک سے نکلے دعائیہ الفاظ اور آپؒ کے مستجاب الدعوات ہونے پر یقین تھا۔ چونکہ آپؒ نے دو بیٹے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اس لئے میں نے اُسی روز یہ ارادہ کرلیا تھا کہ میں اپنے دونوں بیٹوں کے نام دونوں شہزادوں (امامِ حسنؓ، امامِ حسینؓ) کے نام سے حسن اور حسین رکھوں گا۔ میری شادی مئی 2006ء میں ہوئی اور مئی 2007ء میں میرے ہاں اللہ رب العزت نے آپؒ کی دعا سے پہلا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام حسن بشارت رکھا اور پھر دوسرا بیٹا فروری 2009ء میں پیدا ہوا جس کا نام حسین بشارت رکھا۔ میرے دونوں بیٹے بقیدِ حیات ہیں اور دونوں آپؒ کی دعا کا نتیجہ ہیں۔

میرے پیر و مرشد فخرِ شیر ربانیؒ نے انکی پیدائش سے چار اور چھ سال قبل ان کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنادی تھی۔ آپؒ کے وصال مبارک سے ایک سال قبل میں دونوں بیٹوں کو لے کر آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا دونوں بیٹے آپؒ کو دیکھائے اور کہا کہ حضورؒ یہ آپ کی دعا سے پیدا ہوئے ہیں۔ آپؒ فرمانے لگے ''مجھے تو یاد نہیں اللہ دینے والا ہے''۔ میں نے آپؒ سے مزید اولادِ نرینہ کے لیے دعا کا کہا تو مسکرا کر فرمانے لگے۔

''بیلیا! دوای بڑے نے بوہتے ہون تے ڈانگو سوٹی ہندے نے۔''

Marfat.com

میں نے آپؒ کی یہ بات سن کر کہا کہ حضور آپؒ اولادِ نرینہ کے لیے بھی دعا فرمادیں اور مزید یہ دعا بھی فرمادیں کہ ''ڈانگوسوٹی نہ ہوں'' تو میری گذارش پر آپؒ نے پھر مزید دعا فرمائی۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

**مادرزاد ولی:**

میرے بڑے بھائی شرافت حسین جو گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف میں ٹیچر ہیں کی یہ خوش قسمتی وخوش نصیبی رہی ہے کہ اُن کو آپؒ کے قریب رہنے اور آپؒ کی خدمت کرنے کا بہت زیادہ موقع میسر آیا ہے۔ جہاں تک مجھے پتہ ہے سال1990ء سے لے کر برادرم کو آپ فخرِ شیر ربانیؒ کی نہایت قربت وملاقات حاصل رہی ہے۔ برادرم کو آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف کے صاحبزادگان میاں ولید احمد صاحب، میاں محمد صالح صاحب، میاں عدیل احمد صاحب، میاں تنویر احمد صاحب، میاں حنان احمد صاحب، میاں عزیز الدین صاحب اور میاں غلام رسول صاحب کے اُستاد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ برادرم صاحبزادگان کو 90 کی دہائی سے پڑھا رہے ہیں اس وجہ سے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ اور فخرِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی برادرم پر خاص نظرِ کرم رہی ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے آپ فخرِ شیرِ ربانیؒ برادرم سے ہر طرح کی بات ذکر فرمالیا کرتے تھے۔ برادرم بیان کرتے ہیں کہ فخرِ شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

''میں اتھے آ کے ولی نئیں بنیا۔ اللہ تعالیٰ نے مینوں ولی بنا کے بھیجیا اے۔ میں ماں دے پیٹ چوں ولی پیدا ہویا ساں۔''

برادرم نے مزید بیان کیا کہ آپؒ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

''جدوں میں چھوٹا ساں، میں اپنے تایا جان حضرت میاں غلام احمد صاحبؒ دے نال لوہاراں والی مسجد شرقپور شریف وچ پنج وقت دی نماز باجماعت پڑھدا ساں، نماز توں بعد اسیں حکیم مشتاق کی دکان تے بیٹھ جاندے ساں، اگر کوئی تایا جان توں پانی وغیرہ دم کروان لئی لیاندا اے تے تایا جان مینوں کیندے ہندے سن۔ ''میاں صاحب دم کرو''۔

فخرِ شیرِ ربانیؒ کے کہنے و بتانے کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ میں ''یہاں آ کر میاں صاحب نہیں بنا بلکہ اس دنیا میں (میاں صاحب) بنا کر بھیجا گیا ہوں''

آپؒ کے جسم مبارک پر موجود مہرِ ولایت بھی آپؒ کے مادرزاد ولی ہونے کی تصدیق کرتی تھی۔

## گاڑی کا بار بار خراب ہونا:

برادرم بیان کرتے ہیں کہ آپؒ نے مجھے بتایا کہ:

''میری عمر تقریباً پانچ چھ سال تھی کہ میں اپنی نانی جان کے ساتھ اُن کے گاؤں بس پر جا رہا تھا جب ہم یتیم خانہ لاہور کے پاس

Marfat.com

پہنچے تو میں نے نانی جان کو کہا کہ بس خراب ہو جائیگی۔ تو ایسا ہی ہوا تھوڑی دور جا کر بس خراب ہوگئی۔ بس والوں نے بس ٹھیک کی، بس دوبارہ چلی تو میں نے پھر اپنی نانی جان سے کہا کہ بس خراب ہو جائیگی۔ تھوڑی دور جا کر بس پھر خراب ہوگئی۔ بس دوبارہ ٹھیک کی گئی تو پھر میں نے وہی کہا۔ بس تیسری بار بھی خراب ہوگئی اور ٹھیک کی گئی۔ بس میں ہمارے قریب بیٹھے ایک بزرگ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے اُنہوں نے بس والوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ اس بچے کو سمجھاؤ جب یہ کہتا ہے اُس وقت بس خراب ہو جاتی ہے۔ بس والوں نے مجھے کہا کہ اب ایسا نہ کہنا تو پھر میں نے ایسا نہ کہا اور بس اپنی منزل تک پہنچ گئی۔''

**والدہ محترمہ کی شفاء:**

میری والدہ محترمہ 90 کی دہائی سے شوگر کی مریضہ تھیں۔ دن بدن ان کی صحت خراب تر ہوتی گئی حتیٰ کہ سال 2002ء میں ان کی حالت وطبیعت بوجہ بیماری نہایت خراب ہوگئی۔ جمعہ شریف کا روز تھا میری والدہ محترم نہایت تکلیف میں کراہ اور رو رہی تھیں۔ ان کی حالت زار دیکھ کر ہم سب کو زار و قطار رونا آ رہا تھا۔ اسی اثناء میں جمعہ شریف کا وقت ہوگیا میں روتے ہوئے پیدل محلہ حکیم گڑھی کے راستہ دربار شریف کے مشرق میں واقع میاں صاحب والی حویلی میں جمعہ کی نماز کے لیے پہنچا۔ نماز ادا کرنے کے بعد رو کر آپؒ سے اپنی والدہ محترمہ کی شفا

Marfat.com

کے لیے دعا کی استدعا کی تو آپؒ مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

''بیلیا! اللہ نوں اپنے نبی ﷺ دی سنت نال بڑا پیارا اے۔ جیہڑا اج کل دے گئے گزرے دور وچ آپ ﷺ دی اک سنت نوں زندہ کردا اے اللہ اوہنوں سو شہیداں دا ثواب دیندا اے۔ توں داڑھی رکھ لے تیری ماں ٹھیک ہو جائے گی۔''

میری اُس وقت داڑھی نہ تھی میں نے دل میں خیال کیا کہ داڑھی رکھنے سے ایک تو نبی ﷺ کی سنت پوری ہو جائے گی، دوسرا پیر کا حکم بھی ہے اور تیسرا اگر داڑھی رکھنے سے ماں کو شفا مل جائے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔

میں نے آپؒ کے حکم کے تابع اس روز سے داڑھی کو بلیڈ نہ لگایا ہے۔ آپؒ کی دعا کے بعد میری والدہ محترمہ صحت یاب بھی ہوئیں اور آخر کار جولائی 2004ء میں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

## امریکہ کی افغانستان اور عراق میں پسپائی:

آپؒ اُمت مسلمہ کی یگانگت، ملک پاکستان کی سلامتی، مغلوب اسلامی ریاستوں عراق، افغانستان وغیرہ کی آزادی اور ان ممالک میں امریکہ کی شکست کی دعا فرمایا کرتے تھے۔

''یا اللہ امریکہ اور امریکہ کی فوج کا عراق اور افغانستان میں قبرستان بنا۔ امریکہ کو مسلمانوں کے ہاتھوں جنگ میں پسپائی وشکست عطا فرما۔''

Marfat.com

آپؒ کی طرف سے معمول سے مانگی جانے والی اس دعا سے اکثر مریدین و دوست احباب بخوبی واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کی اس دعا کو سب کے سامنے پورا فرمایا یہ آپؒ کی کرامت ہے کہ امریکہ کو اِن دونوں اسلامی ریاستوں میں شکست ہوئی ہے اور امریکہ نے اپنی شکست کو تسلیم کر کے اپنی فوجیں ان دونوں ممالک سے واپس لے جانے کا فیصلہ کیا ہے ہزاروں امریکی فوجی ان دونوں ممالک میں واصل جہنم ہوئے ہیں اور کئی آئے روز ہلاک ہو رہے ہیں۔

## نیک سیرت و نیک صورت عورت سے شادی کی پیشین گوئی:

یہ سال 96-1995ء کی بات ہے میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایف۔ اے کا طالبعلم تھا جہاں مجھے ایک لڑکی سے لگاؤ ہو گیا تو میں اُس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ پڑھائی میں بھی دل نہ لگتا تھا۔ میری یہ حرکت و تعلق میرے گھر والوں کو بہت ناگوار گزرا۔ میرے والدِ محترم نے جو آپؒ کے والدِ گرامی جناب فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری کے مرید ہیں اس معاملہ اور میرے جنون کا حل یہ سوچا کہ ایک روز مجھے آپؒ کے پاس لے گئے۔ آپؒ کا تعارف تو مجھے اپنے آباؤ اجداد سے ہی تھا لیکن اُس روز سے میرا آپ سے تعارف و تعلق پیرو مرید کی حیثیت سے ہوا۔ والد صاحب نے میاں صاحبؒ کو مجھے اپنا مرید کرنے کی گذارش کی۔ آپؒ نے مہربانی فرماتے ہوئے مجھے اپنے مریدین میں شامل کیا۔ تھوڑی دیر بعد میرے والد صاحب نے موقع

Marfat.com

پا کر لڑکی کے ساتھ میرے تعلق کا آپؒ سے ذکر کیا اور میری درستگی وہدایت کی دعا کرنے کا کہا۔ میاں صاحبؒ مجھے مخاطب ہو کر سوال کی صورت میں پوچھنے لگے:

''توں پورے پاکستان دیاں سوہنیاں عورتاں ویکھ لیاں نے۔''

میں نے جواب دیا کہ نہیں۔تو آپؒ فرمانے لگے۔

''تے فیر اُوس لڑکی داخیال دل وچوں کڈھ دے ،تینوں اوہندے نالوں سوہنی بیوی ملے گی۔''

آپؒ نے میرے لئے دعا بھی فرمائی۔ آپؒ کی اسؒ دعا کے بعد سال 1998ء میں گریجویشن کرنے کے بعد میں نے پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں سال 1999ء میں ایل ایل بی میں داخلہ لیا اور سال 2003ء میں وکالت کا کورس مکمل کرنے کے بعد پیشہ وکالت اختیار کیا۔ آپؒ کی پیشین گوئی اور دعا سے میرا نکاح والدین کی مرضی سے مارچ 2003ء میں ہوا۔ اور آپ کا یہ فرمان کہ ''تینوں اوہندے نالوں سوہنی بیوی ملے گی'' حقیقت میں پورا ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپؒ کی دعا سے مجھے نیک سیرت و نیک صورت بیوی ملی میری ازدواجی زندگی آپؒ کی دعاؤں سے بڑی اچھی وہم آہنگی سے بسر ہو رہی ہے۔

## جتنے پیڑے اُتنے بیٹے:

شرقپور شریف میں ملکانہ گیٹ داخل ہوتے ہی بائیں طرف گلی/محلّہ گھچیانوالہ میں محمد دین عرف منا ماچھی رہتا تھا۔ جس کی بیوی کا نام عیساں بی بی تھا۔ اُس کا ایک بیٹا محمد بوٹا جو ٹاؤن کمیٹی شرقپور شریف میں ملازم ہے اُس نے

Marfat.com

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت مجھے اپنی زبانی بیان کی کہ میرے والدین کے ہاں ایک بیٹا شوکت علی پیدا ہوا اور شوکت علی کی پیدائش کے بعد مزید اولاد پیدا نہ ہو رہی تھی۔ حتیٰ کہ شوکت علی کو پیدا ہوئے دس سال ہو چکے تھے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت بچپن کی عمر میں تھے۔ میرے والد ایک دن آپؒ کو کندھوں پر اٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور گھر بٹھا کر آپؒ سے دعا کروائی کہ میاں صاحب دس سال ہو چکے ہیں۔ میرے ہاں بیٹے شوکت کی پیدائش کے بعد مزید اولاد پیدا نہ ہو رہی ہے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری والدہ عیساں بی بی جو کہ اس وقت روٹیاں پکا رہی تھی کے سامنے سے دو آٹے کے پیڑے اُٹھائے اور کہا کہ اللہ آپ کو دو بیٹے دے گا۔ محمد بوٹا نے مزید یہ بتایا کہ آپؒ کی دعا کے بعد میں اور میرا بھائی خالد عرف کالا برف والا پیدا ہوئے۔ محمد بوٹا اور اس کا بھائی اِس وقت محلہ کھچیانوالہ ملکانہ گیٹ شرقپور شریف میں رہائش پذیر ہیں۔ آپؒ بچپن میں بھی جو دعا فرماتے تھے پوری ہو جاتی تھی۔ آپؒ کا بچپن میں مستجاب الدعوات ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ آپؒ مادرزاد ولی تھے۔ (میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اکثر دفعہ دوست احباب و مریدین جن کے علم میں یہ کرامت آتی تھی اُن کے پوچھنے پر اپنی کرامت کی تصدیق فرمایا کرتے تھے)

## ضعیف العمری میں بیٹے کی پیدائش:

شرقپور شریف سے جڑانوالہ روڈ پر چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں اٹکی پور واقع ہے۔ جس کے رہائشی حاجی ملک منظور حسین آرائیں جو اس

Marfat.com

وقت تقریباً 75 سال کے عمر رسیدہ بزرگ ہیں اور حیات ہیں۔ آج سے تقریباً دس بارہ سال قبل حاجی ملک منظور حسین صاحب آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ حضور میری اس وقت عمر تقریباً 65 سال ہے اور میری بیوی بھی کم وبیش اتنی عمر کی ہے۔ میرے ہاں بیٹیاں ہیں کوئی نرینہ اولاد (بیٹا) نہ ہے۔ بیٹیوں کی پیدائش کے بعد 40 سال سے میرے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی ہے۔ میں نے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے بھی علاج کروایا ہے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ آپؒ نے حاجی منظور حسینؒ کو فرمایا۔

''توں میرے ورگی داڑھی رکھ لے اللہ تینوں بیٹا دیوے گا اگر تینوں فائدہ نہ ہویا تے فیر اپنی مرضی کرلیں۔''

ساتھ دُعا بھی فرمائی۔ آپؒ کے حکم کے مطابق ملک منظور صاحبؒ نے سنت کے مطابق داڑھی رکھی اور اللہ تعالیٰ نے ایک سال بعد بیٹا عطا فرمایا جس کا نام عطا کریم ہے اور وہ بچہ اس وقت دس بارہ سال کا ہے۔ (حاجی ملک منظور صاحب خود بھی آپؒ کی اس کرامت کا کئی بار دوست احباب سے تذکرہ کرچکے ہیں)

نہ تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے<br>
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے<br>
(اقبالؒ)

**ٹائی راڈ کھلنے کے باوجود گاڑی سفر کرتی رہی:**

فخرِ شیر ربانیؒ ہر سال 5 محرم الحرام سے 10 محرم الحرام تک ملتان شریف

Marfat.com

اور اس کے اطراف میں واقع مزارات کی زیارات کے لیے ہمراہ مریدین جایا کرتے تھے۔ منظور حسین شاہ صاحب جو قلعہ غوث تحصیل شرقپور شریف نزد تریڈیوالی کے رہنے والے ہیں اور شیخ محمود احمد ولد محمد شریف قوم شیخ ساکن وسن پورہ لاہور جو ہر سال آپؒ کے ساتھ زیارات کے لیے جاتے تھے آپؒ کی یہ کرامت یکے بعد دیگرے مجھے بیان کی کہ زیارتوں کا قافلہ کوٹ مٹھن شریف سے واپس آ رہا تھا کہ گاڑی میں خرابی آ گئی۔ ڈرائیور نے گاڑی میں خرابی کی صورت میں گاڑی روکنا چاہی لیکن آپؒ نے فرمایا ''چل بیلیا! جا کے سلطان باھوؒ نماز پڑھنی اے'' ڈرائیور نے گاڑی چلانا شروع کر دی تقریباً دس میل کا سفر طے ہونے کے بعد ایک کار ڈرائیور نے ہارن دے کر اور اشارہ کر کے ہمیں روکا اور کہنے لگا کہ اپنی گاڑی کے نیچے دیکھو گاڑی کا ٹائی راڈ کھلا ہوا ہے۔ آپؒ نے گاڑی روک کر ٹھیک کرنے کا کہا ڈرائیور نے کہا کہ ہم نہیں بنا سکتے کیونکہ ہمارے پاس سامان نہیں ہے۔ آپؒ گاڑی سے نیچے آئے اور ڈرائیور کو گاڑی کے بکس میں موجود الائے رم کے کا دلے وغیرہ اتار کر گاڑی کو لگانے کا کہا جو آپؒ کے حکم کے مطابق کا دلے لگائے گئے تو گاڑی ٹھیک ہو گئی اور ہم واپس صحیح سلامت پہنچ گئے۔ گاڑی حادثہ ونقصان سے فقط اس لیے بچی کہ آپؒ اس گاڑی میں موجود تھے آپؒ نے یہ حکم بھی دے دیا تھا کہ:

''چل بیلیا! جا کے سلطان باھوؒ نماز پڑھنی اے''

گاڑی کا ٹائی راڈ کھلنے سے گاڑی یقیناً حادثہ کا شکار ہو جایا کرتی ہے لیکن

Marfat.com

ایسا نہ ہوا۔ اس کرامت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں اللہ والوں کی موجودگی پائی جاتی ہے وہاں پر اللہ کی رحمت یقینی ہوتی ہے اور عذاب ونقصان کا خدشہ نہیں ہوتا۔

## آپؒ کا تصور و حجرِ اسود مبارک کو بوسہ:

منظور حسین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں سال 2009ء میں حج مبارک کرنے گیا جب طواف مکمل کرنے کے بعد حجرِ اسود شریف کا بوسہ لینا چاہا تو وہاں ایک حبشی پندرہ بیس عورتوں کو حجرِ اسود کا بوسا دلوار ہا تھا میں نے آگے جانے کی کوشش کی تو اُس نے مجھے روک کر کہا کہ پہلے یہ عورتیں بوسہ لیں گی پھر تمہاری باری آئے گی۔ میں نے اپنے دل میں آپؒ کا تصور کیا اور کہا کہ ''میاں صاحبؒ آپ کا وزن و جسم اس حبشی سے کہیں زیادہ وزنی و طاقتور ہے'' اسی اثناء میں ایک بھاری بھر کم نوجوان آیا میں نے اُس کی قمیض پیچھے سے پکڑی، مجھے جھٹکا محسوس ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حجرِ اسود شریف کے پاس تھا میرے دائیں بائیں ایک آدمی بھی نہ تھا۔ میں نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔ منظور حسین شاہ صاحب کہتے ہیں کہ اُس مشکل وقت میں آپؒ کا دل میں تصور کرنے کی وجہ سے مجھے حجرِ اسود شریف کا بوسہ کرنے میں آسانی و کامیابی ہوئی۔

## مرید کی پہچان:

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نمازِ مغرب (شام) کے بعد حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ دربار شریف والی مسجد میں تشریف

Marfat.com

فرماتے۔ بجلی بند تھی۔ مسجد میں کافی آدمی تھے اور اندھیرا تھا۔ ایک آدمی آیا اُس نے چادر لپیٹی ہوئی تھی اور اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے آ کر افراد کے پیچھے بیٹھ گیا۔ تقریباً ایک دو گھنٹے کے بعد وہ آدمی خاموشی سے اٹھا اور جانے لگا تو آپؒ اُس کا نام لے کر فرمانے لگے۔ ''محمد صادق بیٹھ جا کتھے چلیاایں۔'' وہ آدمی واپس آپؒ کے پاس آیا اور مٹھائی کا ڈبہ نکال کر کہنے لگا۔ میاں صاحب میں گھر سے یہ ارادہ کر کے نکلا تھا کہ اگر میاں صاحب نے مجھے پہچان لیا تو ڈبہ اُن کو دوں گا ورنہ گھر واپس لا کر اپنے بچوں کو دونگا۔ میاں صاحبؒ اس بات پر مسکرا کر فرمانے لگے:

''میں ایتھے گرکس لئی بیٹھاواں، میں اپناڈبہ جان پیا دیناں واں''

## رسولی کا بغیر آپریشن علاج:

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم میاں صاحبؒ کی حویلی جو دربار حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے قدموں کی طرف ہے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نمازِ عصر کے بعد ایک آدمی آیا اُس نے زار وقطار رونا شروع کر دیا۔ آپؒ نے پوچھا۔

''بیلیا! دس تینوں کیہہ ہویا اے؟''

اُس نے کہا کہ میری بیوی کے پیٹ میں اڑھائی، تین کلو کی رسولی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا آپریشن ہوگا اور تقریباً تیس ہزار روپے خرچ آئے گا لیکن میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

میاں صاحب رحمتہ اللہ فرمانے لگے کہ:

Marfat.com

''جا بیلیا! میں تیری بیوی دا آپریشن کر دتا اے تے رونہ''

یہ فرماتے ہوئے آپؒ نے اپنے دستِ مبارک سے چیرا دینے کا اشارہ بھی کیا جبکہ اُس وقت اُس آدمی کی بیوی اپنے گھر موجود تھی آدمی تقریباً ایک ماہ کے بعد دوبارہ آپؒ کے پاس مٹھائی کا ڈبہ لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میاں صاحب میری بیوی کی رسولی ختم ہو گئی ہے ڈاکٹروں کو دکھایا ہے وہ حیران ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا علاج کیا ہے؟ میں نے اُن کو بتایا ہے کہ شرقپور شریف گیا تھا اور حضرت میاں صاحب سے دعا کروائی تھی۔

## درودِ پاک کا ورد اور زیارتِ نبی اکرم ﷺ :

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت میاں خلیل احمد صاحب فخرِ شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں مجھے کوئی وظیفہ بتائیں، آپؒ نے اُسے فرمایا کہ:

''عشاء دی نماز توں بعد درودِ پاک صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ ○ (درودِ خضری) پنج سو واری پڑھ کے سوں جایا کر''

وہ دوبارہ آیا اور اُس نے آپؒ کو بتایا کہ مجھے حضرت محمد ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ:

''بیلیا! ایہہ گل دسی دی نئیں ہندی۔''

Marfat.com

## شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت وفرمان:

ماسٹر اشفاق احمد صاحب جو گاؤں مدر شریف تحصیل شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے رہائشی ہیں بیان کرتے ہیں کہ بابا کاکا جو شرقپور شریف کا رہائشی تھا اور حضرت میاں شیر محمد صاحب شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ کا مرید تھا اُسے میاں شیرِ ربانیؒ کے وصال کا بہت صدمہ ہوا۔ اُس نے حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا۔ جب آپؒ (ثانی صاحبؒ) کا وصال ہوا تو حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ ایک دن حضرت میاں جمیل احمد صاحب نے اپنے پاس بیٹھے مریدین وحاضرین سے کہا کہ تم سب حضرت میاں خلیل احمد صاحب سے ملا کرو اور ان کی بیعت کیا کرو۔ اس بات پر وہ بہت افسردہ ہوا۔ اُس نے دل میں کہا کہ اے حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ پہلے آپ نے مجھے حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے حوالے کیا، پھر حضرت میاں جمیل احمد صاحب کے۔ اب میں کیا کروں۔

بابا کاکا کو حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی زیارت ہوئی۔ آپؒ نے اُسے کہا کہ:

> ''بیلیا! دل سوڑا کیوں کرنا ایں۔ میری جگہ تے میاں خلیل احمد صاحب جو ہے نیں۔''

## گم شدہ بھینسا مل گیا:

منظور حسین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں کے ساتھ

Marfat.com

والے گاؤں سے محمد رفیق نامی شخص کا بھینسا چوری ہو گیا۔ وہ حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ کے پاس کھٹی سیالاں والی حویلی آیا آپؒ نے اُس سے پوچھا بہت پریشان ہو، کیا ہوا ہے؟ اُس نے آپؒ کو بتایا کہ میرا بھینسا چوری ہو گیا ہے آپؒ فرمانے لگے ''پریشان نہ ہو مل جائے گا۔'' کھٹی سیالاں سے جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اُس نے دیکھا کہ اُس کا بھینسا اُس کے گھر پہنچنے سے پہلے گھر میں موجود تھا جو آپؒ کی دعا سے مل گیا۔

## لاعلاج زخم (پھوڑا) ٹھیک ہوا:

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا جس کی ٹانگ پر پھوڑا نما زخم تھا وہ ٹھیک نہیں ہوتا تھا ڈاکٹروں نے اُسے لاعلاج قرار دے دیا۔ اُس لڑکے کا والد اُس کو کندھوں پر اٹھا کر آپؒ کے پاس لایا اور ساری بات سنائی۔ آپؒ نے فرمایا۔

''ایہہ ٹھیک ہو جائیگا اینوں دھریک (نیم) دے پتے رگڑ کے پلاندے رہوو، تے جدوں تک ایہہ ٹھیک نئیں ہو جاندا، اوددوں تک پلاندے رہوو۔''

آپؒ کے بتائے نسخہ سے وہ لڑکا ٹھیک ہو گیا۔ اب وہ خود پیدل چل کر جمعہ شریف پڑھنے شرقپور شریف آتا ہے۔

## باغ و پھل محفوظ رہا:

برادرم شرافت حسین بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سندھ سے آئے آپؒ کے ایک مرید نے اپنے ساتھ پیش آئی آپؒ کی کرامت بیان کی اور کہا کہ

Marfat.com

ہم نے سندھ میں آم کا باغ لاکھوں روپے ادا کر کے ٹھیکہ پر لیا ہوا تھا۔ آپؒ ہمارے پاس سندھ میں تشریف لائے اور آم کے باغ میں آ کر بیٹھ گئے۔ اِسی دوران بہت کالے بادل اور تیز آندھی آنے کے آثار دیکھ کر ہم نے میاں صاحبؒ سے اپنی اس پریشانی کا اظہار کیا کہ میاں صاحب لاکھوں روپے خرچ کر کے باغ ٹھیکہ پر لیا ہے پھل بھی پکا ہوا ہے۔ آندھی آنے کی صورت میں باغ و پھل تباہ و برباد ہو جائے گا۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ آندھی و نقصان سے بچائے۔ آپؒ ہمیں فرمانے لگے کہ ''میں جو ادھر بیٹھا ہوا ہوں تم پریشان کیوں ہوتے ہو؟ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے اس قدر شدید و تیز آندھی آئی جس سے ہمارے گرد و نواح کے آم کے باغات کو تو نقصان پہنچا لیکن ہمارے باغ (جہاں آپؒ تشریف فرما تھے) کا ایک بھی پھل زمین پر نہ گرا۔ ہم آندھی و نقصان سے بچ گئے۔

## انگوروں کی تقسیم:

ملک ظہور احمد ولد ملک مہتاب دین آرائیں جو محلّہ حکیم گڑھی شرقپور شریف کے رہائشی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؒ سراج دین نائی کی دکان واقع شرقپور شریف میں تشریف فرما تھے۔ آپؒ دکان سے نکلے تو آپؒ نے مجھے دو تین کلو انگور خریدنے کے لیے پیسے دیئے اور کہا کہ انگور خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دو۔ میں نے آپؒ کے حکم کے مطابق دو کلو انگور خرید کر لوگوں میں بانٹنا شروع کیے۔ میں لوگوں میں تقریباً دو تین گھنٹے تک مسلسل بانٹتا رہا لیکن انگور تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہے تھے۔ انگوروں میں یہ برکت آپؒ کے فرمان

Marfat.com

و دیئے گئے پیسوں کی وجہ سے ہوئی۔

## دل میں موجود خیال و بات بوجھ لینا:

بندگانِ خاص علاّم الغیوب درجہانِ جان جواسیس القلوب

''اللہ کے جو خاص بندے ہوتے ہیں وہ علمِ غیب جاننے والے ہوتے ہیں اس زندگی کے جہان میں وہ دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔''

بابا عبدالغفور لانگری جو کوٹ رادھا کشن تحصیل و ضلع قصور کا رہائشی ہے تقریباً پچیس سال سے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لانگری و خادم کے طور پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ بابا غفور لانگریؒ ذکر کرتے ہیں کہ ایک دن لنگر خانہ کے جانب مغرب والے کمرہ میں (جو کہ آستانہ عالیہ کے بالکل ملحقہ ہے) آپؒ مریدین کے ساتھ موجود تھے۔ میں بھی پاس بیٹھا ہوا تھا۔آپؒ نے مجھے کسی بات پر سرزنش کی اور مجھ سے ناراض ہوئے۔ میرے دل میں یہ خیال وملال آیا کہ میں آپ کا اتنی دیر سے خدمت گزار ہوں اور آپ مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں۔ بابا غفور لانگری ذکر کرتے ہیں کہ میرے دل میں ابھی یہ خیال وملال آیا ہی تھا کہ آپؒ مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

''بابا غفور توں ساڈا خدمت گزار ایں، میں تیرے نال ناراض نئی ہویا، تے توں وی ناراض نہ ہو۔''

یہ تھی آپؒ کی کشف و روحانیت کہ آپؒ دل میں آنے والے خیال و بات کو جان لیا کرتے تھے اور اُسی وقت ظاہر فرمادیا کرتے تھے۔

Marfat.com

محمد مقصود ولد جلال دین نقشبندی مجددی قوم موچی سکنہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ چار پانچ سال سے آپؒ کے خدمت گزار ہیں۔ آپؒ کے وصال مبارک کے بعد آپؒ کی یہ کرامت بیان کرتے ہیں کہ میں جب آپؒ کا مرید ہوا تو دل میں خیال کیا کرتا تھا کہ میں ایسے ہی آپؒ کا مرید ہو گیا ہوں آپؒ میں تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ میں لوگوں سے باتیں کیا کرتا تھا کہ سید نورالحسن شاہ صاحب نے اعلیٰ حضرت شیرِ ربانیؒ کے ساتھ کافی عرصہ گزارا۔ شاہ صاحبؒ نے اعلیٰ حضرتؒ کا لعابِ دہن مبارک چاٹا تو کمال پایا تھا۔ ایک دن میں حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے عرس کے موقع پر دربار شریف والی مسجد میں آپؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپؒ میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ:

''جس طرح نورالحسن شاہ صاحبؒ نے اعلیٰ حضرت شیرِ ربانیؒ کا لعابِ دہن چاٹا تھا، آج کوئی ہے جو میرا تھوک چاٹے؟''

یہ بات سن کر میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ آپؒ میرے دل کی بات بوجھ کر مجھے اشارہ دے رہے ہیں۔ اس کرامت کے ظہور کے بعد میرا یقین پکا ہو گیا کہ آپؒ اللہ کے کامل ولی ہیں۔

محمود احمد ولد محمد شریف قوم شیخ ساکن وسن پورہ آپؒ کے 2003ء سے مرید ہیں۔ ان کو ہر جمعہ شریف کی نماز کی ادائیگی کے بعد آپؒ سے ملاقات وزیارت کا شرف نصیب ہوتا رہا۔ محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ سال 2004ء میں ہم آپؒ کے پاس عرس والی جگہ جو دربار حضرت میاں شیر

Marfat.com

محمد صاحبؒ کے بالکل سامنے ہے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صوفی ابراہیم صاحب نام کے ایک بزرگ (جن کا اُس وقت مجھے تعارف نہیں تھا) آپؒ کے پاس آئے اور آپؒ کو اپنے ساتھ جوہر ٹاؤن چلنے کی گذارش کی۔ محرم الحرام شریف کا قافلہ اُس وقت زیارات کے لیے جانے کو بالکل تیار تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ زیارات کے قافلہ نے شرقپور شریف سے موڑ کھنڈا کے راستہ بھائی پھیرو جانا ہے لیکن آپؒ صوفی ابراہیم صاحب کے ساتھ جوہر ٹاؤن جانے کا وعدہ بھی کر رہے ہیں جوہر ٹاؤن لاہور جانا کیسے ممکن ہوگا! میرے دل میں ابھی یہ خیال آیا ہی تھی کہ میاں صاحب فخرِ شیرِ ربانیؒ مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

''اوئے! ایہہ ساہیوال والے جوہر ٹاؤن دی گل پے کر دے نے، لاہور والے جوہر ٹاؤن دی گل نئیں کر دے۔''

اُس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ صوفی ابراہیم صاحب کا تعلق جوہر ٹاؤن ساہیوال سے تھا اور آپؒ کی اس کرامت سے مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ والے دل کی بات اور دل میں موجود خیال بھی جان لیتے ہیں۔

شیخ محمود احمد صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ 2006ء میں گجومتہ لاہور سے دس بارہ افراد میاں صاحبؒ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب پیر امام علی شاہ صاحبؒ کی گدی وجانشینی کے لیے دو پارٹیاں اُمیدوار ہیں۔ جن میں سے ایک پارٹی ہم ہیں۔ آپؒ ہمارے ساتھ گجومتہ چلیں اور دوسری پارٹی کے سامنے ہماری دستار بندی کریں۔ اُن افراد کی یہ بات سن کر آپؒ نے اُن کے ساتھ گجومتہ جانے سے انکار کیا۔ پھر اُن افراد نے ایک کاغذ پنسل نکال کر آپؒ کو

Marfat.com

دوسری پارٹی کے نام رقعہ لکھنے کا اصرار کیا۔آپؒ نے رقعہ لکھنے سے بھی انکار کر دیا لیکن پارٹی کے بار بار اصرار کرنے پر آپؒ جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے۔

> ''اوئے تُسی میری آواز خفیہ ٹیپ کر دے پے جے ناں؟ میری ایہہ آواز جا کے اوہناں نوں سنا دینا رقعے دے کیہڑی لوڑ اے۔''

اس بات کا سننا تھا کہ اُن افراد میں سے ایک شخص جو چادر کے نیچے چھپی ٹیپ سے آپ کی آواز ریکارڈ کر رہا تھا اُس نے چادر سے ٹیپ نکال کر آپؒ کے سامنے رکھ دی اور معذرت کی۔

## مصیبت و پریشانی کا تدارک:

سال 2006ء میں ہمارے ایک فیملی ممبر کی نازیبا حرکت کی وجہ سے ہم تمام اہلِ خانہ کو نہایت پریشانی اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپؒ کے پاس گئے اور آپؒ کو اپنی مصیبت و پریشانی ذکر کرنے کے ساتھ اس کے حل کے لیے دعا کی درخواست بھی کی۔آپؒ نے دعا کرنے کے بعد فرمایا۔

> ''بیلیو! اک دعا میں کر دتی اے تے اک دعا تہاڈے جان تو بعد کراں گا پریشان نہ ہووو، اپنے گھر جاؤ۔''

آپؒ نے اس دعا کے ساتھ مشورہ بھی دیا۔آپؒ کی دعا کا اثر اور مشورہ پر عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تک دوبارہ اس مصیبت و پریشانی نے ہماری طرف رخ نہ کیا ہے۔گویا حسبِ فرمان میاں صاحبؒ ویسا ہی ہوا۔

Marfat.com

## ٹی بی و کینسر کا علاج:

میرے والد گرامی بیان کرتے ہیں۔ حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی خدمت میں ایک انتہائی غریب لڑکا حاضر آیا اور رو کر کہنے لگا کہ میاں صاحب ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ مجھے ٹی بی اور کینسر ہے۔

آپؒ نے اس لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

''بیلیا! ڈاکٹر کوئی خدا نئیں ہے توں لاہور مچھلی مارکیٹ جایا کر، تے جتھے مچھلی دا گوشت بن دا اے اوتھوں مچھلی دا چورا وغیرہ لیا کے ابال کے یخنی پیا کر''۔

میرے والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد وہ لڑکا آپؒ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ میاں صاحب میں نے اپنا چیک اپ کروایا ہے رپورٹ میں نہ ٹی بی ہے اور نہ ہی کینسر مجھے آپ کے فرمان اور بتائے نسخہ سے شفا مل گئی ہے۔

آپؒ نے طب یونانی کا امتحان پاس کیا ہوا تھا۔ جو چیز بھی کسی بیمار کو استعمال کرنے کے لیے ارشاد و تجویز فرماتے اسے بفضلہٖ تعالیٰ شفا نصیب ہوتی۔

بقولِ علامہ اقبالؒ:

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

''اس کا (اللہ والے کا) کہا اللہ کا کہا ہوتا ہے بشرطیکہ بات اللہ کے بندے کے حلق سے نکلی ہو''

Marfat.com

## حصول اولاد کے لیے داڑھی رکھنے کی ہدایت:

میرے والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک نوجوان شادی شدہ لڑکی آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؒ کی کرسی کے پیچھے کھڑی ہوکر اپنے سسر اور خاوند کا تعارف کروانے کے بعد عرض کرنے لگی کہ:

''میاں صاحب میری شادی کو کتنے سال ہوگئے ہیں مگر اولاد سے محروم ہوں۔''

میاں صاحبؒ نے فرمایا:

''تُو میری بھی بہو ہے اپنے مالک (خاوند) سے کہنا کہ وہ میرے جیسا لباس پہنے، سنت کے مطابق داڑھی رکھے، نمازوں کی پابند کرے، انشاء اللہ اللہ رب العزت آپکو بیٹا عطا فرمائے گا۔''

آپؒ موجِ جلال میں کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے۔

''بیلیو! میاں خلیل جو کہند ااے اوہ کر کے ویکھو، انشاء اللہ نفع ہووے گا۔ اگر نقصان ہویا تے میرے توں پورا کر لینا۔''

## میڈیکل کے طالب علم:

شیخ محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ آج سے چند سال قبل آپؒ اپنے معمول کے مطابق رات گئے تک جمعہ شریف والی جگہ پر مریدوں کے ساتھ تشریف فرما تھے میں بھی وہاں موجود تھا کہ قریب ہی راستہ پر کچھ افراد ٹارچ کی روشنی سے کوئی شے تلاش کرتے نظر آئے۔ آپؒ نے ایک مرید کو کہہ کر اُنہیں پاس بلایا اور اُن سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟۔ انہوں نے بتایا کہ ہم میڈیکل کے

Marfat.com

طالبعلم ہیں ہمارا صبح ٹیسٹ ہے۔ جس میں ہم نے مینڈک کا آپریشن کرنا ہے۔ ہم ادھر مینڈک ڈھونڈنے آئے ہیں۔ آپؒ نے اُنہیں اپنے پاس بیٹھنے کو کہا اور ساتھ ہی ایک مرید کو حکم دیا کہ گھر سے ان کے لیے مٹھائی و چائے لے آئے۔ مرید حسبِ حکم مٹھائی و چائے لے کر آ گیا جو اُنہیں پینے کے لیے دی گئی۔ جب طالبعلموں کو آپؒ کے پاس بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تو اُن میں سے ایک بولا کہ میاں صاحب ہمیں اجازت دیں ہم نے ابھی مینڈک بھی ڈھونڈنا ہے۔ تو آپؒ فرمانے لگے:

''پریشان کیوں ہندے او، مینڈک وی لبھ لینے آں۔''

آپؒ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ زمین پر جن صفوں پر مریدین بیٹھے ہوئے تھے اُن صفوں میں اُسی وقت ایک مینڈک اچھلتا کودتا ہوا آ گیا۔ آپؒ نے اُن طالبعلموں کو اُسے پکڑ کر لے جانے کا حکم دیا۔ وہ طالبعلم مینڈک پکڑ کر خوشی خوشی واپس چلے گئے۔

## مسجد تعمیر ہو گئی:

عبدالحمید غالب ولد محمد علی قوم آرائیں سکنہ 99-DB کالونی منڈی یزمان ضلع بہاولپور آپؒ کے وصال مبارک کے بعد آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر مجھے ملے۔ آپؒ کی کرامت بیان کرنے لگے کہ ستمبر 2009ء کی بات ہے۔ آپؒ ہر سال معمول کی طرح ہمارے پاس کالونی میں تشریف لے گئے۔ ہماری کالونی میں نہایت غریب لوگ آباد ہیں کسی کے پاس کوئی اچھا روزگار نہیں ہے۔ اس وجہ

Marfat.com

سے ہماری کالونی کی مسجد تقریباً دس سال سے تعمیر نہ ہو رہی تھی۔ فقط ایک پلاٹ وچار دیواری کی صورت میں موجود تھی۔ ہم نے آپؒ سے گذارش کی ہم غریب لوگ ہیں۔ کافی عرصہ سے مسجد تعمیر نہ ہو رہی ہے۔ دعا فرمائیں مسجد تعمیر ہو جائے آپؒ فرمانے لگے:

''بیلیو! ایسے سال ای مسجد بن جائے گی۔''

آپؒ کی دعا کا اثر تھا کہ ہماری ٹاؤن کمیٹی کے چیئر مین نے ہماری کالونی میں آ کر خود اظہار کیا کہ میں مسجد کی تعمیر کی خواہش رکھتا ہوں۔ اُس نے کثیر رقم خرچ کر کے خود مسجد تعمیر کروائی۔ اللہ کے فضل اور آپؒ کی دُعا سے اُسی سال 2009ء میں پختہ لینٹر والی مسجد تعمیر ہو گئی جو ہماری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت تعمیر ہوئی۔

## بعد از وصال بوقتِ غسل پاؤں کا پیچھے کھینچنا:

ڈاکٹر فقیر حسین ولد خوشی محمد نقشبندی مجددی قوم آرائیں سکنہ چونگی امرسدھو انسٹرکٹر جنرل ہسپتال لاہور آپؒ کے مریدِ خاص ہیں اور نیک شخص ہیں۔ جمعہ کے روز آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر موجود فری ڈسپنسری کا انتظام وانصرام بھی سنبھالتے ہیں۔ میاں صاحبؒ کی کرامت بیان کرتے ہیں کہ آپؒ فخرِ شیر ربانی کے وصال مبارک کے بعد مورخہ 06-01-2012 بروز جمعۃ المبارک بوقت تقریباً دس گیارہ بجے دن جب آپؒ کے جسد مبارک کو غسل دیا جا رہا تھا تو میں بھی اس وقت غسل دینے والوں میں شامل تھا۔ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں میرا

Marfat.com

معمول ہوا کرتا تھا کہ میں جمعہ کے روز ملاقات اور آپؒ کے چیک اپ وغیرہ کے لیے آپؒ کے پاس حاضر ہوا کرتا تو رات گئے تک آپؒ کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ آپؒ کی ٹانگیں اور پاؤں مبارک دبانے کا شرف بھی اکثر مرتبہ مجھے نصیب ہوتا تھا۔ آپؒ کے پاؤں کی انگلیوں کے ناخن مبارک تھوڑے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے انگلیاں دبانے کے دوران اکثر دفعہ جب ناخن دب جاتا تو آپؒ پاؤں میں تکلیف محسوس کرتے ہوئے اپنا پاؤں مبارک پیچھے کی طرف کھینچ لیا کرتے تھے اور مجھے کہا کرتے تھے کہ جاؤ اب ونٹو جینو لا کر ان پر مالش کرو۔ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ بوقت غسل جب میں آپؒ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں دھونے لگا تو مجھے آپؒ کے ناخن دبنے کی صورت میں تکلیف محسوس کرنا اور پاؤں پیچھے کھینچنے والی بات یاد آ گئی۔ ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ آپؒ نے اُسی وقت اپنا پاؤں مبارک پیچھے کی طرف کھینچ لیا جیسے آپؒ اپنی ظاہری حیات میں پیچھے کھینچ لیا کرتے تھے۔

## بعد از وصال زیارت:

ڈاکٹر فقیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب آپؒ کے جسدِ مبارک کو غسل دینے کے بعد تابوت میں رکھ کر آپؒ کی رہائش گاہ میں اندر لایا گیا تو گھر میں موجود عورتوں کو بھی آپؒ کے آخری دیدار کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن گھر میں بہت زیادہ ہجوم ہونے کی وجہ سے میرے اہلِ خانہ کو آپؒ کا آخری دیدار نصیب نہ ہوسکا اس لیے گھر واپس آ کر مجھ سے ان لفظوں میں گلہ کیا:

Marfat.com

''میاں صاحبؒ نے اپنی تدفین مبارک سے قبل اپنا چہرہ نہیں
دیکھنے دیا تو محشر کے روز کیسے پہچانیں گے؟''

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپؒ نے اُسی رات میرے اہلِ خانہ کو خواب میں زیارت کروائی۔ آپؒ اپنی قبرِ مبارک پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے کہ:

''جیہڑا مینوں کل دن ویلے نئیں ویکھ سکیا ہن ویکھ لوے۔''

## کروڑوں کی اراضی:

ماسٹر احمد علی ولد محمد شریف نقشبندی مجددی قوم آرائیں سکنہ موہلنوال لاہور 1960ء سے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے مرید ہیں اور آپ کی اجازت سے دربار حضرت میاں صاحبؒ پر جمعہ شریف کے اجتماع کو خطاب بھی کرتے ہیں۔ ماسٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ شریف کی نماز پڑھ کر معمول کے مطابق فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے کمرہ میں اُن کے پاس جانے کے لیے جمعہ والی جگہ سے اُٹھا تو حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ نے مجھے آواز دی اور اپنے پاس بیٹھے مریدوں کو میری طرف مخاطب کر کے فرمانے لگے:

''ویکھو ایہہ سادہ جیا بندہ جے ایندی میرے ابا جی حضور نے تقریر
تے ڈیوٹی لائی ہوئی اے، ایندی زمین کروڑاں دی جے۔''

ماسٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ میری

Marfat.com

زمین تو اتنی مہنگی نہ ہے آپؒ کی دعا سے ہو جائے تو ایسا ممکن ہے۔ مزید بیان کرتے ہیں کہ ہماری دو ایکڑ زمین شاہ کام فیکٹری واقع موہلنوال کی بیک سائیڈ پر تھی۔ اُسے کسی طرف سے راستہ نہ لگتا تھا۔ دائیں بائیں کے مالک اس اراضی کو راستہ نہ ہونے کی وجہ سے سستے داموں خریدنا چاہتے تھے۔ ہم اس بات پر پریشان تھے کہ ہماری زمین کو راستہ نہ ہے۔ آپؒ کی دعا کے فقط دو ماہ بعد شاہ کام فیکٹری والوں کو فیکٹری کے لیے مزید زمین کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ہماری دو ایکڑ زمین دو کروڑ روپے میں خرید لی۔ یہ آپؒ کے فرمان کا نتیجہ تھا کہ ہماری کوڑیوں کے مول والی زمین آپؒ کے فرمان مبارک کے مطابق کروڑوں میں فروخت ہوئی۔

## شادی ہو گئی:

محمد مقصود ولد جلال دین نقشبندی مجددی سکنہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ جو تقریباً پانچ سال سے آپؒ کا خدمت گار رہا ہے بیان کرتا ہے کہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب شادمان لاہور والے جو میاں صاحب کے مرید ہیں کے بھتیجا کی شادی نہ ہوتی تھی۔ آج سے چار سال قبل اُس لڑکے کے والد شیخ ارشاد صاحب نے آپؒ سے دعا کرنے کا کہا کہ میاں صاحب میرے بیٹے کی کافی عرصہ سے شادی نہ ہو رہی ہے دعا فرمائیں اس کی شادی ہو جائے۔ آپؒ نے اُس کے لئے دُعا کی تو آپؒ کی دعا کے فقط تین چار روز بعد اُس کی شادی ہو گئی۔

Marfat.com

## نیند نہ آنے کی بیماری کا علاج:

شیخ کاشف شفیق ولد محمد شفیق سکنہ شاہین سٹریٹ محلّہ مدینہ پارک بالمقابل سول ہسپتال شرقپور شریف بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حاجی شیخ محمد شفیق صاحب تین چار سال سے بیماری میں مبتلا تھے۔ اُنہیں نیند نہ آتی تھی۔ ایک سال سے دن اور رات مسلسل جاگ کر گزارے اور 81 وغیرہ کی گولیاں کھا کر ستانے کی کوشش کرتے تھے مگر نیند نہ آتی تھی۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم سے آرام نہ آیا۔ ایک دن میرے والد صاحب آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنی بیماری کا ذکر کیا اور برائے شفاء دعا کرنے کا کہا۔ آپؒ نے میرے والد صاحب کو پانی دم کر کے دیا میرے والد صاحب آپؒ کے دم کیے پانی سے شفاء یاب ہو گئے اور اب وہ صحیح طور پر پوری نیند سوتے ہیں۔ (حاجی شیخ محمد شفیق صاحب نے خود بھی آپؒ کی یہ کرامت بیان کی)

## جیسے کہا ویسے ہوا:

ڈاکٹر محمد لقمان جمیل ولد باد علی قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 230/EB ضلع وہاڑی بیان کرتے ہیں کہ دو سال قبل کی بات ہے کہ ہمارے گاؤں میں ایک لڑکے نے اپنے چچا کے گھر تانک جھانک کی تو اس کا اپنے چچا ارشد علی ولد محمد یوسف کے ساتھ بہت لڑائی جھگڑا ہوا۔ اس وجہ سے اُس کا چچا اُسے گولی مار کر مار دینے کے درپے تھا۔ لڑکے کا والد محمد اشرف ولد محمد یوسف اس وجہ سے بہت پریشان تھا۔ وہ ایک دن آپؒ کے پاس آیا ساری بات بتائی کہ میرا بھائی میرے

Marfat.com

بیٹے کو گولی مار کر مار دینا چاہتا ہے دعا فرمائیں کہ ایسا نہ ہو۔ آپؒ نے اس کی بات سن کر یہ فرمایا کہ:

''تیرا پُتر تیرے بھرا (بھائی) دی گولی نال نہیں مردا، اگر تیرے بھرا نے جیل دی دال ای پینی اے تے کسے ہور جگہ توں پی لوے گا۔''

آپؒ کے اس فرمان کے فقط تین چار دن بعد اُس کے بھائی ارشد علی نے پڑوس میں کسی اور خاندان کا ایک فرد قتل کر دیا اور وہ گرفتار ہو کر جیل چلا گیا۔ اس پریشانی سے اُس کا والد محمد یوسف بیمار ہو کر قریب المرگ ہو گیا تو محمد اشرف دوبارہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میاں صاحب آپؒ نے جو فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا ہے اب دعا کریں کہ میرا بھائی رہا ہو جائے تا کہ میرا والد پریشانی و بیماری سے بچ جائے۔ لیکن آپؒ فرمانے لگے کہ:

''توں روز روز دعا کروان آ جاناں ایں، ٹھیک اے تیرا بھرا (بھائی) جیل وچوں باہر آ جائے گا۔''

آپؒ کے فرمان سے ایسا ہی ہوا کچھ روز بعد محمد اشرف آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میرا بھائی اب رہا ہو گیا ہے۔

## قوتِ گویائی لوٹ آئی:

محمد شاہد عرف جھارا ولد شیخ محمد انور قلعہ سمیکا مانگا منڈی لاہور جو کہ حضرت شبیہہ شیرِ ربانی حضرت غلام احمد شرقپوریؒ کے 1992 سے بیعت ہیں وہ بیان

Marfat.com

کرتے ہیں کہ 1996 میں اُن کی زبان قوت گویائی سے محروم ہوگئی۔ مختلف علاج کروانے کے باوجود گیارہ ماہ تیرہ دن تک بند رہی۔ ڈاکٹر عبداللہ ہادی نے فرمایا کہ آواز والی نالی میں سوراخ ہو چکے ہیں اس لئے آواز بند ہوگئی ہے۔ اس دوران میں حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بار بار اپنی بیماری کا ذکر کرتا رہا اور دعا کے لیے کہتا رہا آخر کار میں نے ایک کاغذ پر یوں لکھ کر عرض کیا۔

''کہ حضور یا مجھے فرمادیں کہ یہاں نہ آیا کریا کوئی صورت علاج کی فرمادیں۔''

اس پر میاں صاحبؒ نے ایک وظیفہ پڑھنے کو فرمایا اور سات جمعرات حاضری کا حکم دیا نیز ساٹھ روپے کی شرینی تقسیم کرنے کا بھی حکم دیا۔ میں دوسری جمعرات شرقپور شریف دربار شریف پر بیٹھا ہوا تھا بعد نمازِ مغرب خیال میں وظیفہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک ایک دو دو الفاظ ادا ہونا شروع ہو گئے پھر مکمل الفاظ زبان پر جاری ہو گئے اور الحمداللہ قوتِ گویائی مکمل طور پر بحال ہوگئی۔ میں اگلے روز بروز جمعہ آپؒ کی خدمت میں خوشی خوشی حاضر ہوا اور آپؒ کو بتایا کہ میری قوتِ گویائی واپس آ گئی ہے تو آپؒ مسکرا کر فرمانے لگے۔

''چل فیر مٹھائی کھلا۔''

میں نے آپؒ کے حکم پر گلاب جامن لا کر حاضرین میں تقسیم کیے تب سے میری گویائی آپؒ کی دعا سے واپس آ گئی ہے اور میں اب صحیح طور پر بول سکتا ہوں۔

Marfat.com

## ٹھٹھی سیالاں میں قیام:

شہر شرقپور شریف سے جانبِ شمال پانچ، چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر گاؤں نئی بھینی سے تھوڑا آگے اور موضع غازی پور کے قریب ٹھٹھی سیالاں کے نام سے ایک ڈیرہ و بستی ہے جہاں پر آپؒ کی ملکیتی زرعی اراضی ہے۔ آپؒ اپنے وصال سے تقریباً ایک سال قبل ٹھٹھی سیالاں میں رہائش کی صورت میں یہاں پر جلوہ افروز ہو گئے تھے۔ آپؒ کے شب و روز ٹھٹھی سیالاں میں ہی بسر ہوتے تھے۔ خدام آپؒ کی خدمت کرتے اور آپؒ آنے جانے والے دوست احباب و مریدین کو اسی جگہ زیارت کا شرف بخشتے تھے۔ لیکن جمعہ کی نماز دربار حضرت میاں صاحبؒ پر ادا فرماتے اور دوست احباب و مریدین کو ملتے تھے۔ آپؒ کا وصال مبارک بھی اسی جگہ پر ہوا۔

## مزید دوائی لانے سے منع کیا:

آصف علی ولد حاجی انور قوم شیخ سکنہ کمبوہ کالونی چوہنگ لاہور بیان کرتے ہیں کہ میرا چوہنگ میں میڈیکل سٹور ہے آپؒ ڈاکٹروں کے نسخہ جات پر لکھی دوائی مجھے لانے کا حکم کرتے تھے۔ میں تین چار سال سے آپؒ کو دوائی دے رہا تھا۔ آپؒ مجھے معمول کے مطابق پورے مہینے کی دوائی لانے کا فرمایا کرتے تھے اور میں حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کرتا تھا۔ آپؒ کے وصال مبارک سے پانچ چھ دن قبل میں آپؒ کے پاس ٹھٹھی سیالاں آپؒ کو دوائی دینے کے لیے گیا تو آپؒ نے

Marfat.com

دوائی لے کر خلافِ معمول یہ فرمایا۔

''بیلیا! ہن دوائی پوری ہوگئی اے۔''

میں آپؒ کا یہ فرمان سن کر حیران ہوا حالانکہ آپؒ اس سے قبل مجھے فرمایا کرتے تھے کہ آئندہ بھی پورے مہینے کی دوائی لے کر آنا لیکن مجھے اس بات کا ہرگز ہرگز علم نہ تھا کہ آپؒ ایسا جملہ کیوں فرما رہے ہیں۔ یقیناً اللہ کی طرف سے آپؒ کو اپنے دنیا سے پردہ فرما جانے کی خبر ہو چکی تھی۔

**موت وحیات:**

اللہ والوں کا دُنیا سے رخصت ہو جانا ماہ وخورشید کی طرح فقط پردہ پوشی ہوتی ہے۔

عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ فرماتے ہیں۔

ولی اللہ دے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کیہہ ہویا جے دُنیا اتّوں ٹُر گئے نال خاموشی

دُنیا میں رہتے ہوئے یہ برگزیدہ ہستیاں، یہ اللہ والے حقوق اللہ (دینی فرائض) کے ساتھ حقوق العباد (دنیوی معاملات) بھی سرانجام دیتے ہیں لیکن بعد از مرگ فقط قربتِ الٰہی اور قربت وزیارتِ محبوب الٰہی ﷺ کے انعامات سے فیض یاب ہوتے ہیں اس لیے دُنیا کی نسبت آخرت کی زندگی میں اُن کے درجات زیادہ بلند ہو جاتے ہیں اور اُخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عنایات بڑھ جانے کی وجہ سے ان کی خداداد صلاحیتوں میں بھی مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

یہ خیال، نظریہ اور عقیدہ کہ بعد از مرگ انسان کچھ نہیں رہتا مر کر مٹی

Marfat.com

ہو جاتا ہے بالکل غلط اور خلافِ قانون قدرت ہے۔ اللہ والے اپنی ظاہری حیات سے پردہ فرما جانے اور آخرت کی زندگی میں چلے جانے کے بعد دُنیا میں پیش آنے والے حالات وواقعات کو اُسی طرح دیکھتے اور پرکھتے ہیں جس طرح اپنی دنیا کی زندگی میں ملاحظہ کرتے تھے۔ پیش آنے والی حاجات ومشکلات میں اللہ کی مدد ونصرت سے دنیاوالوں کی اُسی طرح مدد کرتے ہیں جس طرح دنیا میں رہتے ہوئے ظاہری حیات میں مشکلات کا ازالہ کرتے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اللہ رب العزت پردۂ موت کے بعد اللہ والوں کی اُخروی وابدی زندگی اُس طرح عیاں نہیں کرتا جس طرح ظاہری زندگی میں اُن کے کشف وکرامات عیاں فرماتا ہے۔ لیکن اُن کے کشف وکرامات اور اُن کی زیارات کا سلسلہ لوگوں کے سامنے گاہے بگاہے ظاہر ضرور فرماتا رہتا ہے جیسے کہ حسن علی جامعی صاحب جو شرقپور شریف میں محلہ ہرنی شاہ میں رہائش پذیر تھے۔ حسن علی جامعی صاحب کا حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ سے کافی تعلق وملاقات تھی۔ موت وحیات جیسے واقعات پر آپؒ سے بحث مباحثہ کرتے تو آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ:

''حسن علی تینوں سمجھ نئیں آوَنی''

حسن علی جامعی صاحب نے پہلے پہل اولیاء اللہ کی حیات مبارکہ پر حیاتِ جاوید وغیرہ کے نام سے کتب بھی لکھیں۔ اُن میں یہ تحریر کیا کہ جس طرح دنیا کا ظاہری نظام قائم ہے اور اِس میں ایس ایچ او، ڈی ایس پی، آئی جی اور گورنر وغیرہ کے عہدے ہیں اسی طرح اللہ والوں کا باطنی وروحانی نظام بھی ہے۔ ان اللہ والوں (اولیاء اللہ) کے بھی عہدے ودرجات ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حسن علی

Marfat.com

جامعی صاحب کا بدقسمتی سے عقیدہ بدل جانے کی وجہ سے اولیاء اللہ پر اعتقاد کم ہو گیا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شیر ربانیؒ غالباً 1928 میں وصال فرما گئے۔ میرے بزرگ، ابا جی، دادا جی اور شہر کے ضعیف العمر افراد جنہوں نے حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ اور حسن علی جامعی کو اپنی حیات میں دیکھا ہے وہ بتاتے ہیں کہ 1965ء میں جب پاک بھارت جنگ لگی ہوئی تھی تو حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ ایک رات حسن علی جامعی کو خواب میں ملے۔ اُس سے اُس کی والدہ کا حال پوچھا حسن علی جامعی صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آپؒ کے ہاتھ اور کپڑے کالے ہوئے پڑے تھے۔ میاں صاحبؒ نے خواب میں حسن علی جامعی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

> ''اچھا حسن علی اب ہم چلتے ہیں ہماری سیالکوٹ چونڈہ محاذ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ڈیوٹی لگی ہوئی ہے بھارتی فوجی جو بم وغیرہ اُدھر سے پھینکتے ہیں ہم انہیں اللہ کی قدرت سے پکڑ کر زائل کر دیتے ہیں۔''

حسن علی جامعی صاحب جب صبح بیدار ہوئے تو یہ خواب وواقعہ شہر کے معتبر افراد کو سنایا جن میں ٹاؤن کمیٹی شرقپور شریف کے ملازمین کے علاوہ، مولوی یحیٰ صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب شامل تھے۔ انہوں نے حسن علی جامعی صاحب کو کہا کہ آپ کا محض یہ وہم ہے اس لئے یہ بات سب لوگوں کو نہ بتائیں۔ شہر کے بزرگ حضرات اس بات کے گواہ ہیں کہ حسن علی جامعی صاحب جب یہ خواب لوگوں کو بتاتے تھے تو ان کی طبیعت سکون پاتی تھی اور جب چھپانے اور نہ بتانے

Marfat.com

کا خیال کرتے تھے تو اُنہیں تے محسوس ہوتی تھی۔ اصل حقیقت یہ تھی کہ یہ محض وہم، خیال یا خواب نہ تھا بلکہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی بعداز وصال حسن علی جامعی صاحب کو زیارت وملاقات تھی۔ جس میں آپؒ نے یہ بتایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے بعداز وصال بھی ملک وقوم کی خدمت ومدد کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اللہ کے نیک بندے جو اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے محبت وعشق رکھتے ہیں اور احکامِ شریعہ کی پابندی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پردۂ موت کے بعد حیاتِ جاوید عطا فرماتا ہے۔

ہے ابد کہ نسخہ دیرینہ کی تمہید عشق
عقلِ انسانی ہے فانی زندہ وجاوید عشق
عشق کے خورشید سے شامِ اجل شرمندہ ہے
عشق سفرِ زندگی ہے تاابد پائندہ ہے
رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر
جوشِ الفت میں دلِ عاشق سے کر جاتا سفر
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مرجاتا نہیں
روح میں غم بن کر رہتا ہے مگر جاتا نہیں
ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی
زندگی ہے عدمِ ناآشنا محبوب کی
مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت ہے کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

Marfat.com

مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں
(اقبالؒ)

موت وحیات (فنا بقاء) کے بارے میں اِسی طرح ایک کرامت/واقعہ ظہور احمد جلالی سکنہ مانگا منڈی ضلع شیخوپورہ نے بیان کیا (یہ کرامت آپ فخرِ شیر ربانیؒ بھی مریدین میں بیٹھے سنایا کرتے تھے۔ آپؒ نے جب یہ کرامت خود سنی تو اس کی باقاعدہ تصدیق کی آپؒ کی یہ بات آپؒ کی علمی و روحانی جستجو کو واضح کرتی ہے۔)

چوہدری محمد علی خان نمبردار نے بتایا کہ میری عمر تقریباً 90 سال ہے تقریباً اٹھارہ ربیس سال قبل میں شرقپور شریف گیا وہاں شیخوپورہ روڈ پر میرے بیٹے چوہدری محمد اشرف (جو کہ واپڈا میں افسر ہے) کی بیس ایکڑ زمین ہے۔ وہ ان دنوں واپڈا ہاؤس لاہور میں متعین تھا۔ میں نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ رات دربار شریف رہوں گا اور صبح اپنے بیٹے سے ملاقات کروں گا۔ جب میں شام کے قریب شرقپور شریف اڈے پر اُترا تو دُوسری بس سے میرا بیٹا بھی اُتر آیا۔ سلام دُعا کے بعد کہنے لگا کہ اچھا ہوگیا ہے کہ یہاں ملاقات ہوگئی ہے چلو گھر چلتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں صبح گھر آؤں گا۔ اب دربار شریف جاؤں گا اس نے کہا یہاں سے ایک فرلانگ فاصلہ پر کرائے کا مکان لے رکھا ہے۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ گھر چلا گیا کھانا کھا کر وہ سونے لگا اور کہا کہ صبح کی نماز دربار شریف چل کر پڑھیں گے۔

Marfat.com

رات کو میں جلد ہی بیدار ہو گیا ابھی چار گھنٹے کا وقت گزرا تھا تو اُٹھ کر دربار شریف حاضری کے ارادے سے چل پڑا۔ لڑکے کو نہ اُٹھایا کہ اس نے صبح دفتر بھی جانا ہے کرسی پر بیٹھا جھولتا نہ رہے۔ جب چوک میں پہنچا۔ تو پہرے دار نظر آئے تو پریشان ہو گیا کہ شناختی کارڈ وغیرہ بھی موجود نہیں اور بیٹے کے محلے کا نام بھی یاد نہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک باریش سفید پوش بزرگ آ گئے۔ السلام علیکم کے بعد کہنے لگے کہ دربار شریف جانا ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو فرمانے لگے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو اُس نے کہا یہ وضو کی جگہ ہے یہ مسجد ہے اور یہ دربار شریف ہے۔ میں نے کہا جناب مجھے بھی کچھ بتاؤ کہ تم نے مجھے یہ کیسے کہا کہ دربار شریف جانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ بات پھر کریں گے تہجد کے بعد وہ دربار شریف گئے میں بھی ساتھ چلا گیا۔ فجر کی اذان تک وہیں رہے اذان کے بعد پھر مسجد میں چلے آئے۔ جماعت کے بعد درود شریف کھجوروں کی گٹھلیوں پر پڑھنے کے بعد وہ پھر مصروفِ عبادت ہو گئے اور میں ان سے پوچھنے کی غرض سے بیٹھا رہا جب وہ اشراق کے بعد باہر نکلے تو میں نے کہا کہ حضرت مجھے بھی کچھ فرماؤ؟

اُنہوں نے کہا کہ میں سو رہا تھا کہ اعلیٰ حضرت قطب العصر مجدد طریقت حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ قدس سرہ العزیز نے خواب میں مجھے فرمایا کہ ہمارا ایک مہمان چوک میں کھڑا ہے اور راستے سے ناواقف ہے۔ اسے لے کر میرے پاس چلے آؤ۔ میں نے اس لیے کہا تھا کہ دربار شریف جانا ہے؟

Marfat.com

میں نے کہا کہ جناب آپ بھی تو بزرگ ہی معلوم ہوتے ہیں کچھ اپنی بات بھی سناؤ اُنہوں نے تھوڑا سا تامل کیا جب میرا اشتیاق دیکھا تو فرمانے لگے کہ چلو راستے سے ہٹ کر اس پرانے پیڑ کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔

ہم وہاں بیٹھ گئے تو فرمانے لگے کہ میرا نام مولوی عبداللہ ہے (دُوسرا نام حکیم عبداللہ ہے) شرقپور کا بچہ بچہ مجھے جانتا ہے اس دِن سے آج تک تقریباً پچپن سال بعد تک میرا یہ معمول ہے کہ میں آپ کے دربار شریف پر حاضری دیتا ہوں۔ میرا اولیاء اللہ کے بارے میں عقیدہ درست نہ تھا۔ ہم حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر مناظرہ بازی کا مظاہرہ کرتے رہتے تھے سوال و جواب ہوتے اور باہر نکل کر ہنسی مذاق کرتے۔ ایک بار ہمیں پتہ چلا کہ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ عذاب قبر کیا ہوتا ہے؟ ہم نے یہ بات سنی تو تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ قرآن و حدیث سے یہ چیز ثابت ہے۔ ہم میاں صاحب سے پوچھتے ہیں اور یہ پڑھے ہوئے تو ہیں نہیں پھر ہمیں مذاق کا خوب موقع ملے گا۔

ہم چند آدمی آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ جان کنی کا منظر کیسا ہوتا ہے؟ اور عذاب قبر کیا ہوتا ہے؟ (یعنی برزخ کی وضاحت فرمائیں) اُنہوں نے فرمایا کہ اب میری طبیعت ناساز ہے پھر کسی دِن آکر پوچھ لینا۔ ہم باہر نکل کر خوب ہنسے کہ یہ پڑھے ہوئے ہیں نہیں۔ جواب آیا نہیں تو ٹال دیا ہے۔ سوال دریافت کرنا تو ہمارا مقصد ہی نہیں تھا اس لیے ہم گھر آکر بات بھول گئے۔

Marfat.com

کچھ دنوں کے بعد عشاء کے بعد پیغام آیا کہ حضرت میاں صاحب یاد فرما رہے ہیں۔

میں نہ سمجھ سکا کہ کیوں بلایا ہے۔ جب میں حاضر ہوا تو آپؒ نے فرمایا کہ تم نے ایک مسئلہ پوچھا تھا۔ پھر آئے ہی نہیں آپ کی یاددہانی پر مجھے یاد آیا تو میں نے کہا کہ اب بتا دو۔ آپؒ نے فرمایا کہ آج رات میں نے فوت ہو جانا ہے جب میرا جنازہ اُٹھایا جائے گا اور نماز کے لیے صفیں بنائی جائیں گی تو شمال کی طرف سے منہ سر لپیٹے ہوئے ایک آدمی آ کر پہلی صف میں دائیں طرف کھڑا ہوگا۔ پھر نماز جنازہ کے بعد وہ آدمی اسی جہت کو واپس ہو جائے گا جدھر سے آیا تھا۔ اس سے اپنا سوال پوچھ لینا۔ میں سلام کہہ کر واپس چلا آیا اور ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اب تو علم غیب کے دعویدار بھی بن گئے ہیں۔ اچھے بھلے تندرست ہیں رات کو انہوں نے کب فوت ہونا ہے اس لیے اب مجھے مذاق کا خوب خوب موقع ملے گا۔

اس کے برعکس علی الصبح ہی اطلاع مل گئی کہ آج رات حضرت قبلہ میاں صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔

اِنا للّٰہ و اِنا اِلیہ راجعون ۔

یہ سن کر مجھے سخت صدمہ ہوا کہ ہم ایک ولی اللہ کی برکات سے کس قدر محروم رہے اور مذاق ہی جانتے رہے مگر اس کے بعد میں غسل، تدفین اور تابوت وغیرہ کی تیاری میں ہر مرحلہ پر شریک رہا۔ تا کہ آخری موقع ضائع نہ جائے اور وہ بزرگ مل جائیں اور مقصدِ زندگی حاصل ہو جائے۔

Marfat.com

آپؒ کے ارشاد کے مطابق نمازِ جنازہ کی تیاری کے آخری مرحلہ میں ایک بزرگ منہ سر لپیٹے شمال مغرب کی طرف سے تشریف لے آئے اور پہلی صف میں دائیں طرف کنارے پر کھڑے ہو گئے۔ نمازِ جنازہ کے بعد وہ اسی طرف واپس چلے گئے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ چار پانچ ایکڑ فاصلہ طے ہو جانے کے بعد جھاڑیوں میں تشریف لے گئے۔ میں نے سلام عرض کیا اور کہا حضرت ایک مسئلہ تو بتا دو: وہ بزرگ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے کہ کیا مسئلہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ حضرت جان کنی کا منظر کیسا ہوتا ہے اور عذاب قبر کیا ہے؟

میرا سوال سن کر اُنہوں نے اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا دیا۔ جب میں نے دیکھا تو وہ خود اعلیٰ حضرت مجدد طریقت قطب الوقت حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ تھے میں یہ دیکھ کر بے ساختہ قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت بھول میں سارا وقت گزر گیا۔ مجھے بیعت فرمالو آپؒ نے پہلے یہ فرمایا کہ جان کنی کی تکلیف کیا ہونا ہے؟ اور عذابِ قبر کیا ہونا ہے؟

ادھر میرا جنازہ پڑھا جا رہا ہے اور میں یہاں موجود ہوں۔

پھر فرمایا کہ اب میں برزخ میں ہوں بیعت کا وقت گذر چکا ہے۔ ''اب میری قبر پر آتے رہنا اور میں بھی ملتا رہوں گا''۔

دنیا کی عارضی زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی میں چلے جانے کا نام موت ہے۔ جس طرح ایک دانہ مٹی میں مل کر سازگار اور آب وہوا پا کر سبز و شاداب فصل یا غنچہ و باغ کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ پھر دنیا والے اس سے

Marfat.com

فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح نیک لوگ دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد اللہ کی قربت ورسول کریم ﷺ کی خاص شفقت وزیارت سے سرفراز اور فیض یاب ہو کر دنیا کے حالات وواقعات سے اُسی طرح آگاہ ہوتے ہیں جیسے دنیا میں رہتے ہوئے آگاہ وواقف تھے اور اپنی اُخروی زندگی میں رہتے ہوئے دنیا کی زندگی سے کہیں زیادہ دُنیا والوں کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت اُخروی زندگی میں بھی اُن کی دعا وخواہشات کو اُسی طرح پورا کرتا ہے جیسے دنیا میں رہتے ہوئے اُن کی مرضی وخواہشات کی پاسداری کرتا تھا۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک فرد کسی دوسرے کی پرزور خواہش پر اُس کے گھر میں مہمان بن کر جائے تو دوسرا بطور میزبان اُس کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے اور اُس کی حاجت، ضرورت، طلب اور خواہشات کا دھیان رکھتا ہے بالکل اسی طرح جب اللہ کی رضا سے اللہ والے اللہ کے بلاوے پر اللہ کے مہمان بنتے ہیں (دنیا سے پردہ فرما جاتے ہیں) تو پھر اللہ رب العزت ایک میزبان کی طرح اپنے نیک بندوں کی طلب وخواہشات کا بہت خیال رکھتا ہے اور دنیا کے گھر کی نسبت انہیں اپنے ہاں اُخروی گھر میں بلائے جانے کے بعد خُوب شان ومرتبہ عطا فرماتا ہے۔

موت کے ہاتھوں سے مٹ سکتا اگر نقشِ حیات
عام یوں اس کو نہ کردیتا نظامِ کائنات
تخم گل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے
کس قدر نشوونما کے واسطے بے تاب ہے

Marfat.com

زندگی کا شعلہ اس دانے میں جو مستور ہے
خود نمائی وخودفزائی کے لیے مجبور ہے
سردی مرقد سے بھی افسردہ ہوسکتا نہیں
خاک میں دب کربھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں
پھول بن کر اپنی تربت سے نکل آتا ہے
موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے
موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے
خوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اس گلشن میں جُز سنجیدنِ پر کچھ نہیں
موت کو سمجھے ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی

## وصال مبارک و جنازہ و تدفین شریف وآخری دیدار:

تجھ کو جب دیدۂ دیدار طلب نے ڈھونڈا
تابِ خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا
چشمِ عالم سے تو ہستی رہی مستور تیری
اور عالم کو تیری آنکھ نے عریاں دیکھا
حفظِ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا
رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

..................

Marfat.com

گرچہ تھا تیرا تنِ خاکی نزا رودردمند
تھی ستارے کی طرح روشن تیری طبع بلند
کس قدر بے باک دل اس ناتواں پیکر میں تھا
شعلہ گردوں نو رَد اِک مشتِ خاکستر میں تھا
موت کی لیکن دل دانا کو کچھ پرواہ نہیں
شب کی خاموشی میں جز ہنگامہَ فردا نہیں
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی

آپؒ نے پندرہ سولہ سال تک اپنی بیماری وٹانگ مبارک پر زخموں کا بڑے حوصلہ، جواں مردی اور استقامت سے مقابلہ کیا۔آپؒ 05 جنوری 2012ء (دس صَفر) کو بروز جمعرات سحری کے وقت اپنے لاکھوں مریدین کو داغِ مفارقت دے کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔آپؒ کا وصال ٹھٹھی سیالاں میں ہوا۔(اناللہ وانا الیہ راجعون) آپؒ کا وصال تمام مریدین ودیگر احباب کے لیے نہایت المناک سانحہ تھا۔آپؒ کے وصال سے پیدا ہونا علمی وروحانی خلاء عرصہ دراز تک پورا نہ ہو پائے گا۔ دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ میں آپؒ کے جسم مبارک کو صبح دس گیارہ بجے غسل دیا گیا اور جسد خاکی مبارک کی تدفین بھی اُسی روز مورخہ 06-01-2012 بروز جمعۃ المبارک قبل ازمغرب دربار حضرت میاں صاحبؒ کے سامنے ثانی صاحبؒ کے عرس والی جگہ پر کی گئی جہاں پر آپؒ کی لحد مبارک وآخری آرام گاہ بنائی گئی۔ لاکھوں کی تعداد میں مریدین وافراد ملک کے کونے کونے سے گلشنِ شیرِ ربانیؒ کے اس گلِ شگفتہ ودیدہ

Marfat.com

ور کے آخری دیدار اور نماز جنازہ میں شرکت کے لیے شرقپور شریف میں اکٹھے ہوئے۔ آپؒ کا جنازہ مبارک شرقپور شریف وملکی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ آپؒ کے جنازہ وتدفین میں افراد کا جمِ غفیر، اشک بار آنکھیں اور فخرِ شیرِ ربانیؒ سے عوام کی یہ محبت دیکھ کر یقیناً فرشتے بھی رشک کرتے ہونگے۔

**بقولِ اقبالؒ:**

زمین پر نوریانِ آسماں پرواز کہتے تھے
یہ خاکی زندہ تر، پائندہ تر، تابندہ تر نکلے
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے، اُدھر نکلے ،اُدھر ڈوبے ادھر نکلے
فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تیری فیضِ عام ہے تیرا
ستارے عشق ہیں تیری کشش سے قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا
تیری لحد کی زیارت ہے زندگی میری
مسیح و خضر سے اونچا ہے مقام تیرا
نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی
بڑی شان وبڑا ہے احترام تیرا
(اقبالؒ)

آپؒ کے غسل وتدفین کے روز بہت زیادہ گہرے بادل آسمان پر چھائے ہوئے تھے آسمان بھی اشک بہائے بغیر نہ رہ سکا۔ بوقت غسل اور بوقت رخصتی

Marfat.com

جنازہ ہلکی ہلکی بوندا باندی (بارانِ رحمت) ہوئی۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے حکم سے جن مستری حضرات کو آپؒ کی لحد مبارک تعمیر کرنے کی سعادت وخوش نصیبی حاصل ہوئی اُن میں حاجی محمد منشاء مغل، اُس کے بھتیجگان محمد انور اور غلام مصطفیٰ ساکنان محلّہ نبی پورہ شرقپور شریف شامل ہیں۔ دُعا ہے کہ آپؒ کی لحد مبارک پر اللہ رب العزت اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آپؒ کو اپنے جوارِ رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائے اور آپؒ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

ہے لحد اس قوتِ آشفتہ کی شیرازہ بند
ڈالتی ہے گردنِ گردوں میں جو اپنی کمند
زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو تیرا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نَورُستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

## دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ:

حضرت صاحبزادہ میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی صاحبؒ کی یاد میں دارالمبلغین کے نام سے تعمیر ہونے والی یہ درسگاہ ومدرسہ 1960ء میں قائم ہوا جو چوک شیرِ ربانی شرقپور شریف میں دربار روڈ حضرت میاں صاحبؒ

Marfat.com

پر بائیں جانب واقع ہے۔ اس مدرسہ سے کئی طالبعلم قرآن وسنت ودانش وحکمت کی تعلیم حاصل کر کے جید وفاضل علماء بنے اور دین اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس عظیم درسگاہ کا انتظام وانصرام فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کرتے ہیں۔ آپ نے 1993ء میں جامع شیرِ ربانی برائے طالبات کے نام سے بھی ادارہ قائم کیا ہوا ہے۔ ان مذکورہ بالا ادارہ جات میں حفظِ قرآن، ناظرہ وتجوید القرآن، دینی کتب کا مطالعہ اور درسِ نظامی کا کورس بھی کروایا جاتا ہے۔ قبلہ ثانی صاحبؒ کے سالانہ عرس مورخہ 17، 18 اکتوبر 1، 2 کا تک کے موقع پر ختم شریف سے پہلے اس مدرسہ سے فارغ التحصیل طلباء اور حفاظ کرام کی دستار بندی کی جاتی ہے۔

## شیرِ ربانیؒ فری ڈسپنسری:

آپؒ کے والدِ گرامی نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے ملحقہ ڈیرہ واقع دربار روڈ شرقپور شریف پر "شیرِ ربانی فری ڈسپنسری" کے نام دواخانہ وکلینک قائم کیا ہوا ہے۔ جس میں ایکسرے، ای سی جی اور ایمبولینس کی مفت سہولت موجود ہے۔ یہاں پر اہلِ علاقہ، مریدین اور غریب ونادار لوگوں کو مفت ادویات وعلاج معالجہ کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر فقیر حسین انسٹرکٹر جنرل ہسپتال لاہور اور دیگر ماہر معالج اس میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ اس ڈسپنسری سے متعلقہ فری سفری شفاخانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔

## ماہنامہ نورِ اسلام:

اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ اور قبلہ ثانی

Marfat.com

لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ کی یاد میں شروع کیا جانے والا یہ رسالہ ''ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف'' ہر ماہ شائع کیا جاتا ہے اس کے قاری و پڑھنے کے خواہشمند حضرات کے لیے یہ رسالہ بذریعہ ڈاک گھر کے پتہ پر بھی ارسال کیا جاتا ہے۔ رہبرِ شریعت پیرِ طریقت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ شرقپور شریف اس ماہنامہ کے مدیرِ اعلیٰ ہیں جبکہ فخرِ شیرِ ربانی حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ اس رسالہ کے ناظمِ دفتر کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ اس رسالہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں معمول کے ساتھ حمد و نعت، ارکانِ اسلام کی پابندی، بزرگانِ دین کے حالات زندگی، مختلف دینی مسائل اور حالاتِ حاضرہ پر بڑے احسن طریقہ سے مختصر مگر جامع موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ماہنامہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی طرف سے دینی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

## دُعائیہ اشعار

الٰہی بحقِ بنی فاطمہؓ بر قولِ ایماں کُنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کُنی ور قبول من و دست و دامانِ آلِ رسول ﷺ

(آمین)

☆......☆......☆

Marfat.com

فخر المشائخ حضرت

شرقپوری نقشبندی مجددی

# میاں جمیل احمد

زیر سرپرستی

**مختلف رفاعی ادارے**

دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ برائے طلباء

جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات

شیر ربانیؒ فری ڈسپنسری

فری سفری شفاخانہ

جس میں
ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے

شب وروز خدمت خلق انجام دے رہے ہیں

اہل ثروت حضرات وخواتین سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں۔

آپ اپنے عطیات دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ کے
اکاؤنٹ نمبر 4-626 برانچ نیشنل بنک شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان میں جمع کروا سکتے ہیں

الداعیان

صاحبزادہ
حضرت
میاں ولید احمد شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ
شرقپور شریف

صاحبزادہ
میاں جلیل احمد
شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ
حضرت
میاں محمد صالح شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ
شرقپور شریف

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)
056-2591054
0300-4243812


Marfat.com

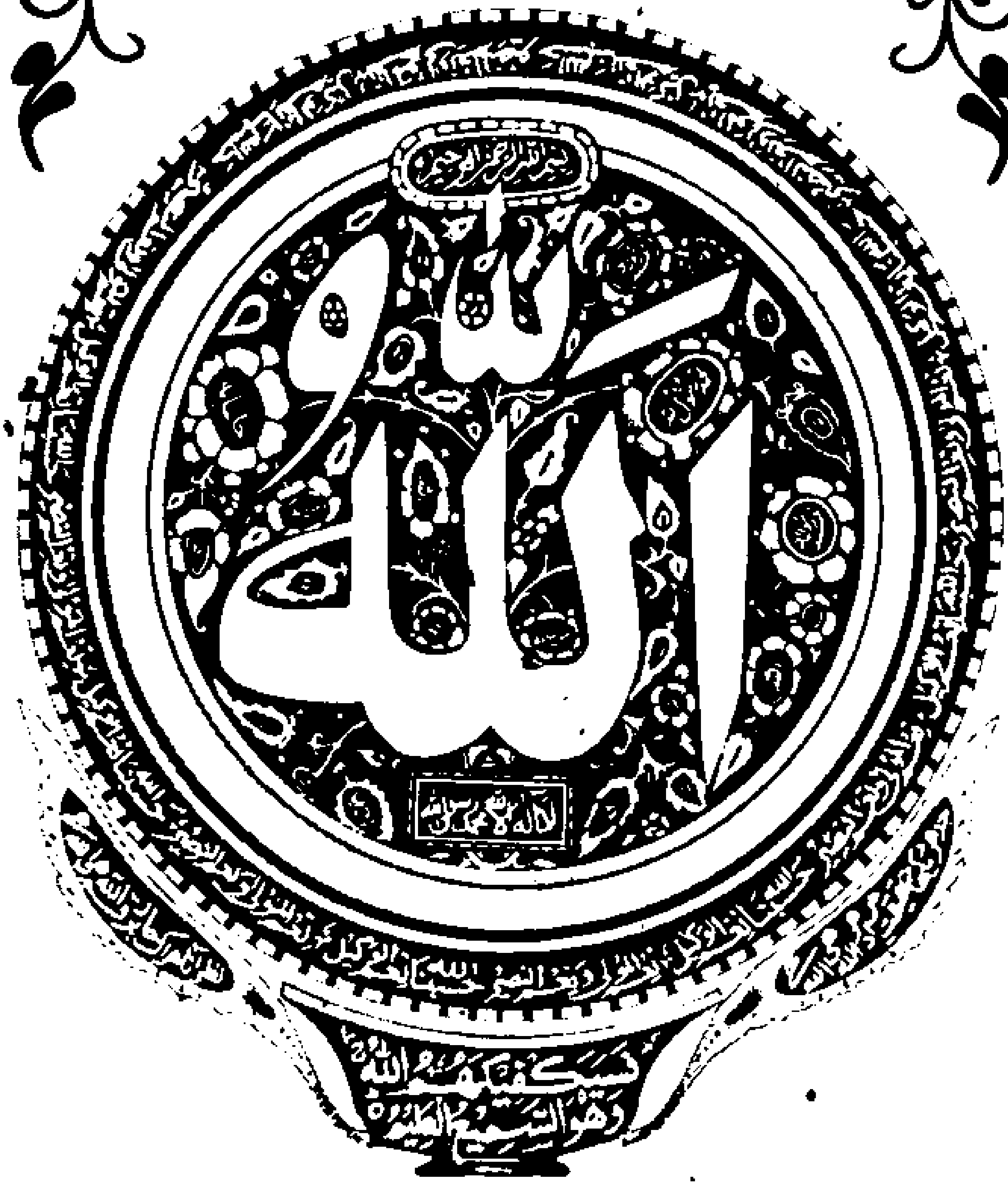


یہ قطعہ:
اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی
نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

Marfat.com

یا اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا محمد ﷺ

شرقپور شریف میں

سالانہ

# عرس مبارک

اعلیحضرت

شیرِ ربانی

# میاں شیر محمد شرقپوری

نقشبندی مجددی

3,2,1 ربیع الاول شریف کو دربار حضرت میاں صاحبؒ پر منعقد ہوتا ہے۔

---

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ

کے برادر حقیقی و سجادہ نشین

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

پیرِ طریقت رہبر شریعت

# حضرت میاں غلام اللہ

لاثانی

شرقپوری

المعروف ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

کا عرس مبارک

2,1 کا تک بمطابق 18,17 اکتوبر کو ہر سال شرقپور شریف دربار حضرت میاں صاحبؒ پر ہوتا ہے۔

زیر اہتمام

بانی تحریک یوم مجدد فخر المشائخ

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری شیر ربانی

نقشبندی مجددی

زیر صدارت

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

صاحبزادہ حضرت میاں ولید احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

صاحبزادہ حضرت میاں محمد صالح شرقپوری

منجانب: بشارت حسین گوندل

فون: 0333-4252393

Marfat.com

# یومِ مجدد الف ثانیؒ منانے کی اپیل

**مجدد ہزارہ دوئم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی گراں قدر شخصیت محتاج تعارف نہیں**

حضرت مجدد وہ عظیم شخصیت ہیں جنھوں نے برہمی سازش کو بے نقاب کیا۔ مغل بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کا قلع قمع کیا۔ ملی تشخص کو اُجاگر کر کے دوقومی نظریہ پیش کیا جس کے نتیجے میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ اس لیے جملہ برادرانِ اسلام سے پُر زور اپیل ہے کہ صفرالمظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں امام ربانی کی یاد میں جلسے منعقد کیے جائیں اور آپؒ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے۔

منجانب

بانی تحریک یوم مجدد فخرالمشائخ صاحبزادہ میاں **جمیل احمد شرقپوری** نقشبندی، مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

Ph: 056-2591054
Mobile: 0300-4243812

Marfat.com

فخرِ شیر ربانی ولیٔ کامل پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

فخر شیر ربانی ولیٔ کامل پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ

Marfat.com

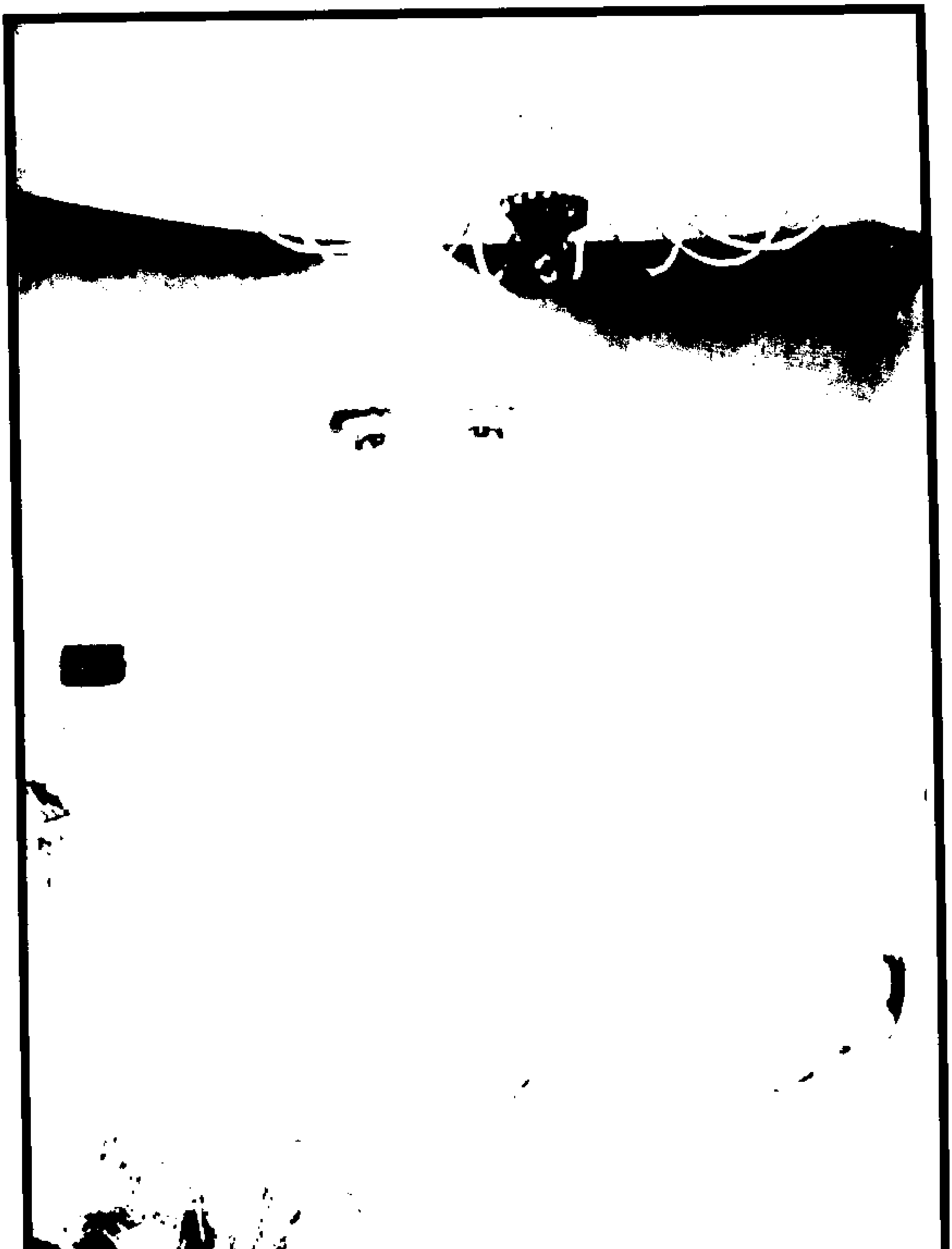

فخر المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

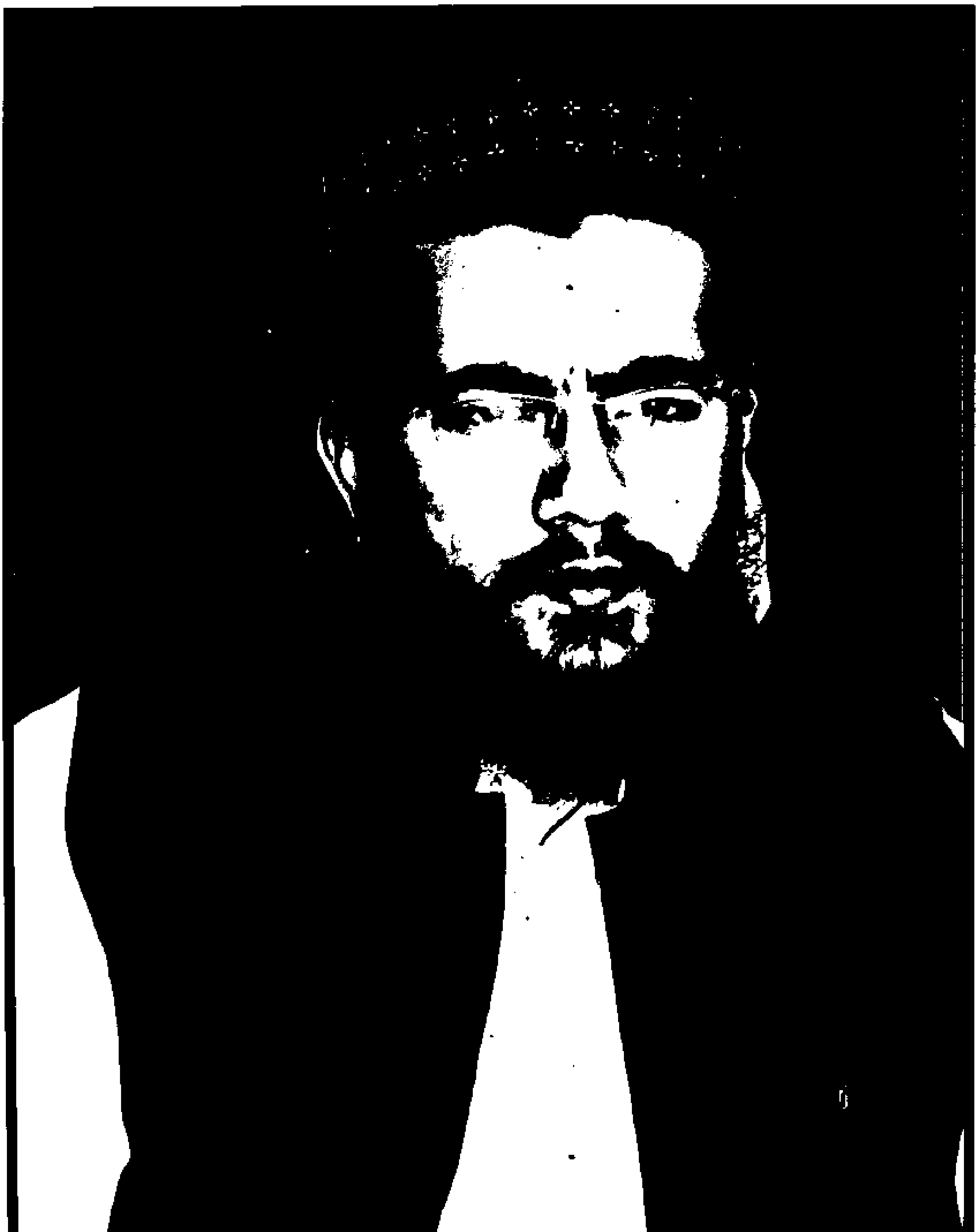

صاحبزادہ حضرت میاں ولید احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

صاحبزادہ حضرت میاں محمد صالح صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

قبل از تدفین
فخر شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری دیدار

Marfat.com

فخر شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے

جنازہ مبارک میں لاکھوں افراد کی شرکت کا منظر

Marfat.com

فخر شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے
جنازہ مبارک میں لاکھوں افراد کی شرکت کا منظر

Marfat.com